عمران سیریز

برائٹ سٹون

مکمل ناول

مظہر کلیم، ایم اے

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں میرے دفتر آجاؤ" ___ دوسری طرف سے سر سلطان کی بھی سنجیدہ سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے کان سے مکھی اڑا رہا ہو اور پھر ہاتھ میں موجود اخبار کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے اسی طرح ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران" ___ عمران کا لہجہ پہلے کی طرح سنجیدہ تھا۔

"تم ابھی تک پہنچے نہیں۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی آؤ۔

انتہائی ضروری کام ہے" ۔۔۔ اس بار سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے اسی طرح رسیور رکھا پھر اسی طرح ہاتھ ہلا دیا جیسے کان سے مکھی اڑا رہا ہو اور ایک بار پھر اخبار کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس بار دس منٹ بعد پھر کال آ گئی۔

"علی عمران" ۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں سلطان بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ایسے کہا جیسے دانت پیس رہے ہوں۔

"میں آپ کی آواز پہچانتا ہوں اس لئے بار بار تعارف کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ میں تمہیں بلا رہا ہوں لیکن تم وہیں بیٹھے ہو ۔۔۔ کیا بات ہے۔ کیا اب میری کوئی وقعت نہیں رہی تمہاری نظروں میں" ۔۔۔ سر سلطان نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف حکم دے کر فون بند کر دیتے ہیں۔ شاید اس طرح آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی بات کی وقعت بڑھ جاتی ہے۔ کم از کم مجھ سے جواب تو لیجئے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جواب۔ کیا جواب" ۔۔۔ سر سلطان بے اختیار چونک کر بولے۔

"اس بات کا کہ میں آپ کی کال کے باوجود آپ کے پاس نہیں آ سکتا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں آ سکتے۔ کیا تمہارے پیر بندھے ہوتے ہیں" ۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"پیر تو آزاد ہیں لیکن دروازہ بندھا ہوا ہے۔ اور دروازے تک چل کر جانے کے باوجود میں آپ تک نہیں پہنچ سکتا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کوئی نیا مذاق سوجھا ہے تمہیں۔ ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں جو فوری اور انتہائی سنجیدہ نوعیت کے ہوتے ہیں اور اس وقت میں تمہیں جس کام کے لئے کہہ رہا ہوں وہ انتہائی سنجیدہ بھی ہے اور فوری نوعیت کا بھی ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کا سرکاری فرمان بالکل بجا سر سلطان لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔ فلیٹ کے دروازے کو باہر سے تالا لگا دیا گیا ہے اور فلیٹ کے عقبی خفیہ دروازے کے ساتھ بھی یہی کام دکھایا گیا ہے۔ کھڑکیوں کے باہر لوہے کی مضبوط جالیاں ہیں۔ چھت سے باہر سڑک پر میں کود نہیں سکتا کیونکہ بلندی کافی ہے اور نیچے پختہ سڑک ہے اور کوئی صورت نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار بے چارگی سے کہا۔

"کیا مطلب کس نے تالے لگائے ہیں دروازوں کو" ۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں حیرت کے ساتھ بے یقینی بھی تھی۔

"لگائے تو سلیمان نے ہیں۔ لیکن حکم اماں بی کا ہے" ۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"بھابھی کے حکم سے کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"آج کل کام کوئی نہیں ہے۔ اس لئے بس ذرا سی آوارہ گردی کا موڈ بن گیا تھا۔ میں رات کو دیر سے فلیٹ پر آتا تھا۔ اور اب آپ کو تو معلوم ہے کہ رات کو سونے سے پہلے مجھے گرم دودھ کا گلاس لازمی چاہیئے چنانچہ سلیمان کو اٹھ کر دودھ گرم کر کے دینا پڑتا تھا۔ اس نے ایک روز تو دبے دبے لہجے میں احتجاج کیا۔ دوسرے روز کھل کر احتجاج کیا۔ تیسرے روز دھمکی دی۔ لیکن اب سلیمان کے احتجاج کی بنا پر تو اپنا شغل نہ چھوڑ سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کے احتجاج کو اس طرح سنا ان سنا کر دیا۔ جیسے کان سے مکھی اڑائی جاتی ہے۔ چنانچہ کل رات جب میں گیارہ بجے فلیٹ پر پہنچا تو اماں بی ثریا کے ساتھ یہاں پہلے سے موجود تھیں۔ سلیمان نے آخر کار تنگ آ کر اماں بی سے شکایت کر دی تھی۔ اماں بی نے پہلے تو تڑاتڑ جوتیاں ماریں تاکہ میرے دماغ پہ چھائی ہوئی آوارہ گردی کی تہہ اُتر جائے۔ اس کے بعد حکم دے دیا کہ اب میں فلیٹ سے باہر نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اماں بی کے حکم پر سلیمان نے فلیٹ کے دروازے کو باہر سے تالا لگا دیا۔ اور خود بھی اماں بی کے ساتھ چلا گیا۔ میں اطمینان سے سو گیا کہ چلو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لگا رہے تالا۔ میں خفیہ دروازے سے نکل جاؤں گا لیکن صبح اٹھنے پر معلوم ہوا کہ اس شیطان نے عقبی دروازے کو بھی باہر سے تالا لگا دیا ہے۔ چنانچہ اب میں پھنسا بیٹھا ہوں۔ نہ ناشتہ ملا ہے۔ نہ چائے۔ کیونکہ باورچی خانے کو بھی تالا لگا ہوا ہے اور یہ تالا نمبروں کا ہے۔ اور نمبر سلیمان کو معلوم ہیں۔ اب بتائیے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کیسے کروں" ——— عمران نے پوری تفصیل سے بات کر دی۔

"میں بھابھی سے بات کرتا ہوں اور سر رحمان کو کہہ کر اس سلیمان کو بھی جوتے لگواتا ہوں۔ نانسنس" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی غصیلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے فون رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت کی جھلکیاں تھیں۔ عمران نے جو واقعہ سر سلطان کو سنایا تھا اس میں واقعی سچائی تھی۔ کیونکہ اس کی آوارہ گردی سے تنگ آ کر سلیمان نے اماں بی کو شکایت کر دی تھی۔ اور کل رات جب وہ آیا تو اماں بی ثریا کے ساتھ یہاں موجود تھیں اور واقعی عمران کو جوتیاں بھی کھانی پڑیں۔ اور ناک سے لکیریں نکال کر وعدہ بھی کرنا پڑا کہ وہ آئندہ آوارہ گردی نہیں کرے گا۔ اور سلیمان کو بھی وہ واقعی جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئی تھیں کیونکہ انہوں نے صبح صبح ثریا کے ساتھ اس کی سہیلی کے گھر اس کی سالگرہ پہ جانا تھا۔ نجانے ثریا نے اماں بی کو کیسے رضامند کر لیا تھا لیکن اماں بی ثریا کو اکیلے کسی غیر جگہ بھیجنے کی قائل ہی نہ تھیں اس لئے انہوں نے خود بھی ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ثریا کی سہیلی سلیمان کے گاؤں کے قریب ایک قصبے میں رہتی تھی۔ اور سلیمان اس کے والد کا گھر جانتا تھا۔ اس لئے وہ سلیمان کو ساتھ لے گئی تھیں تاکہ صبح صبح سلیمان کو ساتھ لے کر ثریا کی سہیلی کے گھر جا سکیں البتہ تالے والی کہانی کا اضافہ اس نے صرف شرارت کے تحت کر دیا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران" ——— عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ بھابھی تو ثریا اور سلیمان کے ساتھ صبح صبح کہیں چلی گئی ہیں۔ سر رحمان بھی دورے پر ہیں۔ میں اپنے دفتر کے آدمی بھیج رہا ہوں تالا

توڑنے کے لئے" ___ سر سلطان کے لہجے میں غصہ اور جھنجھلاہٹ کی آمیزش تھی۔

"دفتر کے آدمی۔ آپ نے مجھے اماں بی کے ہاتھوں قبر میں تو دفن نہیں کرانا۔ آپ جانتے تو ہیں ان کا غصہ کس قدر جلالی ہے۔ آپ ایسا کریں پلیز کہ اپنا ضروری کام اماں بی کے آنے تک پینڈنگ کر دیں۔ ورنہ وہ ضروری کام عمران کی بجائے کسی اور کو کرنا پڑے گا۔ عمران تو ظاہر ہے اماں بی کے ہاتھوں اس قابل ہی نہ رہے گا کہ کوئی ضروری یا غیر ضروری کام کر سکے" ___ عمران نے کہا۔

"کیا فضول بات کر رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ اس وقت میری کیا پوزیشن ہو رہی ہے۔ اس قدر فوری اور سنجیدہ کام ہے کہ مجھے ایک ایک لمحہ گراں گزر رہا ہے۔ اور تم یہ فضول باتیں لے بیٹھے ہو۔ ٹھیک ہے میں طاہر کو کہہ دیتا ہوں وہ آ کر تمہیں آزاد کرا دے گا۔ اور تم فوراً میرے پاس پہنچو" ___ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران رسیور رکھ کر مسکراتا ہوا اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس بدل کر سر سلطان کے پاس جا سکے کیونکہ سر سلطان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ کام واقعی کوئی فوری نوعیت کا ہے۔ لباس بدل کر وہ جیسے ہی باہر آیا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ فون بلیک زیرو کا ہو گا۔ سر سلطان نے اسے تالا توڑنے کو کہا ہو گا اور بلیک زیرو کے لئے ظاہر ہے یہ عجیب خبر تھی۔

"پابند تالابندی علی عمران بول رہا ہوں" ___ علی عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں طاہر بول رہا ہوں۔ ابھی سر سلطان نے فون کر کے ایک حیرت انگیز حکم دیا ہے کہ میں جا کر آپ کے فلیٹ کے دروازے پر لگا ہوا تالا توڑ کر آپ کو آزاد کراؤں اور پھر فون بند کر دیا۔ یہ کیا بات ہوئی" ___ بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ حیرت موجود تھی۔

"ظاہر ہے اب یہی ہونا ہے۔ سر سلطان کو شاید اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اصل کارکردگی کا علم ہو گیا ہے۔ کہ بس یہ تالے ہی توڑ سکتی ہے۔ اور اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے شاید انہوں نے تجرباتی طور پر حکم دے دیا ہے کہ دیکھو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بھی یہ کام کر سکتا ہے یا نہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے یقیناً سر سلطان کے ساتھ کوئی شرارت کی ہے۔ بہرحال مسئلہ کیا ہے" ___ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مسئلہ بڑا مختصر ہے۔ کہ سلیمان نے باہر سے میرے فلیٹ کو تالا لگا کر چابی کسی کنوئیں میں پھینک دی ہے اور خود بطور احتجاج واپس گاؤں چلا گیا ہے۔ کیونکہ پچھلے کئی ماہ سے اسے تنخواہ نہیں مل سکی۔ بہرحال اب یہ بات میں تو برداشت نہیں کر سکتا کہ سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو حکم دینے اور میرے نام بھاری رقم کا چیک لکھنے کی بجائے تالے توڑتا پھرے۔ اس لئے تم وہی کام کرو جو میں نے ابھی گنوائے ہیں۔ یہ کام میں خود کر لوں گا" ___ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز سن کر اس نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے پی۔ اے کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ" ۔۔۔ پی۔ اے نے اُسے دیکھ کر تیزی سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے صاحب کو سُنا ہے مرچیں لگ گئی ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مرچیں لگ گئی ہیں کیا مطلب صاحب میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ پی۔ اے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"پی۔ اے کا معنی تو بالکل احمق ہوتا ہے۔ لیکن پی۔ اے شاید اس سے بھی بڑی ڈگری ہے۔ یعنی پاگل احمق۔ اور پاگل احمق ظاہر ہے زیادہ خطرناک ہوگا۔ مرچیں لگنا ایک محاورہ ہے۔ اور اس کا معنی ہوتا ہے۔ بے چینی۔ اضطراب۔ اب بتاؤ کیوں لگی ہوئی ہیں مرچیں تمہارے صاحب کو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پی۔ اے شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"صاحب۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ البتہ ایک غیر ملکی صاحب کے پاس دو تین گھنٹوں سے آئے بیٹھے ہیں اور صاحب نے تمام اپائنٹمنٹس کینسل کر دی ہیں" ۔۔۔ پی۔ اے نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور چند لمحوں بعد وہ سر سلطان کے کمرے کا بند بھاری دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ باہر موجود چپڑاسی شاید کسی کام گیا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ موجود نہ تھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" ۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی خالص عربی لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ عمران بیٹے۔ ان سے ملو یہ کنگ آف ساجینا کے خصوصی نمائندے ہیں جناب فاکیشو۔ ساجینا کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو گے کہ باچان کے ساتھ ایک اہم جزیرہ ہے جسے آٹھ سال پہلے باچان سے آزادی ملی ہے۔ اور اب یہ اقوام متحدہ کا ممبر اور آزاد ملک ہے۔ اور جناب فاکیشو یہ ہے علی عمران۔ سیکرٹ سروس کے چیف کا خاص نمائندہ جس کا میں نے پہلے ہی آپ کو تفصیل سے تعارف کرا دیا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے باقاعدہ تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے مسٹر علی عمران" ۔۔۔ فاکیشو نے کھڑے ہو کر باچانی انداز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر اور سر کو جھکا کر کہا۔

"شکریہ مگر مجھے فی الحال تو آپ سے مل کر مسرت کا احساس نہیں ہو رہا۔ البتہ شاید شربت لذیذ ہو اور اسے پینے کے بعد مسرت کا احساس ہو جائے تو اور بات ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب" ۔۔۔ فاکیشو کا چہرہ شاید اپنی اس واضح بے عزتی پر خاصا بگڑ سا گیا تھا۔

"آپ فالسے کا شربت پلانے کا کام کرتے ہیں ناں۔ پاکیشیا میں پیدا ہونے والے فالسوں کا شربت تو بڑا لذیذ ہوتا ہے اب پتہ نہیں ساجینا کے فالسوں کا ذائقہ کیسے ہوگا اس لئے پی کر ہی بتا سکتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران پلیز کوئی مذاق نہیں چلے گا۔ مسئلہ انتہائی اہم ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب مذاق بھی اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ چلنے لگ گیا ہے۔ مبارک ہو میں تو سمجھا تھا ابھی گھٹنوں کے بل ہی پھدک رہا ہوگا" ۔۔۔ عمران بھلا

کب اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا۔

ادھر فاکیشو کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ بگڑتا جا رہا تھا اُسے شاید عمران کی بات کا ایک لفظ بھی سمجھ نہ آ رہا تھا۔ البتہ اتنا اُسے احساس ضرور ہو رہا تھا کہ عمران اس کی بے عزتی اور توہین کر رہا ہے۔

"سر سلطان مجھے اجازت دیجیے آئی۔ ایم سوری اب میں مزید یہاں نہیں رک سکتا"۔۔۔ فاکیشو نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں مسٹر فالسہ۔ اوہ سوری فاکیشو اصل میں آپ کا رنگ اور آپ کا قد و قامت دیکھ کر مجھے فالسہ یاد آگیا ہے۔ بہرحال اگر آپ کو سر سلطان نے جانے کی اجازت دے دی تو کنگ آف ساجینا واقعی آپ کا شربت بنا ڈالیں گے کیونکہ برائٹ سٹون کنگ آف ساجینا کے لئے آپ کی ذات سے زیادہ قیمتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک کک کیا مطلب آپ کیسے جانتے ہیں برائٹ سٹون کے بارے میں۔ ابھی تو میں نے سر سلطان سے بھی بات نہیں کی"۔۔۔ فاکیشو کے چہرے کی حالت اس قدر تیزی سے بدلی کہ اس کا چہرہ دیکھ کر یقین ہی نہ آتا تھا کہ یہ وہی فاکیشو ہے۔ جس کا چہرہ ایک لمحے پہلے غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض کردوں کہ کنگ آف ساجینا میری پھپھی کے چچیرے بھائی کے ہم زلف کی سالی کی دیورانی کا بیٹا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور فاکیشو کی پہلے سے حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھیں اور زیادہ پھٹتی چلی گئیں۔ اب اُسے یہ مقامی قسم کے رشتوں کا تو علم ظاہر ہے نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اتنا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کہہ رہا ہے کہ کنگ آف ساجینا اس کا رشتے دار ہے جب کہ سر سلطان کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ آئی تھی۔

"یہ یہ۔۔۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ کنگ آپ کے رشتہ دار ہیں مگر وہ پاکیشیا تو کبھی نہیں آئے"۔۔۔ فاکیشو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آنے نہ آنے سے کیا فرق پڑتا ہے جناب فالسہ صاحب اوہ سوری فاکیشو صاحب۔ رشتے تو آسمانوں پر طے ہوتے ہیں اور آسمان تو پاکیشیا اور ساجینا کا ایک ہی ہے۔ بہرحال آپ فرمائیں کہ کنگ نے برائٹ سٹون کی برآمدگی کے بارے میں آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ان کا خط ہے۔ آپ پڑھ لیں۔ انہوں نے حکم دیا تھا کہ خط براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دیا جائے۔ لیکن سر سلطان نے بتایا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے اور آپ کے ذریعے ہی ان سے رابطہ ہو سکتا ہے لیکن آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ برائٹ سٹون کا مسئلہ ہے"۔۔۔ فاکیشو ابھی تک حیرت کی شدت سے پاگل ہو رہا تھا۔ سر سلطان کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔ ظاہر ہے وہ بھی یہ نہ سوچ سکتے تھے کہ عمران کا کوئی رابطہ کنگ آف ساجینا سے ہو سکتا ہے۔ پھر اُسے اس برائٹ سٹون کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ انہیں تو صدرِ مملکت نے فون پر کہا تھا کہ کنگ آف ساجینا کا خصوصی نمائندہ ایکسٹو سے ملنے آیا ہوا ہے کسی طرح اس کی ملاقات کرا دوں اور سر سلطان نے فاکیشو کی آمد پر عمران کو بلانے کے لئے فون کیا تھا۔

"جناب بین الاقوامی رسالے "ٹرتھ" نے برائٹ سٹون کی گمشدگی کے بارے میں باقاعدہ ایک مضمون شائع کیا ہے اور اتفاق سے یہ رسالہ میرے مطالعے میں رہتا ہے" ____ عمران نے میز پر رکھا ہوا پیپر کٹر اٹھا کر خط کھولتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور فاکیشو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ اوہ ٹرتھ نے یہ مضمون شائع کر دیا ہے۔ حالانکہ کنگ نے خصوصی طور پر پوری دنیا کے اخبارات اور رسائل سے درخواست کی تھی کہ اس بارے میں کوئی مضمون نہ شائع کیا جائے۔ کیونکہ اس طرح برائٹ سٹون ہمیشہ کے لئے ہی غائب ہو سکتا ہے" ____ فاکیشو نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس کی بات کا عمران نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھا کنگ کا خط پڑھتا رہا جو دو صفحوں پر مشتمل تھا اور ہاتھ سے لکھا گیا تھا۔ اس نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اسے میز پر رکھ دیا۔

"تو آپ کے کنگ چاہتے ہیں کہ یہ مقدس پتھر پاکیشیا سیکرٹ سروس برآمد کرے" ____ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کنگ آپ کی سروس کے بیحد مداح ہیں۔ آپ کی سروس کے تمام اخراجات کنگ ادا کریں گے۔ اور اس کے علاوہ بھی کنگ آف ساجینیا حکومت ساجینا کی طرف سے حکومت پاکیشیا کے ساتھ جو معاہدے بھی آپ چاہیں کرنے کے لئے تیار ہیں" ____ فاکیشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو چیف ہی کر سکتے ہیں کہ کیا وہ کنگ کی یہ درخواست منظور کرتے ہیں یا نہیں اور اگر کرتے ہیں تو کن شرائط پر۔ آپ کا فرض ادا ہو گیا۔ خط چیف تک پہنچ جائے گا اور جواب آپ کے کنگ تک" ____ عمران نے کہا۔

"کب تک جناب" ____ فاکیشو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے آج ہی۔ اور ہو سکتا ہے کئی روز لگ جائیں۔ یہ تو چیف کی معروفیت پر منحصر ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پلیز آپ ان سے ضرور سفارش کریں۔ برائٹ سٹون ساجینا کے رہنے والے ہر آدمی کے لئے انتہائی مقدس ہے۔ اور برائٹ سٹون کی گمشدگی کا مطلب ہر آدمی یہی لے رہا ہے کہ اب ساجینا سمندر میں غرق ہو جائے گا۔ وہاں بیحد خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ اب تو کنگ نے اعلان کرا دیا ہے کہ برائٹ سٹون برآمد ہو چکا ہے۔ اس کی نمائش آئندہ مقدس تہوار پر کرائی جائے گی۔ اور تہوار میں صرف ایک ماہ رہتا ہے۔ اس لئے لوگ قدرے مطمئن ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر ساجینا واقعی تباہ ہو جائے گا" ____ فاکیشو نے اس بار بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا وہ اپنی تمام توہین اور بے عزتی بھول گیا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب فالسہ اوہ سوری نام یاد رکھنا میرے لئے بیحد مشکل ثابت ہوتا ہے۔ مجھے امید تو یہی ہے کہ چیف کنگ کی درخواست مان لیں گے" ____ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ شکریہ جناب بیحد شکریہ جناب اب میں جا کر کنگ کو خوشخبری سنا سکوں گا۔ مجھے اجازت گڈ بائی" ____ فاکیشو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس نے ایک بار پھر جاپانی انداز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر سر

کو جھکایا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا چکر ہے عمران" ــــ سر سلطان نے فائکشو کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خط پڑھ لیجیے چکر سمجھ میں آجائے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے میز پر رکھا ہوا خط اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

"اوہ تو کنگ آف ساجینا کا خیال ہے کہ اگر مقدس تہوار سے پہلے یہ براہٹ ستون نہ ملا تو ان کی بادشاہت خطرے میں پڑ جائے گی۔ اور یہ براہٹ ستون ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم "ٹکاشو" نے چرایا ہے" ــــ سر سلطان نے خط واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ بات درست بھی ہے۔ رسالے ٹرتھ کے رپورٹر نے اس بارے میں تفصیلی سروے بھی کیا ہے۔ اس کا بھی یہی خیال ہے کہ براہٹ ستون کو چرانے کی اصل وجہ کنگ آف ساجینا کے خلاف ایک گہری اور خوفناک سازش ہے ورنہ اس پتھر کی اور کوئی اہمیت نہیں ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ ایک منٹ ایک منٹ مجھے یاد آرہا ہے کہ میرے پاس اس سلسلہ میں ساجینا سفارت خانے سے رپورٹ آپہنچی ہے لیکن ابھی مجھے اس کے پڑھنے کی فرصت نہیں ملی۔ میں منگواتا ہوں" ــــ سر سلطان نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھایا۔ اپنے سیکشن کے سپرنٹنڈنٹ کو ساجینا فائل بھجوانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فائل ان تک پہنچا دی گئی۔ سر سلطان فائل میں موجود صرف دو کاغذوں کو غور سے

پڑھتے رہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر گہری پریشانی اور تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"یہ تو بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے" ــــ سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور فائل میز پر رکھ دی۔

"کیسا مسئلہ" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ساجینا کے جنگلوں میں ایک خاص قسم کا درخت انتہائی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت کی گوند سے ایک مخصوص قسم کا پاؤڈر تیار کیا جاتا ہے۔ یہ پاؤڈر ری بلڈ فیکٹریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکیشیا میں بھی چونکہ طیارے اور دوسری دفاعی مشینری کو یہیں پاکیشیا میں ری بلڈ کرنے کی فیکٹریاں لگائی جا رہی ہیں اس لئے پاکیشیا کو اس پاؤڈر جسے وہاں کی مقامی زبان میں آسونا کہا جاتا ہے کی انتہائی شدید ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح دوسرے ترقی پذیر ممالک جن میں بلگارنیہ بھی شامل ہے اس آسونا کا بہت بڑا خریدار ہے۔ آسونا سستا بھی پڑتا ہے اور یہ کم مقدار میں استعمال ہو کر زیادہ کام کرتا ہے جب کہ ایکریمیا اور یورپ میں آسونا مصنوعی طور پر تیار کیا جاتا ہے لیکن وہ اس قدر گراں ہوتا ہے کہ ہم جیسے ملک اسے خرید کر ری بلڈنگ کا کام ہی نہیں کر سکتے۔ ویسے بھی ان ملکوں کو اس قدر کثیر مقدار میں آسونا چاہیے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ہی وہاں اس کی بڑی بڑی لیبارٹیاں قائم کر رکھی ہیں۔ ساجینا کے قدرتی آسونا کے دو سب سے بڑے گاہک ہیں۔ ایک پاکیشیا اور دوسرا بلگارنیہ۔ آسونا کی فروخت سے جو رقم ملتی ہے اس سے کنگ آف ساجینا اپنے ملک کی حفاظت اور فوج کی استعداد کار بڑھانے کے

لئے اسلحہ خرید کرتا ہے۔ ساجینا کے آزاد ہونے سے پہلے وہاں پیدا ہونے
والا سونا پاچان اپنی فیکٹریوں میں استعمال کرتا تھا۔ لیکن ملک کے آزاد ہو
جانے کے بعد پاچان نے مصنوعی سونا بنانے کی فیکٹریاں قائم کر لی ہیں۔ اس
طرح وہ ساجینا کے قدرتی سونا سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ یہ تو تھا اصل
پس منظر۔ اب آؤ موجودہ صورت حال کے بارے میں یہ رپورٹ ساجینا میں
ہمارے سفارت خانے کے خارجہ امور کے اتاشی سرفراز اعظم نے تیار کی
ہے۔ وہ ان معاملات میں بیحد مہارت بھی رکھتا ہے اور جو رپورٹ بھی
تیار کرتا ہے وہ باقاعدہ تحقیقات کر کے لکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج
تک اس کی کوئی رپورٹ غلط ثابت نہیں ہوئی۔ سرفراز اعظم نے اپنی اس
رپورٹ میں لکھا ہے کہ برائٹ سٹون کی چوری سے کچھ عرصہ پہلے کنگ آف
ساجینا کو ایک مجرم تنظیم ٹکاشو جس کا ہیڈ کوارٹر پاچان میں کہیں ہے۔
کی طرف سے باقاعدہ دھمکیاں ملتی رہیں کہ وہ سونا کا ٹھیکہ ٹکاشو کے
حوالے کر دے تو ان کے بدلے میں کنگ آف ساجینا کی بادشاہت قائم رکھی
جائے گی ورنہ اس کے خلاف عوامی بغاوت کرا کر اس کو بادشاہت سے
ہٹا دیا جائے گا اور اس کی جگہ ایک ایسا بادشاہ لایا جائے گا جو سونا کا ٹھیکہ
ٹکاشو کو دینے پر رضامند ہو گا۔ کنگ آف ساجینا نے ان دھمکیوں کی پرواہ نہ کی
کیونکہ ساجینا کے عوام کنگ سے بیحد محبت کرتے ہیں اور اسے ساجینا کے
مذہب کا محافظ سمجھتے ہیں۔ ساجینا مذہب بدھ مت کی ایک علیحدہ شاخ
ہے۔ یہ ہندوؤں کی طرح باقاعدہ بدھ کی پوجا کرتے ہیں۔ ساجینا کے بادشاہی
مندر میں بدھ کا سونے کا بنا ہوا ایک بہت بڑا بُت ہے۔ جسے ساجینا کا
سب سے بڑا دیوتا۔ اور ساجینا کا محافظ سمجھا جاتا ہے۔ اس بُت کی دونوں
عام آنکھوں کے علاوہ اس کی پیشانی پر ایک بڑی آنکھ ہے۔ اس کی آنکھ
کے اندر سفید رنگ کا ایک بڑا سا پتھر صدیوں سے لگا ہوا ہے جسے
برائٹ سٹون کہا جاتا ہے۔ اس برائٹ سٹون کے بارے میں ساجینا کے
عوام کا عام عقیدہ ہے کہ یہ دیوتا کی وہ آنکھ ہے جو ساجینا اور اس کے
رہنے والوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر یہ آنکھ بند ہو گئی تو ساجینا جزیرہ سمندر
میں ڈوب جائے گا اور اس پر قدرتی آفتیں اور مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی۔
اور بادشاہ کو اس بُت کا محافظ سمجھا جاتا ہے چنانچہ اس ٹکاشو نے اپنی دھمکی
پر اس طرح عمل کیا ہے کہ بُت کی آنکھ سے برائٹ سٹون نکال لیا ہے۔
جس سے پورے ملک میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور بادشاہ کے
خلاف فوری عوامی بغاوت کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا لیکن بادشاہ کے
خاص مشیروں نے ہنگامی میٹنگ کر کے یہ اعلان کر دیا ہے کہ برائٹ سٹون
برآمد کر لیا گیا ہے اور آئندہ تہوار والے دن اسے دوبارہ بُت کی آنکھ
میں لگا دیا جائے گا۔ اس طرح فوری بغاوت کا خطرہ ٹل گیا ہے لیکن
اب کنگ بیحد پریشان ہے کیونکہ تہوار میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا
ہے اور اگر اس ایک ماہ میں برائٹ سٹون برآمد نہ ہوا تو لوگ بادشاہ کی
بوٹیاں نوچ ڈالیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ٹکاشو تہوار والے دن
یہ برائٹ سٹون کسی اور آدمی کے حوالے کر دے۔ اس طرح وہ آدمی لازماً
ساجینا کا بادشاہ بن جائے گا اور سونا کا تمام کاروبار مکمل طور پر ٹکاشو کے
قبضے میں چلا جائے گا۔ اس طرح پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا
ہے“ ـــــ سرسلطان نے پوری تفصیل سے پس منظر اور واقعات
بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ آپ نے اس فائل میں پڑھا ہے" ـــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا اور سائیڈ پر رکھے ہوئے پانی کے گلاس کو منہ سے لگا لیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ کنگ آف ساجینا کی درخواست قبول کر لی جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر کر لو تو ظاہر ہے کہ کنگ آف ساجینا سے آسونا کے سلسلے میں ہمیں مزید مراعات مل سکتی ہیں۔ اس سے ہمارا دفاع اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا" ـــــ سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اس خط میں جن مزید معاہدات کا ذکر ہے اور اس ساجینا کے قبیلے نے جن معاہدات کا ذکر کیا ہے ان کا تعلق آسونا سے ہے" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ویسے بھی میں فارغ ہوں اور اخراجات کنگ آف ساجینا نے ادا کرنے ہیں تو ٹھیک ہے۔ سیکرٹ سروس کی پرائیویٹ ٹیم اس پر کام کر سکتی ہے۔ آپ کنگ آف ساجینا کو رضامندی کا خط لکھ دیں" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ ٹیم کا کیا مطلب۔ کیا کوئی اور ٹیم بھی تم نے بنا لی ہے" ـــــ سر سلطان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پرائیویٹ کا مطلب پرائیویٹ ہی ہوتا ہے۔ ایک تو سرکاری سیکرٹ سروس ہے جس کا سربراہ ایکسٹو ہے اور علی عمران کو اس نے بطور فری لانسر ساتھ رکھا ہوا ہے لیکن ایک اور پرائیویٹ ٹیم ہے جس کا سربراہ علی عمران ہے اور اس کے ممبران میں جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر شامل ہیں۔ جب اخراجات کسی بادشاہ نے ادا کرنے ہوں تو کیا ضرورت ہے سرکاری ٹیم کو تکلیف دینے کی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سر سلطان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران یہ مشن سرکاری انداز میں نہیں بلکہ پرائیویٹ انداز میں نبٹانا چاہتا ہے۔

بھاری دروازہ کھلا اور پرمود اندر داخل ہوا۔ سامنے میز کے پیچھے بیٹھے کرنل ڈی کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔

"بیٹھو میجر پرمود" ___ کرنل ڈی کا لہجہ بیحد خشک تھا۔

"یس باس" ___ پرمود نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کے سامنے رکھی ہوئی ایک فائل اٹھا کر پرمود کی طرف بڑھا دی۔

"اسے پڑھو" ___ کرنل ڈی نے کہا اور پرمود نے فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا اس میں تین چار ٹائپ شدہ کاغذات تھے۔

"یس باس" ___ پرمود نے فائل پڑھنے کے بعد اسے بند کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میجر پرمود ہم نے یہ برائٹ سٹون تکاشو سے برآمد کر کے کنگ آف ساجینا کے حوالے کرنا ہے۔ مقدس تہوار سے پہلے پہلے۔ اس طرح بلگارنیہ کو کنگ آف ساجینا سے آسونا کے بارے میں ہماری اپنی مرضی کا معاہدہ

حل جائے گا" ___ کرنل ڈی نے کہا۔

"یس باس میں کام شروع کر دیتا ہوں" ___ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس مشن پر آمادہ ہو گئی ہے" ___ کرنل ڈی نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب" ___ میجر پرمود نے چونک کر پوچھا۔

"کنگ آف ساجینا نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی آفر کی ہے اور ہمیں بھی۔ کیونکہ ہم دونوں ہی آسونا کے سب سے بڑے خریدار ہیں۔ ہم نے تو بہر حال اس آفر کو قبول کرنا ہی تھا کیونکہ پاکیشیا تو شوگران سے بھی آسونا حاصل کر سکتا ہے لیکن ہمارا تمام تر انحصار ساجینا پر ہی ہے۔ لیکن اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے رضامندی دے دی ہے" ___ کرنل ڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے برائٹ سٹون اس تکاشو سے ہر صورت میں برآمد کر لینا چاہیے" ___ میجر پرمود نے کہا۔

"یس۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس مہم کا انچارج علی عمران ہو گا اور علی عمران جس انداز میں کام کرتا ہے اس کے بارے میں تم بھی بہتر طور پر جانتے ہو۔ لیکن اس بار میجر پرمود کو ہر صورت میں عمران کو شکست دینی ہو گی۔ میں نے تمہارے لئے قدرے کام آسان

کر دیا ہے۔ میں نے جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق پاچان کے جزیرے ہوکو مو کے گھنے جنگلوں میں اس تکاشو کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور تکاشو کی سربراہ کا نام بھی تکاشو ہی ہے۔ یہ ایک نوجوان لڑکی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے یہ تنظیم سامنے آئی ہے اور اس نے آتے ہی سمگلنگ اور بلیک میلنگ کے دھندے میں پاچان میں اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ اس تکاشو کا صرف ایک سراغ مل سکا ہے اور وہ یہ کہ پاچان کے دارالحکومت ہوکیڈو میں ایک فائیو سٹار ہوٹل بلیو لائٹ کی مالکہ ہے اور اس کا مینیجر شنوجو اس کا خاص آدمی ہے" ـــــ کرنل ڈی نے کہا۔

"کافی ہے باس۔ باقی کام میں کر لوں گا" ـــــ میجر پرمود نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہرحال مجھے ایک ماہ گزرنے سے پہلے یہ بہاٹ سٹون چاہیئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر" ـــــ کرنل ڈی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایک ماہ تو بہت دور ہے۔ ایک ہفتے میں یہ آپ کے سامنے رکھا ہوا ہو گا" ـــــ میجر پرمود نے جواب دیا اور کرنل ڈی کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا۔ اور بھاری دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی بڑی سی سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کرنل ڈی نے اسے بڑا ا کلیو دیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد پاچان پہنچ کر اس کلیو پر کام شروع کر دے۔ ہیڈ کوارٹر میں اپنے دفتر پہنچتے ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے اس کی لیڈی سیکرٹری کی

آواز سنائی دی۔

"سپیشل گروپ کے چیف کیپٹن آصف کو کہہ دو کہ وہ گروپ سمیت کوئی طیارہ چارٹر کرا کے پاچان کے دارالحکومت ہوکیڈو پہنچ جائے۔ مکمل تیاری کے ساتھ۔ اور کیپٹن توفیق کو میرے پاس بھیج دو اور ایک ٹو سیٹر تیز رفتار طیارہ ہوکیڈو کے لئے چارٹر کرا لو۔ میں اور کیپٹن توفیق اس پر جائیں گے" ـــــ میجر پرمود نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا۔ اور ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا اور جسم پر ایک نیا سوٹ۔ ابھی اس نے بریف کیس ایک طرف رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور اس کا ساتھی توفیق اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو توفیق۔ ایک اہم اور فوری نوعیت کی مہم درپیش ہے۔ میں تمہیں اس سلسلے میں بریف کر دوں" ـــــ میجر پرمود نے کہا۔ اور پھر اس نے کرسی پر بیٹھ کر سامنے بیٹھے ہوئے توفیق کو کرنل ڈی سے ہونے والی تمام باتیں بتا دیں۔

"ویری گڈ میجر۔ اب لطف آئے گا۔ گریٹ فائٹ والے مشن کے بعد میری بڑی حسرت تھی کہ کبھی عمران سے ٹکراؤ ہو جائے" ـــــ توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا اور میجر پرمود مسکرا دیا۔

"تم ایسا کرو فوری طور پر جا کر اپنے کاغذات وغیرہ لو اور تیار ہو کر ائیرپورٹ پہنچ جاؤ میں وہاں موجود ہوں گا۔ پھر ہم چارٹرڈ طیارے پر پاچان روانہ ہو جائیں گے" ـــــ میجر پرمود نے کہا اور توفیق سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا اور میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے ایک خوبصورت کمرے میں ایک آرام کرسی پر ایک نوجوان جاپانی لڑکی نیم دراز تھی۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سکرٹ تھا اور اس نے سر پر بھی نیلے رنگ کی مخصوص جاپانی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس کا جسم عام عورتوں سے کچھ زیادہ مضبوط نظر آتا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر ایسی سختی تھی جیسے وہ پوری دنیا کی حاکم ہو۔ اس کے ہاتھ میں ایک اخبار تھا اور اس کے مطالعے میں مصروف تھی کہ پاس پڑی ہوئی تپائی پر رکھے ٹیلیفون میں سے مدھر موسیقی ابھرنے لگی۔ اس لڑکی نے چونک کر پہلے ایک نظر فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ٹکاشو بول رہی ہوں" ___ لڑکی کے لہجے میں اس کے چہرے کی طرح سختی تھی۔

"مادام۔ ہیڈ کوارٹر سے فاکومو بول رہا ہوں۔ چند اہم اطلاعات ملی ہیں ساجینا سے" ___ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ساجینا سے۔ اوہ کیسی اطلاعات ہیں" ___ ٹکاشو نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کنگ آف ساجینا نے ہائٹ سٹون کی برآمدگی کے لئے دو ایشیائی ملکوں پاکیشیا اور بلگارنیہ سے درخواست کی تھی۔ اور دونوں ملکوں نے اس سلسلے میں رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے اور بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ میجر پرمود بھی اس کے لئے حرکت میں آ چکا ہے۔ ان اطلاعات کے ملتے ہی میں نے بین الاقوامی ایجنٹس سے ان دونوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں اور اپنے آدمیوں کو ہر جگہ الرٹ کر دیا۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خطرناک ایجنٹ علی عمران دو حبشیوں اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ ہوکیڈو پہنچا ہے جب کہ میجر پرمود اپنے خاص ساتھی توفیق کے ساتھ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہوکیڈو آیا ہے۔ اور مادام یہاں ہوکیڈو پہنچتے ہی میجر پرمود نے ہوٹل بلیولائٹ کی تیسری منزل میں کمرہ نمبر چار اور پانچ لئے ہیں۔ وہ اصل ناموں سے ٹھہرے ہیں۔ اور انہوں نے مینیجر شنوجو سے بھی ملنے کی کوشش کی ہے لیکن شنوجو کسی کام گیا ہوا تھا۔ اس لئے ملاقات نہیں ہو سکی جب کہ اس علی عمران کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت چاؤ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں رہائش پذیر ہو گیا ہے۔ اب آپ مزید احکامات دیں تاکہ ان پر عمل کیا جا سکے" ___ فاکومو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"احکامات کیا دینے ہیں۔ شنوجو کو الرٹ کر دو۔ اور ان سب کی مکمل نگرانی کرو۔ کسی کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خود ہی ٹکریں مار کر واپس

چلے جائیں گے" ـــــ تکاشو نے منہ بناتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔
"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور تکاشو نے او۔ کے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھا اور اسی طرح دوبارہ رسالے کے مطالعے میں مصروف ہو گئی جیسے اُسے فاکوہو کی اس اطلاع نے ذرا بھی متاثر نہ کیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی دوبارہ سنائی دی۔ تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس تکاشو بول رہی ہوں" ـــــ تکاشو نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا۔
"کلاسن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ آج کلب نہیں آنا تم نے۔ اور کتنی دیر انتظار کراؤ گی" ـــــ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور تکاشو کے سخت چہرے پر پہلی بار نرمی اور مسکراہٹ کے آثار پھیل گئے۔
"اوہ ڈیئر کلاسن مجھے تو وقت کا خیال نہیں رہا۔ او۔ کے میں آ رہی ہوں" ـــــ تکاشو نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اُٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس کے جسم پر سُرخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ سر پر موجود گھنگھریالے بال شانوں تک لٹک رہے تھے۔ اور اس لباس میں وہ خاصی خوبصورت اور دلکش لگ رہی تھی۔ اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے لارکن کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی کلاسن پولینڈ کا باشندہ تھا۔ لیکن طویل عرصے سے یہاں پاجان میں آباد تھا۔ وہ ایک پیشہ ور قاتل تھا۔ لارڈوں کی طرح رہتا تھا۔ چونکہ وہ بیحد دلیر۔ اور خوبصورت

نوجوان تھا۔ اس لئے تکاشو اُسے پسند کرتی تھی اور کافی عرصے سے اس کی اس کے ساتھ فرینڈشپ چل رہی تھی۔ وہ دونوں روزانہ شام کو لارکن کلب میں اکٹھے ہوتے تھے۔ لارکن کلب ہوکیڈو کا سب سے مہنگا کلب تھا۔ یہاں صرف وہ لوگ آ سکتے تھے جو فکر معاش سے ہر طرح سے آزاد ہوں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کلب کی شاندار عمارت میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اُتری اور تیز تیز قدم اٹھاتی کلب کی اصل عمارت کی طرف بڑھتی گئی۔ لمبا تڑنگا کلاسن برآمدے میں ہی کھڑا تھا۔ ہیلو ہیلو کرنے اور پرجوش انداز میں مصافحہ کرنے کے بعد وہ دونوں ہال کے اندر داخل ہوئے اور ایک سائیڈ پر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھ گئے۔ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا اور تقریباً دنیا کی ہر قومیت کی عورتیں اور مرد یہاں نظر آ رہے تھے۔ لارکن کلب کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کی محدود ممبرشپ نہ تھی۔ بلکہ کوئی بھی آدمی بھاری رقم ادا کر کے یہاں آ سکتا تھا اور بیٹھ سکتا تھا یا پھر ایک سال کے لئے ممبرشپ لے سکتا تھا۔ اس لئے یہاں ایسے بھی لوگ نظر آ رہے تھے جو کلب کے مستقل ممبر تھے۔ اور ایسے بھی تھے جو اجنبی تھے۔
"تم آجکل بہت مصروف ہو گئی ہو۔ کیا بات ہے کوئی خاص کام مل گیا ہے" ـــــ کلاسن نے کرسی پر بیٹھتے ہی شکایت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں کچھ مصروفیت تو ہے۔ بہرحال تم سناؤ کوئی دھندہ نہیں ملا یا ویسے ہی فارغ پھر رہے ہو" ـــــ تکاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایک چھوٹا سا کام پچھلے ہفتے ملا تھا۔ اور بس۔ ویسے تم جانتی تو ہو کہ میں ہر کام نہیں پکڑتا۔ خاص خاص کام ہی لیتا ہوں" ـــــ کلاسن نے

مُسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے ان کے سامنے شراب کی ایک بوتل اور دو جام لا کر رکھ دیئے۔ کلاسن نے بوتل کھولی اور دونوں جام بھر دیئے۔

"ایک بات پوچھوں کلاسن" ——— یکلخت تکاشو نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا۔ اور کلاسن اس کے اس انداز پر چونک پڑا۔

"ہاں ہاں جھجک کیوں رہی ہو" ——— کلاسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں تمہیں ایک کام دوں تو کیا کر لو گے" ——— کلاشو نے کہا اور کلاسن مُسکرا دیا۔

"تم کہو تو میں اپنے آپ کو بھی گولی مار سکتا ہوں تکاشو۔ تم دوسروں کی بات کر رہی ہو" ——— کلاسن نے بڑے عاشقانہ سے لہجے میں کہا اور تکاشو مُسکرا دی۔

"ہوٹل بلیو لائٹ میں ایک بلگارنوی آ کر ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کا اصل نام میجر پرمود ہے۔ بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ ہے۔ بے حد مشہور اور معروف آدمی ہے۔ انتہائی تیز طرار اور چالاک۔ وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر چار یا پانچ میں سے ایک میں ٹھہرا ہوا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اُسے شکار کر ڈالو۔ بولو تیار ہو" ——— تکاشو نے کہا۔

"اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ تم خود اس ہوٹل کی مالکہ ہو تو یقین کرو کہ میرا جواب یہی ہوتا کہ میں پورے ہوٹل کو بموں سے اڑا دوں گا۔ لیکن تم اس طرح جھجک کر کیوں کہہ رہی ہو کیا تم کلاسن کی صلاحیتوں سے واقف نہیں ہو۔ وہ بلگارنوی چاہے لاکھ تیز طرار کیوں نہ ہو۔ بہرحال وہ شکار ہو گا اور ضرور ہو گا۔ صبح تم جا کر اس کی لاش دیکھ سکتی ہو۔ یہ میرا وعدہ رہا" ———

کلاسن نے بڑے پُراعتماد لہجے میں کہا اور تکاشو مُسکرا دی۔

"معاوضہ بتاؤ" ——— تکاشو نے مسکراتے ہوئے کہا اور کلاسن ہنس پڑا۔

"معاوضہ تم نے دینا ہی ہے تو کل بتاؤں گا" ——— کلاسن نے ہنستے ہوئے کہا اور تکاشو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیا معاوضہ مانگنا ہے۔ بہرحال فکر مت کرو اگر تم نے کام کر لیا تو معاوضہ ڈبل ہو گا" ——— تکاشو نے کہا اور کلاسن کے چہرے پر انتہائی مسرت کے رنگ بکھر گئے۔

"شکریہ شکریہ" ——— کلاسن نے کہا اور وہ دونوں شراب پینے کے بعد اُٹھ کر ڈانس ہال کی طرف بڑھ گئے۔ یہ ان کی روزانہ کی مصروفیات تھیں۔ ڈانس کرنے کے بعد وہ ڈنر کرتے تھے اور پھر واپس چلے جاتے تھے۔

ٹائیگر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی عمران چونک پڑا۔ وہ اس وقت باپان کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھے اُسے غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"ہاں کیا اطلاعات ملی ہیں باپان کی زیر زمین دنیا سے" ـــــ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس اطلاعات بےحد اہم ہیں" ـــــ ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر نمبر وار بتا دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس سب سے اہم اطلاع یہ ہے کہ بلگارنیہ کا میجر پرمود بھی یہاں پہنچا ہوا ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم کیسے جانتے ہو میجر پرمود کو۔ تم نے اُسے کبھی دیکھا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں گریٹ فائٹ کیس میں دیکھا تھا۔ گو اس سے لڑنے کی حسرت ہی رہی تھی میرے دل میں" ـــــ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی سر ہلا دیا۔

"آ جائے گا وہ موقع بھی۔ بہرحال آگے بتاؤ وہ کہاں نظر آیا ہے تمہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"باس۔ وہ ہوٹل بلیو لائٹ کی تیسری منزل کے کمرہ نمبر چار میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا ساتھی توفیق بھی ہے۔ جو کمرہ نمبر پانچ میں رہائش پذیر ہے۔ مجھے ان دونوں کے بارے میں اس طرح علم ہوا کہ یہاں زیر زمین دنیا میں ایک معلومات فروخت کرنے والے نے مجھے بتایا کہ تکاشو گروپ کی سربراہ بھی ایک لڑکی تکاشو ہے۔ ہوٹل بلیو لائٹ اس کی ملکیت ہے اور اس کا مینیجر شنو جو اس کا خاص آدمی ہے۔ اس سے تکاشو کا کوئی راز نہیں چھپا ہوا۔ چنانچہ میں اس شنو جو کو ٹٹولتے وہاں گیا تو میں نے ان دونوں کو ہال میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک ویٹر سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں اصل ناموں سے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور وہ بھی مینیجر شنو جو سے ملنا چاہتے ہیں۔ بار بار پوچھ چکے ہیں لیکن مینیجر شنو جو نجانے کہاں چلا گیا ہے کہ واپس نہیں آیا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ میجر پرمود بھی اس چکر میں آیا ہوا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری اہم اطلاع یہ ہے باس کہ میں نے تکاشو کے ایک دوست کا پتہ نکال لیا ہے۔ اس کا نام کلاسن ہے۔ پولینڈ کا باشندہ ہے لیکن طویل

عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ اونچی قسم کا پیشہ ور قاتل ہے۔ اس کے تعلقات تکاشو سے بیحد گہرے ہیں۔ اور تیسری اور آخری اہم اطلاع یہ ہے کہ تکاشو اور کلاسن دونوں روزانہ شام کو یہاں کے مشہور کلب لارکن میں لازماً بیٹھتے ہیں" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ خاصا کام کر لیا ہے تم نے۔ لیکن اس تکاشو کی رہائش گاہ کا پتہ بھی چلایا تم نے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نو باس۔ اس کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اس کا حلیہ وغیرہ میں نے معلوم کر لیا ہے" ___ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تکاشو کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"او۔کے پھر آج شام اس تکاشو کے دیدار حاصل کر لیے ہی جائیں۔ ویسے مجھے یقین نہیں ہے کہ تکاشو کی سربراہ اس طرح گھومتی پھرتی ہوگی لیکن بہرحال دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ تم وہاں جاؤ اور جب یہ تکاشو آجائے مجھے فون کر لینا" ___ عمران نے کہا۔

"یس باس" ___ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ عمران کچھ دیر خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ___ چند لمحوں بعد ہی آواز سنائی دی اور عمران نے اس سے ہوٹل بلیولائٹ کے نمبر پوچھے۔ آپریٹر نے نمبر بتائے پھر عمران نے کریڈل دبایا اور ہوٹل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ہوٹل بلیولائٹ" ___ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تیسری منزل کے کمرہ نمبر چار میں میجر پرمود سے بات کرائیں" ___ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد میجر پرمود کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون بول رہا ہے" ___ میجر پرمود کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں میجر کیا نوکری سے استعفیٰ دے دیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ یہ استعفیٰ والا خیال تمہیں کیسے آگیا" ___ دوسری طرف سے میجر پرمود نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سیاحت جو ہو رہی ہے باچان کی" ___ عمران نے کہا اور میجر پرمود ہنس پڑا۔

"سیاحت کے لیے چھٹی بھی تو لی جا سکتی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ استعفیٰ دے کر ہی سیاحت کی جائے۔ تم سناؤ کہاں سے بول رہے ہو" ___ میجر پرمود نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بول تو میں بھی باچان سے رہا ہوں۔ یہاں ایک محترمہ کے حسن کی تعریف سنی تھی۔ میں نے سوچا ہم لوگوں کی موت زندگی کا تو کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ اس لیے صانع کی اس صنعت گری کا جلوہ دیکھ ہی لیا جائے لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ یہاں کے لوگ تو اس معاملے میں بڑے بدذوق واقع ہوئے ہیں۔ کوئی اس کے نام سے ہی واقف نہیں ہے جس سے پوچھتا ہوں کہ باچان کی ملکہ حسن مس تکاشو کا کہاں دیدار ہو سکتا ہے۔ وہ لبس کندھے اچکا کر آگے بڑھ جاتا ہے" ___ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں بھی پوچھ گچھ شروع کر دیتا ہوں۔ اگر مجھے پتہ چلا

تو تمہیں بتا دوں گا۔ اپنا نمبر بتا دو"۔۔۔ دوسری طرف سے میجر پرمود نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"بھئی تمہاری طرح کا ٹاپ ایجنٹ تو نہیں ہوں کہ تفریح کے لئے چھٹی بھی مل جائے اور ساتھ ہی تفریح کا خرچہ بھی کہ ٹھاٹھ سے فائیو سٹار ہوٹل میں رہوں۔ میں تو درویش منش سا آدمی ہوں۔ بس ایسے ہی کسی باغ کے بنچ پر لیٹ کر رات گزار دیتا ہوں البتہ اگر تم واقعی مہربانی کرنے پر مائل ہو ہی گئے ہو۔ تو میں خود ہی وقتاً فوقتاً کسی پبلک بوتھ سے فون کر کے پوچھ لیا کروں گا۔ خدا حافظ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جوزف"۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہی اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے جوزف کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے منہ میں لولی پوپ دبا ہوا تھا۔

"لولی پوپ پرنس صاحب کیا یہاں پڑے مکھیاں مار رہے ہو۔ ذرا باہر جا کر سیر و تفریح کرو۔ سنا ہے۔ یہاں ایک ہوٹل ہے بلیو لائٹ وہاں بڑے خوبصورت جلوے دیکھنے کو ملتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس یہ جلووں کی بات چھوڑو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ اس ہوٹل میں جا کر میں نے کیا کرنا ہے"۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہاں تیسری منزل کے کمرہ نمبر چار میں بلگارنیہ کا ٹاپ ایجنٹ میجر پرمود ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ لازماً اس کا ساتھی کیپٹن توفیق بھی ہو گا۔ وہ وہاں کے مینجر شنو جو سے ملنا چاہتا ہے۔ اگر ان دونوں کے درمیان ملاقات ہو تو مجھے اس ملاقات کی تفصیلات چاہئیں۔ ورنہ ان دونوں کی نگرانی۔ بس اتنا سا کام ہے۔ جوانا کو بھی ساتھ لیتے جانا۔ ورنہ وہ اکیلے پڑے پڑے بور ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"۔۔۔ جوزف نے مختصر سا جواب دیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا۔ کافی دیر تک نقشے کو دیکھنے کے بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے ایک طرف رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سلاگو سپیکنگ"۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

"ارے ابھی تک موجود ہو۔ کسی نے کھایا نہیں تمہیں کمال ہے۔ کہیں لوہے کے تو نہیں بنے ہوئے کہ کھانے والے کے دانت ٹوٹ جاتے ہوں اور وہ تمہیں واپس باہر نکالنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ کون ہو تم"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا تو ساگو دانے کو یہاں بکواس سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ملک پاکیشیا میں تو لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں اسے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ کہیں آپ عمران صاحب تو نہیں بول رہے"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے حیرت سے بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ اس لئے بغیر بیگم کے میں صاحب کیسے بن سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ عمران صاحب۔ آپ واقعی عمران صاحب ہی بول رہے ہیں۔ کہاں سے فون کیا ہے آپ نے۔ میں تو پاکیشیا بھی گیا تھا آپ سے ملنے۔ لیکن وہاں پتہ چلا کہ آپ کسی مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا مایوس لوٹنا پڑا۔ کیا آپ بالچان سے بول رہے ہیں"۔۔۔ سلاگو

نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو سلاگو سے بات کرنے کے لئے نمبر ڈائل کیا تھا اب پتہ نہیں کہ سلاگو سے بات ہو رہی ہے یا کسی بدزبانی سوری پاجانی سے" ___ عمران نے پاجانی سے بات کے الفاظ کو نیا رخ دیتے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران صاحب مجھے بتا دیجئے اگر آپ واقعی ہوکیڈو سے فون کر رہے ہیں تو پتہ بتا دیجئے تاکہ میں فوراً آپ کے پاس پہنچ جاؤں" ___ سلاگو نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کہیں تم مجھ پر عاشق تو نہیں ہو گئے۔ یار اگر ایسا ہے تو پھر کچھ دن انتظار کر لینا تھا تاکہ کم از کم تمہاری جنس بدلنے کے آپریشن کے لئے کچھ رقم ہی میں اکٹھی کر لیتا۔ ویسے اگر چاہو تو چاہو کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں آجاؤ" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چاہو کالونی اوہ سمجھ گیا۔ آپ کا مطلب چاؤ کالونی سے ہے۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں" ___ دوسری طرف سے سلاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"یہ تو واقعی عاشق ہو گیا ہے۔ اللہ ہی رحم کرے اس کے حال پر" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھا۔ اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جوزف اور جوانا جا چکے تھے۔ عمران نے ان دونوں کو اس لئے بھیجا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ میجر پرمود ان سے واقف نہ تھا۔ اور اب وہ سلاگو سے بھی اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میجر پرمود کے سامنے آجانے کے بعد اب وہ اور زیادہ محتاط ہو گیا تھا۔ شنوجو سے ملاقات کی خواہش اور شنوجو کے تکاشو کے خاص آدمی ہونے کا سن کر اب

اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ میجر پرمود ہی بلگارنیہ کی طرف سے برائٹ سٹون حاصل کرنے کے چکر میں ہے۔ تاکہ کنگ آف ساجینا سے آسوتا کے سلسلے میں اپنی مرضی کی مراعات حاصل کر سکیں۔ اس نے جان بوجھ کر میجر پرمود کو اپنی یہاں موجودگی کا احساس دلایا تھا کیونکہ وہ میجر پرمود کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے کام کرے گا اور اس کی یہ تیز رفتاری بہرحال عمران کے فائدے میں ہی جائے گی۔ تقریباً دس منٹ بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جس کی چھوٹی کھڑکی اندر سے بند نہ تھی اس نے جا کر پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سلاگو موجود تھا۔ سلاگو سے عمران کی ملاقات واٹر پاور والے کیس میں ہوئی تھی۔ سلاگو جو پہلے ایک مجرم تھا۔ ایک ایکسیڈنٹ کے بعد جرائم کی دنیا کو چھوڑ کر جرائم کے خلاف کام کرنے لگ گیا تھا۔ گو اس کی کارکردگی کا دائرہ کار انتہائی محدود تھا۔ لیکن بہرحال وہ چونکہ یہاں کا مقامی آدمی تھا اس لئے اس کی معلومات ان معاملات میں خاصی زیادہ ہو سکتی تھیں۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے سلاگو کار سے اتر کر دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا اور اس نے بڑی گرمجوشی سے اسے گلے لگا لیا۔

"ارے ارے میری پسلیاں اصلی ساگو دانے کی بنی ہوئی ہیں۔ تمہاری طرح لوہے کے ساگو دانے کی نہیں ہیں" ___ عمران نے کہا اور سلاگو ہنستا ہوا ہٹ گیا۔

"آپ سے دوبارہ مل کر یقین جانیں مجھے اس قدر مسرت ہو رہی ہے

کہ میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں پورے شہر میں چراغاں کر دوں" ـــــ سلاگو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"چراغاں اور یہاں ہوکیڈو میں۔ بھئی یہاں تو اس محاورے کو الٹ دینا چاہیے کہ چراغاں بجھا دوں۔ یہاں تو مستقل چراغاں رہتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلاگو بھی ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ پہلے مجھ سے وعدہ کیجیے کہ اس بار آپ جس مشن پر آئے ہیں مجھے آپ ضرور ساتھ شامل کریں گے۔ واٹر پاور والے کیس میں میں نے آپ سے اتنا کچھ سیکھا ہے کہ آپ کے جانے کے بعد جرائم کے خلاف میری کارکردگی کئی گنا بڑھ گئی ہے" ـــــ اندر کمرے کی طرف جاتے ہوئے سلاگو نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"یعنی نہ پگڑی نہ مٹھائی ـــ اور شاگرد بن گئے اور پاس بھی ہو گئے ـــ کمال ہے۔ جس استاد کو ایسے شاگرد مل جائیں اس کا سر تو ننگا نہیں رہنا چاہیے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو مٹھائی میں تول دوں گا عمران صاحب۔ لیکن پگڑی کا کیا مطلب ہوا" ـــــ سلاگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے جب اسے پگڑی کی تفصیل بتائی تو وہ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پوری ٹیکسٹائل مل پیش کر دوں گا عمران صاحب۔ ایک بار مجھے اپنا شاگرد اپنی زبان سے کہہ دیجیے۔ یہ میرے لئے اتنا بڑا اعزاز ہوگا کہ شاید میری آئندہ نسلیں بھی اس پر فخر کرتی رہیں گی" ـــــ سلاگو واقعی انتہائی جذباتی ہو رہا تھا۔

"نسلیں ارے باپ رے۔ اتنے سارے شاگرد میں نہیں بنا سکتا"

عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور سلاگو بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا۔ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس لارکن کلب سے۔ وہ مس تکاشو یہاں آگئی ہے۔ اس کے ساتھ کلاسن بھی ہے۔ دونوں شراب پینے میں مصروف ہیں" ـــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس کی نگرانی کرو اور اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلاؤ۔ اس کے بعد مجھے فون کرنا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کس کا فون تھا عمران صاحب" ـــــ سلاگو نے پوچھا۔

"تمہاری طرح ایک اور شاگرد ہے لیکن ہے جنگل کا باسی۔ بڑی مشکل سے گھیر گھار کر یہیں لے آیا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنگل کا باسی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ـــــ سلاگو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اگر اتنی جلدی تمہیں سمجھ آنے لگ جائے تو پھر مجھے تمہارے سامنے پگڑی اور مٹھائی رکھنی پڑے گی۔ اس کا نام ٹائیگر ہے اور ٹائیگر جنگل کے ہی باسی ہوتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلاگو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ تکاشو گروپ کے بارے میں تمہاری کیا معلومات ہیں" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تکاشو گروپ۔ اوہ تو آپ اس بار تکاشو گروپ کے پیچھے آئے

ہیں۔ اس گروپ کی آجکل باپان میں بیحد شہرت ہو رہی ہے۔ منشیات کی سمگلنگ اور بلیک میلنگ میں اس کا نام کافی اونچا جا رہا ہے۔ اس کی سربراہ ایک عورت ہے جس کا نام تکاشو ہے" ——— سلاگو نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بس یا کچھ اور بھی جانتے ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پھر میں اس پہلو کو سوچ کر جواب دوں گا" ——— سلاگو نے کہا۔

"برائٹ سٹون کے بارے میں کچھ جانتے ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"برائٹ سٹون۔ نہیں پہلی بار آپ سے سُن رہا ہوں۔ یہ بھی کوئی تنظیم ہے" ——— سلاگو نے چونک کر کہا۔

"نہیں یہ ایک پتھر کا نام ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے اُسے برائٹ سٹون کے بارے میں بتا دیا۔

"ہونہہ میں سمجھ گیا تو آپ تکاشو گروپ سے برائٹ سٹون برآمد کرنے کے خواہش مند ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ تکاشو گروپ یقیناً اس واردات میں ملوث ہو گا کیونکہ میں نے بھی سُنا ہے کہ تکاشو گروپ اپنے کاروبار کو وسعت دینے کی غرض سے سابینا جزیرے پر قابض ہونا چاہتا ہے تاکہ وہاں مستقل طور پر اپنا اڈہ قائم کر سکے۔ سابینا کے لوگ جاہل اور انتہائی توہم پرست ہیں۔ انہیں مذہبی بنیادوں پر آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں آپ کو جو کچھ جانتا ہوں بتا دیتا ہوں۔ یہاں ایک ایسی عورت موجود ہے جس کا نام تکاشو ہے اور عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ وہ

تکاشو گروپ کی سربراہ ہے۔ ہوٹل بلیولائٹ کی مالکہ بھی ہے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ یہ سب کچھ فراڈ ہے۔ وہ اصل تکاشو نہیں ہے اس کی ڈمی ہے۔ کیونکہ میں کئی بار اس سے مل چکا ہوں۔ اس میں مجھے ایسی صلاحیتیں نظر نہیں آئیں کہ وہ اتنے بڑے ریکٹ کو چلا سکے جبکہ میں نے سُنا ہے کہ اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر جزیرے ہوکو مو میں ہے جو انتہائی گھنے جنگلات سے پُر ہے۔ لیکن یہ تکاشو تو کبھی ہوکیڈو سے باہر ہی نہیں گئی۔ ہمیشہ یہیں نظر آئی ہے" ——— سلاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کا علم ہے تمہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی معلوم کرنے کی کیونکہ یہ اتنا بڑا ریکٹ ہے کہ میرے دائرہ کار سے باہر ہے" ——— سلاگو نے واضح طور پر اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"سُنا ہے کہ ہوٹل بلیولائٹ کا مینجر شنوز جو اس کا خاص آدمی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن شنوز جو بھی عام سا غنڈہ ہے۔ کوئی بات نہیں اس میں۔ مینجر بننے سے پہلے وہ ایک تھرڈ کلاس سے ہوٹل میں سپروائزر تھا" ——— سلاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور پیشہ ور قاتل کلاسن" ——— عمران نے کہا اور سلاگو بُری طرح چونک پڑا۔

"آپ نے تو اچھی خاصی معلومات حاصل کر لی ہیں عمران صاحب۔ کلاسن اس تکاشو کا بوائے فرینڈ ہے۔ خاصا بدنام پیشہ ور قاتل ہے لیکن بہرحال ہائی سٹینڈرڈ اُسے بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ دونوں روزانہ رات کو

لارکن کلب میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ رقص کرتے ہیں اور ڈنر کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ آپ مجھے کچھ وقت دیں۔ میں آپ کو اس بارے میں تفصیلی تحقیقات کر کے سب کچھ بتا دوں گا" ——— سلاگو نے کہا۔

"وقت ہی تو میرے پاس نہیں ہے سلاگو۔ مجھے فوری کام کرنا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ادھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مارنے میں وقت ضائع نہ ہو اور کوئی واضح لائن آف ایکشن مل جائے" ——— عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں" ——— عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ ایک اہم اطلاع ہے۔ تکاشو اور کلاسن کے درمیان ہونے والی بات چیت میں نے سُن لی ہے۔ تکاشو نے کلاسن کو میجر پرمود کو آج رات قتل کر دینے کا کہا ہے اور کلاسن نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ آج رات میجر پرمود کو قتل کر دے گا۔ اب وہ اٹھ کر رقص ہال کی طرف گئے ہیں تو میں نے سوچا آپ کو اطلاع دے دوں" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم نے واضح طور پر سُنا ہے کہ اس نے کلاسن کو میجر پرمود کی ٹپ دی ہے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں ان کے ساتھ والی میز پر موجود تھا اور وہ بڑے کھلے لہجے میں باتیں کر رہے تھے" ——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نگرانی جاری رکھو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ میجر پرمود صاحب کون ہیں" ——— سلاگو نے پوچھا اور عمران نے اُسے میجر پرمود کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ میجر پرمود آپ کے مقابلے میں کام کر رہا ہے پھر تو اُسے قتل ہو جانا چاہیئے" ——— سلاگو نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ کلاسن ڈی ایجنٹ میجر پرمود کو قتل کر سکے گا" ——— عمران نے کہا۔

"وہ خاصا ہوشیار قاتل ہے۔ اور ویسے بھی اچانک کسی پر گولی چلا دینے سے ہوشیار سے ہوشیار آدمی کو بھی مارا جا سکتا ہے" ——— سلاگو نے جواب دیا۔

"اس کلاسن کا حُلیہ اور قد و قامت بتاؤ" ——— عمران نے کہا۔ اور سلاگو نے کلاسن کا حُلیہ اور قد و قامت بتا دیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آپریٹر کا جواب سُنتے ہی اس نے اسے میجر پرمود سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کہا۔

"ہیلو ہیلو پرمود اٹنڈنگ" ——— چند لمحوں بعد میجر پرمود کی آواز سنائی دی۔

"مُبارک ہو میجر پرمود۔ پاجان کی ملکہ حُسن نے تمہیں اپنا عاشق منتخب کر لیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے پاجان ایک کاروباری ملک ہے اس لئے ملکہ حُسن نے جلووں سے تمہیں شہید کرنے کی بجائے ایک پیشہ ور قاتل کلاسن کی خدمات حاصل کر لی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں اُسے چاؤ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کا پتہ بتا دوں گا" ——— دوسری طرف سے میجر پرمود نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

چاؤ نہیں چاہ کہو۔ برادران یوسف والا چاہ۔ میں تو تمہارا بھلا کر رہا تھا اور تم مجھے موت کے چاہ میں دھکیلنا چاہتے ہو۔ بہرحال تمہاری مرضی سناؤ شنو جو سے ملاقات ہو سکی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک ہوئی تو نہیں بہرحال ایک اطلاع تمہارے لئے بھی ہے کہ تم نے دو حبشیوں کو میری نگرانی پر تعینات کیا ہوا ہے۔ لیکن تمہاری کوٹھی کی بھی باقاعدگی سے نگرانی ہو رہی ہے اور یہ نگرانی مقامی لوگ کر رہے ہیں خدا حافظ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اوہ عمران صاحب آپ کی نگرانی یہاں کون کر رہا ہو گا"۔۔۔۔ سلاگو نے چونکتے ہوئے کہا۔ فون کے ساتھ لاؤڈر کی موجودگی کی وجہ سے وہ ان کے درمیان ہونے والی ساری باتیں سن رہا تھا۔

"وہی تکاشو گروپ ہے۔ مجھے پہلے ہی ٹائیگر نے اطلاع دے دی تھی لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں ابھی درست لائن آف ایکشن قائم نہیں کر سکا۔ اس لئے خاموش ہوں اور میرے خیال میں یہی مسئلہ میجر پرمود کے ساتھ بھی ہے۔ بظاہر تو یہاں تکاشو گروپ موجود ہے۔ اس کی سربراہ بھی موجود ہے لیکن جس قسم کا کام یہ گروپ سرانجام دے رہا ہے۔ اس لحاظ سے تو ایسے گروپ کا یہاں ظاہر رہنا ہی شک والی بات ہے۔ اس لئے جب تک اصل بات سامنے نہ آئے اس وقت تک کسی کارروائی کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک گروپ ایسا ہے تو سہی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ

یہاں کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اور ظاہر ہے فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہو گا"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"فون پر اس گروپ سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں ہو تو سکتی ہے۔ لیکن"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"تو پھر فکر نہ کرو۔ میں نے فون کے اندر ایک ایسا پیس فٹ کر دیا ہوا ہے کہ اصل لائن پر تو صحیح آواز پہنچ ہوتی ہے ایکسٹینشن پر یہ آواز ایسی ہو جاتی ہے جیسے کوئی بچہ غلط ملط الفاظ بول رہا ہو جن کی سمجھ ہی نہ آتی ہو۔ ظاہر ہے میں میجر پرمود اور ٹائیگر سے بات کیوں کرتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا اور جلدی سے رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنجمن ٹریڈرز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی لاؤڈر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آرکسٹرا کا کیا ریٹ جا رہا ہے آج"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"وہی جو پہلے تھا۔ آج کے ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے، پھر ایک آرکسٹرا میرے لئے بک کر دو۔ میرا نام ایس وی ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ وہ یہ نام سا کوڈ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ چند لمحوں بعد سلاگو نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ایک سے مختلف نمبر ڈائل کئے۔

"یس میوزیکل بکنگ گروپ" ___ ایک اور آواز سنائی دی۔

"آرکسٹرا کی بکنگ کرائی تھی میں نے" ___ سلاگو نے کہا۔

"کس نام سے جناب" ___ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ایس وی۔ ٹافو" ___ سلاگو نے جواب دیا۔

"ہو گئی ہے بکنگ۔ دس ہزار ڈالر کا بل بنا ہے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ" ___ سلاگو نے کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا۔ اور مختلف نمبر ڈائل کیے۔

"یس فریڈ پیکنگ" ___ ایک اور آواز ابھری۔

"آرکسٹرا بکنگ آرڈر تمہارے پاس پہنچ گیا ہے یا نہیں" ___ سلاگو نے پوچھا۔

"کس نام پر" ___ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ایس وی۔ ٹافو کے نام پر" ___ سلاگو نے جواب دیا۔

"ہاں کس جگہ بھیجنا ہے اسے" ___ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہوکو موجزیرے پر تکاشو شہر بھجوا دو" ___ سلاگو نے کہا۔

"او۔ کے دس منٹ بعد فون کر کے رسید نمبر لے لیجیے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خیال کرنا مکمل آرکسٹرا کی بکنگ ہے" ___ سلاگو نے کہا۔

"یس سر" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور سلاگو نے رسیور رکھ دیا۔

"خاصا پیچیدہ کام رکھا گیا ہے" ___ عمران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن معلومات ہر لحاظ سے مصدقہ اور گارنٹڈ ہوتی ہیں اور صرف نمبرز کو مہیا کی جاتی ہیں" ___ سلاگو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ سوالات کے جوابات دیں گے۔ یا ویسے ہی کوئی کاغذ پڑھ کر سنا دیں گے" ___ عمران نے پوچھا۔

"جو کچھ ان کے پاس موجود ہو گا۔ وہ آٹو شو کوڈ میں اور کمپیوٹر وائس میں بتا دیا جائے گا" ___ سلاگو نے کہا۔

"او۔ کے پھر فون مجھے دے دینا میں خود سنوں گا" ___ عمران نے کہا اور سلاگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ بعد سلاگو نے رسیور اٹھایا اور مختلف نمبر ڈائل کیے۔

"یس فراگو بکنگ آفس" ___ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایس۔ وی ٹافو بول رہا ہوں میرا آرکسٹرا ہوکو موجزیرے کے شہر تکاشو کے لئے بک ہوا ہو گا اس کا رسید نمبر بتا دیں" ___ سلاگو نے کہا۔

اور دوسری طرف سے رسید کا نمبر بتا دیا گیا۔ اور سلاگو نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبا یا اور پھر جو رسید کے نمبر بتائے گئے تھے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ اس بار دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ایس وی ٹافو" ___ سلاگو نے کہا۔

"یس ایک منٹ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں جواب دیا گیا۔

"ہیلو" ___ یکلخت وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"یس ایس۔ وی ٹافو نمبر شپ نمبر ون ون فور تھری ون سپیشل" ___

سلاگو نے کہا۔ اس کے جواب میں چند لمحے خاموشی رہی اور لائن پر عجیب سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ایس وی۔ ٹافو کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ وہی مشینی آواز سنائی دی

"یس"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔ اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"نوٹ کیجیے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے بعد اس مشینی آواز نے آہستہ آہستہ اور رُک رُک کر جیسے دوسرے کو لکھنے کی مہلت دے رہی ہو۔ مخصوص آٹوشو کوڈ میں بولنا شروع کر دیا۔ آٹوشو کوڈ چونکہ عمران کے لئے مشکل نہ تھا اس لئے وہ ساتھ ساتھ اُسے ذہنی طور پر ڈی کوڈ کرتا جا رہا تھا۔

"ہوکومو جزیرے کے شمالی مغربی جنگل جسے عرف عام میں سیان جنگل کہا جاتا ہے۔ ایک قصبہ راچوشو ہے۔ راچوشو قصبے میں تکاشو گروپ کا دفتر چان شن وڈ ٹریڈرز کے نام سے قائم ہے۔ دفتر کے انچارج کا نام چان ہے گروپ کا جنگل پر مکمل قبضہ ہے۔ اور اس گروپ کے کمانڈوز کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ اصل سربراہ کا نام لیڈی تکاشو ہے۔ جو جنگل کے اندر ہیڈ کوارٹر میں رہتی ہے۔ البتہ انہوں نے ایک علیحدہ سیٹ اپ ہوکیڈو میں کیا ہوا ہے۔ یہاں ایک عورت جس کا نام تکاشو ہے۔ گروپ کی سربراہ ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر ہوکیڈو میں ہے جس کا انچارج فاکومو ہے۔ ہوکیڈو میں ان کی تنظیم کا مکمل ہولڈ ہے لیکن یہ صرف اطلاعاتی مرکز ہے۔ فاکومو اہم اطلاعات ایک سپیشل ساخت کے ٹرانسمیٹر کے ذریعے براہ راست لیڈی تکاشو کو بھجواتا رہتا ہے۔ لیکن یہاں کا سارا سیٹ اپ مادام تکاشو کی ذمہ داری ہے اس کے کام میں کسی طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہوتی۔ ویسے مادام تکاشو کو بھی فاکومو ہیڈ کوارٹر کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ ذاتی طور پر فاکومو سے واقف ہے صرف فون یا ٹرانسمیٹر پر ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی ہے۔ اور اصل ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی مادام تکاشو یا اس کے کسی آدمی کو کوئی علم نہیں صرف فاکومو اس کی تفصیلات جانتا ہوگا۔ جو کبھی سامنے نہیں آیا اور نہ ہی لیڈی تکاشو کبھی سامنے آئی ہے اور قصبہ راچوشو میں دفتر کے انچارج چان کو بھی اس کا علم نہیں ہے کہ اصل سربراہ کی شکل وصورت کیسی ہے۔ کوئی سوال۔

"یہ تمام معلومات اپ ٹو ڈیٹ ہیں یا پرانی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سلاگو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے آٹوشو کوڈ میں کہا۔

"دو ماہ پہلے کی ہیں۔ ان دو ماہ کے دوران مزید کوئی معلومات فیڈ نہیں ہوئیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"کچھ کام بنا"۔۔۔۔ سلاگو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کم از کم جگہ کا تو پتہ چل گیا۔ اب ہمیں اس طرح ہوکومو جانا ہوگا کہ میجر پرمود کو بھی پتہ نہ چلے اور مادام تکاشو کو بھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا انتظام بھی ہو سکتا ہے عمران صاحب بشرطیکہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں"۔۔۔۔ سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بغیر پگڑی اور مٹھائی کے تو نہیں لے جا سکتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلاگو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ یہاں سے چارٹرڈ طیارے ہر جگہ جاتے رہتے ہیں۔

ایک چارٹرڈ کمپنی میں میرے بھی حصے ہیں اور میں اس کمپنی کا چیئرمین بھی ہوں اس لئے میں آسانی سے ایک چارٹرڈ طیارہ حاصل کر سکتا ہوں۔ بظاہر یہاں سے ہم کسی اور جزیرے پر جائیں گے۔ لیکن پھر راستے میں ہی رُخ بدل لیں گے۔ عام طیارے تو اس طرح نہیں جاتے لیکن یہ ایک لحاظ سے ہمارا ذاتی طیارہ ہو گا" ــــــ سلاگو نے کہا۔

"جنگل میں طیارے کو درختوں پر اتاریں گے" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اس کے لئے تو ہمیں ہیلی کاپٹر چاہیئے ہو گا لیکن عمران صاحب ہیلی کاپٹر تو نیچے سے آسانی سے ہٹ کر دیا جائے گا" ــــــ سلاگو نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اس قصبے سے قریب کسی بھی ایئرپورٹ پر اُترا جا سکتا ہے۔ وہاں سے پھر کسی بھی ذریعے سے اس قصبے تک پہنچ سکتے ہیں۔ او۔کے تم جا کر تیاری کرو۔ میرے ساتھ تو تین آدمی ہیں" ــــــ عمران نے کہا۔ اور سلاگو سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ عمران بھی ساتھ ہی اٹھا اور وہ سلاگو کو جا کر پھاٹک تک چھوڑ آیا۔

ٹیکسی کار تیز رفتاری سے باچان کی فراخ اور ٹریفک سے پُر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ عقبی سیٹ پر میجر پرمود اور توفیق دونوں موجود تھے۔ لیکن اس وقت وہ دونوں ہی مقامی میک اپ میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک مارکیٹ کے اندر جا کر ایک بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور کے سامنے رُک گئی۔ وہ دونوں خاموشی سے نیچے اترے۔ توفیق نے جیب سے مقامی کرنسی کا نوٹ ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھا جس نے میٹر دیکھ کر اُسے باقی رقم دی اور وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ڈیپارٹمنٹل سٹور میں داخل ہو گئے۔ سٹور میں گاہکوں کا خاصا رش تھا۔ ان دونوں نے مختلف کاؤنٹرز سے چھوٹی موٹی چیزیں خریدیں اور کافی دیر سٹور میں اِدھر اُدھر گھومنے کے بعد باہر آ گئے۔ اُسی لمحے سیاہ رنگ کی ایک کار کے قریب کھڑا نوجوان تیزی سے ان دونوں کے قریب آیا نوجوان مقامی تھا۔

"آپ ٹیکسی چاہتے ہیں" ــــــ اس مقامی نوجوان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں" ____ پرمود نے چونک کر کہا۔

"میری کار ابھی بطور ٹیکسی رجسٹرڈ نہیں ہوئی لیکن کرایہ ٹیکسی جتنا ہی لوں گا" ____ نوجوان نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ____ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس سیاہ کار میں بیٹھے مارکیٹ سے باہر جا رہے تھے۔

"عمران کے بارے میں کوئی نئی بات۔ آصف" ____ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے میجر پرمود نے بلگارنوی زبان میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ اصل میں بلگارنوی ڈی ایجنٹ کے سپیشل گروپ کا چیف کیپٹن آصف تھا۔

"صرف یہی اطلاع ملی ہے کہ ایک مقامی آدمی اس سے ملنے گیا اور کافی دیر تک اس کے پاس رہنے کے بعد واپس چلا گیا۔ میرے آدمی اس کے پیچھے ہیں جلد ہی معلومات مل جائیں گی" ____ آصف نے بھی بلگارنوی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس شونجو کو کیسے پکڑا تم نے آصف" ____ عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شونجو کے بارے میں تفصیلات تو ہوٹل سے ہی مل گئی تھیں۔ پھر اس کی تلاش کے دوران کلیو بھی مل گئے۔ وہ ایک پرائیویٹ کوٹھی میں ایک مقامی طوائف کے ساتھ موجود تھا کہ وہاں سے اسے بیہوش کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا گیا۔ اس طوائف کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ____ آصف نے جواب دیا۔ میجر پرمود اور توفیق دونوں اس اطلاع پر ہی ہوٹل سے باہر آئے تھے کہ ہوٹل بلیو لائٹ کے مینیجر شونجو کو ٹریس کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا ہے۔ جس پر ان دونوں نے مقامی میک اپ کیا اور پھر وہ دونوں جوزف اور جوانا دونوں کو جو نیچے ہال میں موجود تھے۔ ڈاج دینے کے لئے فائر ایسکیپ سیڑھیوں کے ذریعے ہوٹل کی عقبی طرف اتر گئے اور وہاں سے ایک ٹیکسی پکڑ کر وہ اس ڈیپارٹمنٹل سٹور آ گئے۔ آصف سے پہلے ہی ساری پلاننگ سیٹ تھی چنانچہ آصف کار لے کر وہاں پہنچ گیا اور اب وہ اس کی کار میں بیٹھے مقامی ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہے تھے جو مضافات میں موجود ایک کالونی میں واقع تھا ویسے تو یہ ہیڈ کوارٹر ہوکیڈو میں بلگارنیہ کی ایک خصوصی ایجنسی کا تھا۔ اس ایجنسی میں کام کرنے والے تمام مقامی افراد تھے جو بلگارنیہ کے ایجنٹ تھے لیکن آصف نے یہاں پہنچ کر عارضی طور پر چارج سنبھال لیا تھا۔ آصف بلگارنیہ سے اپنے ساتھ صرف تین افراد کو لے آیا تھا۔ باقی کام اس نے یہاں کی مقامی ایجنسی سے لیا تھا۔

"آپ اس جوزف اور جوانا کو پہلے سے جانتے تھے۔ میجر" ____ اچانک توفیق نے پوچھا۔

"دیکھا تو انہیں پہلی بار تھا البتہ عمران کی ذاتی فائل میں ان کا ذکر موجود تھا اور ان کے حلیے بھی تھے۔ اس لئے ان دونوں کو دیکھتے ہی میں پہچان گیا تھا" ____ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس عمران کو ہماری یہاں موجودگی کا کیسے علم ہوا ہو گا" ____ توفیق نے کہا۔

"احمقوں والی باتیں مت کیا کرو۔ اگر ہمیں آصف کے ذریعے اس کی یہاں موجودگی کا علم ہو سکتا ہے تو اسے ہماری یہاں موجودگی کا علم کیسے نہیں ہو

سکتا جب کہ ہم تھے بھی اصل حلیوں میں" ــــ میجر پرمود نے خشک لہجے میں کہا اور توفیق کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے آثار اُبھر آئے۔ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ واقعی اس کا یہ سوال انتہائی بچگانہ تھا۔ آصف اس دوران خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کالونی میں داخل ہوا اور چند لمحوں بعد اس نے ایک بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک پر کار روک کر تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان جس کے جسم پر ملازموں جیسا لباس تھا۔ باہر آ گیا۔ اس کی نظروں میں اجنبیت تھی۔

"جی صاحب" ــــ اس نے قریب آ کر آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر شومو سے کہو مہمان آئے ہیں" ــــ آصف نے مقامی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیں" ــــ آنے والے نے کہا اور جلدی سے مڑ کر چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور آصف کار اندر لے گیا۔ بڑے سے پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ آصف نے کار اس کے ساتھ جا کر روک دی۔ اور وہ تینوں نیچے اُتر آئے۔

"آیئے وہ نیچے تہہ خانے میں ہے" ــــ آصف نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے سے تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے جہاں دو بلگارونی نوجوان کھڑے تھے۔ انہوں نے میجر پرمود کو سلام کیا اور ایک طرف ہٹ گئے۔ سامنے کرسی پر ایک قد سے نکلتے ہوئے قد اور خاصے مضبوط جسم کا مقامی نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف کو

جھکی ہوئی تھی۔ اس کے جسم کے گرد لوہے کے راڈز تھے۔

"چہرے کی بناوٹ سے تو خاصا سخت مزاج آدمی لگ رہا ہے۔ بہرحال اسے ہوش میں لے آؤ" ــــ میجر پرمود نے غور سے اُسے دیکھتے ہوئے اور آصف تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زور زور سے اس نوجوان کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش شروع کر دی۔ چار پانچ زوردار تھپڑ کھانے کے بعد اُسے ہوش آ گیا اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آصف پیچھے ہٹ گیا۔

"تمہارا نام شنوجو ہے اور تم ہوٹل بلیو لائٹ کے مینیجر ہو" ــــ میجر پرمود نے شنوجو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں" ــــ شنوجو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ٹکاشو کے ہیڈ کوارٹر میں ہو" ــــ میجر پرمود نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ــــ شنوجو نے حیرت سے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے شنوجو شاید تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ تم نے ہمیں پہلے کبھی نہیں دیکھا" ــــ میجر پرمود نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں تم ــــ تم کون ہو" ــــ شنوجو نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم احمق ہو شنوجو جو یہ سمجھتے ہو کہ صرف اتنے ہی آدمی گروپ میں ہیں۔ جتنوں کو تم جانتے ہو" ــــ میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ اوہ کہیں تم لیڈی تکاشو کے آدمی تو نہیں ہو ـــــ تم تم مگر تجھے یہاں کیوں لے آئے ہو ـــــ میں تو تکاشو مادام کا خاص آدمی ہوں" ـــــ شنوجو نے چونک کر کہا اور اس کی بات سن کر میجر پرمود کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کا اندازہ درست نکلا تھا کہ تکاشو یقیناً ڈبل گیم کھیل رہی ہے۔ اصل تکاشو اور ہے اور یہاں ڈمی تکاشو گروپ قائم کیا گیا ہے۔ کیونکہ شنوجو نے بے خیالی میں دو تکاشو ظاہر کر دی تھیں۔ مادام تکاشو اور لیڈی تکاشو۔ جب کہ وہ خود کو مادام تکاشو کا خاص آدمی کہہ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اصل سربراہ لیڈی تکاشو کہلاتی ہے۔

"تم اب صحیح نتیجے پر پہنچے ہو شنوجو۔ لیڈی تکاشو کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ یہاں آئے ہیں اور تم نے انہیں اصل ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مہیا کر دی ہیں" ـــــ میجر پرمود نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ـــــ میں تو کسی سے ملا بھی نہیں تجھے تو معلوم ہی نہیں ـــــ جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے غلط دی ہے ـــــ اوہ وہ میں سمجھ گیا فاکومو اور چان دونوں میرے دشمن ہیں۔ ان دونوں نے میرے خلاف سازش کی ہوگی" ـــــ شنوجو نے کہا۔

"اطلاع مصدقہ ہے شنوجو" ـــــ میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں نہیں بالکل غلط ہے ـــــ سراسر جھوٹ ہے ـــــ میں تو کسی اجنبی سے ملا تک نہیں" ـــــ شنوجو نے زور دے کر کہا۔

"پھر یہ اطلاع کیوں دی گئی ہے۔ ہمیں مطمئن کرو ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے" ـــــ میجر پرمود نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ یہ غلط اطلاع کس نے دی ہے" ـــــ شنوجو نے کہا۔

"جو نام تم نے لئے ہیں ہو سکتا ہے۔ یہ درست ہوں" ـــــ میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل یہی دونوں بھائی ہوں گے۔ مجھے معلوم ہے یہ دونوں ہی انتہائی کمینے ہیں۔ وہ فاکومو جس روز سے مجھ سے جوئے میں دس لاکھ ڈالر ہارا ہے وہ میرا دشمن ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ مجھے دیکھ لے گا اس نے یقیناً ماچوشو قصبے میں اپنے بھائی چان کو کہا ہوگا اور اس نے لیڈی تکاشو کو یہ غلط اطلاع دے دی ہوگی" ـــــ شنوجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے شنوجو تم نے کسی حد تک ہمیں مطمئن کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات ہمارے لئے انتہائی حیران کن ہے کہ تم نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا ہے کیا تم اس کی وضاحت کرو گے" ـــــ میجر پرمود نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہاں مادام تکاشو گروپ میں صرف میں اکیلا آدمی ہوں جو فاکومو کو پہچانتا ہوں مادام بھی اُسے نہیں پہچانتی اور مجھے معلوم ہے کہ ماچوشو قصبے کے دفتر کا انچارج چان اس کا حقیقی بھائی ہے۔ اور فاکومو اور چان دونوں ہی لیڈی تکاشو کو رپورٹنگ کرتے رہتے ہیں اور کوئی ایسا آدمی موجود ہی نہیں جس کی اپروچ لیڈی تکاشو تک ہو" ـــــ شنوجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شدید غلط فہمی ہوئی ہے۔ شنوجو لیڈی تکاشو کے کچھ اپنے ذرائع بھی ہیں۔ اور یہ اطلاع اُسے اپنے ذرائع سے ملی ہے" ـــــ میجر پرمود نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن بہر حال یہ اطلاع ہر صورت میں غلط ہے" ـــــ

شنوجو نے کہا اور میجر پرمود مسکرا دیا۔

"او۔ کے اب تم نے سب کچھ قبول کر ہی لیا ہے تو اب صاف صاف باتیں ہو جائیں" ـــــ میجر پرمود نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا لیکن لہجہ اور زبان مقامی ہی تھی۔ شنوجو بندھے ہونے کے باوجود اس طرح کرسی پر پھڑکا جیسے اُٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہو۔

"گگ گگ کیا مطلب کون ہو تم" ـــــ شنوجو کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"شنوجو اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہمیں تفصیل سے لیڈی تکاشو اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو کیونکہ اب تم کم از کم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم کچھ نہیں جانتے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہاری ایک ایک ہڈی جسم کے اندر ہی ریزوں میں تبدیل کی جا سکتی ہے البتہ میرا یہ وعدہ کہ اگر تم نے سچ سچ بتا دیا تو تمہیں یہاں سے صحیح سلامت باہر نکال دیا جائے گا اور ہم سب کچھ بھول جائیں گے" ـــــ میجر پرمود نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن تم ہو کون" ـــــ شنوجو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم خدائی فوجدار ہیں تم اس بات کو چھوڑو" ـــــ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اور مجھے کچھ معلوم نہیں" ـــــ شنوجو نے بڑے مضبوط سے لہجے میں کہا۔ میجر پرمود کے حلق سے طنزیہ سی ہنسی نکلی۔

"کیپٹن اس کی ایک آنکھ نکال کر اس میں سُرخ مرچیں بھر دو۔ یہ اپنے آپ کو بڑی مضبوط قوت ارادی کا مالک سمجھ رہا ہے" ـــــ میجر پرمود نے مڑ کر قریب کھڑے آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میجر" ـــــ آصف نے بھی مقامی زبان میں کہا۔ وہ تیزی سے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"کیپٹن ـــــ میجر۔ کیا مطلب کیا تمہارا تعلق آر جی سے ہے" ـــــ شنوجو نے کہا۔

"ہاں" ـــــ میجر پرمود نے صرف اقرار کرنے پر ہی انحصار کیا۔

"اوہ اوہ رُک جاؤ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اگر تم باچان کی آر جی سے متعلق ہو تو تم سے کچھ چھپانا باچان سے غداری ہے اور میں سب کچھ کر سکتا ہوں باچان سے غداری نہیں کر سکتا" ـــــ شنوجو نے چیختے ہوئے کہا اور میجر پرمود نے آصف کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ جو الماری سے ایک تیز دھار خنجر اور سُرخ مرچوں سے بھرا ہوا ایک تھیلا اٹھائے واپس پلٹ رہا تھا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر ضمیر زندہ ہے۔ ٹھیک ہے ایسے آدمیوں کو زندہ رہنا چاہیے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتاؤ گے کیونکہ لیڈی تکاشو نے باچان کی سلامتی کے خلاف دشمنوں کے ساتھ مل کر ایک ایسی سازش کی ہے کہ اگر فوری طور پر اس سازش کو ناکام نہ بنایا گیا تو باچان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک غیر ملکی طاقت کا غلام بن کر رہ جائے گا" ـــــ میجر پرمود نے اب نئے آئیڈیے کو سامنے رکھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر میں سب کچھ بتا دوں گا۔ لیڈی تکاشو تو کیا کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ مجھے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہیں۔ لیڈی تکاشو کا ایک

اسسٹنٹ راکیو تو میرا گہرا دوست تھا۔ وہ ایک ایکسیڈنٹ میں مر چکا ہے۔ لیکن اس نے مجھے اس سارے سیٹ اپ کی پوری تفصیل بتا دی تھی۔ لیڈی ٹکاشو کا ہیڈ کوارٹر ہوکومو جزیرے کے شمال مغربی جنگل جسے عرف عام میں سیان جنگل کہا جاتا ہے۔ وہاں قائم ہے۔ اس جنگل میں لکڑی کی تجارت کرنے والوں کا ایک قصبہ راچو شو ہے۔ راچو شو قصبے میں ٹکاشو گروپ کا دفتر چان شن وڈ ٹریڈرز کے نام سے قائم ہے۔ دفتر کے انچارج کا نام چان ہے۔ زمینی راستے سے ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے اس قصبے سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔ لیکن پورے راستے اور جنگل کے اندر جگہ جگہ خفیہ آلات نصب ہیں اور گروپ کے مسلح افراد موجود رہتے ہیں۔ اس لئے بغیر لیڈی ٹکاشو کی خصوصی اجازت اور پاس ورڈ کے فوج بھی اس راستے سے اندر نہیں جا سکتی۔ البتہ ایک اور راستہ ہے وہ سمندر کے راستے سے جاتا ہے۔ اس جنگل کے اختتام پر ایک چھوٹا سا قصبہ کاسو ہے۔ یہاں لیڈی ٹکاشو نے ایک پرائیویٹ بندرگاہ بنائی ہوئی ہے۔ کاسو قصبہ بظاہر مچھیروں کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ لیکن یہاں کا ہر آدمی ٹکاشو کا ایجنٹ ہے۔ اس قصبے سے ذرا فاصلے پر ایک کافی بڑی عمارت ہے جہاں مچھلیاں سکھا کر ان کا پاؤڈر بنانے کا کارخانہ ہے۔ اس کارخانے کے نیچے ایک خفیہ سرنگ ہے جو سیدھی جنگل کے اندر ہیڈ کوارٹر تک جاتی ہے لیکن اس سرنگ میں جگہ جگہ سائنسی آلات لگے ہوتے ہیں اور مسلح محافظ پہرہ دیتے ہیں۔ میرے دوست نے بتایا تھا منشیات جن کے بڑے بڑے سٹور جنگل میں ہیں اور جو لکڑی کے ٹرکوں کے ذریعے راچو شو قصبے کے ذریعے ہیڈ کوارٹر تک جاتے ہیں۔ انہیں اس سرنگ کے ذریعے کاسو اور پھر وہاں سے مخصوص لانچوں اور بحری جہازوں کے ذریعے پوری

بڑی سی جیپ میں بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے جنگل کے اندر بنی ہوئی ایک پختہ اور وسیع سڑک پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سلاگو تھا جب کہ عمران اس کے ساتھ اور عقب میں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے درمیان اس طرح سکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے دو بڑوں کے درمیان کوئی بچہ پھنسا ہوا بیٹھا ہو۔ ان کی جیپ کا رخ راچو شو قصبے کی طرف تھا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کے چہروں پر ایکریمی میک تھا جبکہ سلاگو کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا۔ البتہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی اصلی شکلوں میں تھے۔ سلاگو کے طیارے پر وہ سب پرواز کرتے ہوئے ہوکومو پہنچے تھے۔ جہاں سے ٹرین کے ذریعے وہ قریبی سٹیشن چاکو شو پہنچے تھے۔ چاکو شو سٹیشن لکڑی کی ترسیل کے لئے مشہور تھا۔ سٹیشن کے ساتھ ہی ایک کافی بڑی آبادی تھی۔ یہاں سلاگو کا ایک واقف رہتا تھا۔ جو لکڑی کے کاروبار سے منسلک تھا۔ سلاگو نے اس سے لکڑی کے کاروبار

کے سلسلے میں سب کچھ پوچھ لینے کے بعد خود اس کا روپ دھار لیا تھا اور اس وقت وہ اسی کی جیپ میں بیٹھے ہوئے راچو شو کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اُسی واقف کے ذریعے انہوں نے چاکو شو سے ضروری اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ اور لباس وغیرہ بھی۔ مشین پسٹل ان سب کی جیبوں میں تھے جب کہ دوسرا اسلحہ اور کھلی ہوئی مشین گنیں دو بڑے تھیلوں میں بند تھیں اور یہ دونوں تھیلے جوزف اور جوانا کی تحویل میں تھے۔ سلاگو نے اپنے واقف کو ایک بھاری رقم دے کر ایک ماہ کے لئے ہوکیڈو تفریح کے لئے بھیج دیا تھا۔

"تمہارا نیا نام بڑا مشکل سا ہے۔ سلاگو کیا نام ہے۔ شوکوچی شی گی چی گی۔ ایسا ہی تھا ناں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس تھوڑا سا فرق پڑ گیا ہے۔ عمران صاحب میرے دوست کا نام شوگوچی شی گوچی ہے۔ ویسے وہ عام طور پر شوگوچی کے نام سے مشہور ہے آپ بھی یہی نام لیا کریں" ــــــ سلاگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مسٹر شوگوچی میری ایک بات سن لو کہ اب یہاں پہنچنے کے بعد ہمیں اب مسلسل ایکشن کرنا پڑے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میجر پرمود بھی ہماری طرح درست لائن آف ایکشن کی تلاش میں لگا ہوا ہو گا اور جیسے ہی اُسے یہ لائن ملی۔ اس کے بعد وہ اپنی مخصوص فطرت کے مطابق جیٹ جہاز کی رفتار سے مشن پر کام شروع کر دے گا۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ جیٹ جہاز ایئرپورٹ سے مال لے کر واپس بلگارنیہ بھی پہنچ جائے اور ہم بیل گاڑی پر سوار جنگل کی سیر ہی کرتے رہ جائیں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اُسے لائن آف ایکشن ملے گی تو اس کی رفتار بھی بڑھے گی وہ تو ابھی شوچو کو ہی تلاش کرتا پھر رہا ہو گا" ــــــ سلاگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس غلط فہمی میں نہ رہ جانا سلاگو وہ انتہائی ذہین اور تیز طرار ایجنٹ ہے۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ ہم جب لیڈی تکاشو کے پاس پہنچیں تو وہ پہلے وہاں اس کی مہمان نوازی کا لطف اٹھانے میں مصروف ہو" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلاگو نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد راچو شو قصبے کے آثار نظر آنے لگے۔ اب سڑک کے اطراف میں بڑے بڑے احاطوں میں لکڑی کے ڈھیر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ قصبے میں داخل ہوئی اور سلاگو جو چان کے دفتر کے ساتھ ساتھ اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی معلوم کر چکا تھا۔ اس لئے اس کی جیپ کا رخ چان کی رہائش گاہ کی طرف تھا۔ جو قصبے کے ایک کونے میں لکڑی کا بنا ہوا ایک خوبصورت مکان تھا۔ یہاں اس قصبے میں سب مکانات لکڑی کے ہی بنے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد چان کے مکان کی مخصوص نشانی انہوں نے چیک کر لی۔ جو سلاگو کے دوست نے اُسے بتائی تھی۔ اور سلاگو نے جیپ جا کر مکان کے لکڑی کے پھاٹک کے سامنے روک دی اور نیچے اُتر کر اس نے پھاٹک پر ہی ایک سائیڈ پر لگا ہوا کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سامنے عمارت میں سے ایک آدمی نکل کر پھاٹک کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ پھاٹک اور لکڑی کی چاردیواری چونکہ صرف چار فٹ اونچی تھی اس لئے اندر سے اصل عمارت اور لان سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا اور آنے والے کو دیکھتے ہی عمران اور سلاگو دونوں پہچان گئے کہ یہی چان ہے۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ سلاگو کے دوست شوگوچی سے معلوم کر چکے تھے۔ اس کے گھر پر مل جانے سے

عمران کے لبوں پر قدرے اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اوہ شوگوچی تم اور یہاں بغیر اطلاع دیئے" ___ جان نے پھاٹک کھولتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بڑی پارٹی آ گئی ہے۔ اور دھندہ بھی لاکھوں کا ہے۔ اس لئے میں دوڑا چلا آیا" ___ سلاگو نے شوگوچی کے لہجے میں کہا۔

"تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی ہے" ___ جان نے چونک کر کہا وہ اب غور سے سلاگو کو دیکھ رہا تھا لیکن ظاہر ہے اس پر میک اپ عمران کے ہاتھوں سے کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ کیسے میک اپ پہچان سکتا تھا۔ مجبوری یہ تھی کہ شوگوچی کا قد و قامت سلاگو جیسا ہی تھا اس لئے عمران اس کا میک اپ نہ کر سکتا تھا۔

"کئی دنوں سے گلا خراب ہے۔ علاج کرا رہا ہوں" ___ سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور جان نے سر ہلا دیا شاید وہ میک اپ نہ پہچان سکنے کی وجہ سے قدرے مطمئن ہو گیا تھا۔ اسی لمحے عمران بھی جیپ سے نیچے اتر آیا تھا۔

"ان سے ملو یہ ایکریمیا سے آئے ہیں۔ نارک سے وہاں انہیں وُڈ کنگ کہا جاتا ہے۔ ان کا نام چیف راجہ ہے" ___ سلاگو نے عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور جان نے آگے بڑھ کر عمران سے باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"مسٹر جان ایکریمیا میں میرے ذاتی دو جنگل ہیں ریاست آڈیکا میں۔ لیکن ہمارے جنگل میں وائٹ بیٹ پیدا نہیں ہوتا اور مجھے وائٹ بیٹ کا بہت بڑا ٹھیکہ مل گیا ہے۔ وائٹ بیٹ یہاں کافی مقدار میں ہے۔ مسٹر شوگوچی سے میری واقفیت تھی اس لئے میں یہاں ان کے پاس آیا ہوں۔ انہوں نے آپ کا نام لے دیا ہے کہ آپ بڑا سودا آسانی سے کرا سکتے ہیں" ___ عمران نے خالص ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ضرور ضرور۔ جتنی وائٹ بیٹ آپ چاہیں آپ کو مل سکتی ہے آئیے جیپ اندر ہی لے آئیے۔ میں ابھی دفتر سے آیا ہوں۔ اگر شوگوچی مجھے فون کر دیتا تو میں دفتر میں ہی رہتا" ___ جان نے کہا۔

"کوئی بات نہیں دفتر کی نسبت گھر میں سودا جلدی ہو جاتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے" ___ عمران نے کہا اور جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آئیے پھر" ___ جان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ عمران اور سلاگو دوبارہ جیپ میں سوار ہو گئے اور جیپ پھاٹک میں داخل ہو کر سیدھی عمارت کی ایک سائیڈ پر لکڑی کے بڑے سے شیڈ میں لے جا کر سلاگو نے روک دی وہاں پہلے ہی ایک جیپ کھڑی تھی۔ یہ شاید اس مکان کا پورچ تھا۔ جب وہ سب جیپ سے اترے تو جان پھاٹک بند کر کے ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کی نظروں میں جوزف اور جوانا کو دیکھ کر حیرت سی ابھر آئی تھی۔

"یہ میرا سیکرٹری ہے ٹائیگر۔ نام تو کچھ اور ہے لیکن جنگل کا انچارج ہے۔ اس لئے اسے میں ٹائیگر ہی کہتا ہوں۔ اور یہ دونوں ہیں جوزف اور جوانا۔ یہ میرے باڈی گارڈ ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایکریمیا میں ہر سرمایہ دار غیر محفوظ رہتا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور جان کی آنکھوں میں ابھر آنے والے شکوک کے سائے ختم ہو گئے۔

"میں سمجھتا ہوں جناب آئیے" ___ جان نے کہا اور عمارت کی طرف

بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں تھے جس میں خاصا شاندار فرنیچر تھا۔ کمرہ ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"آپ کے بچے بھی اس مکان میں رہتے ہیں" ____ عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے بیوی بچوں کا دھندہ نہیں پالا مسٹر رابجر۔ مجھے پابندی سے نفرت ہے۔ میں ہر قسم کی پابندی سے آزاد رہنا چاہتا ہوں۔ یہاں میرے دو ملازم ہیں اور میرے لئے کافی ہیں" ____ چان نے کہا۔

"گڈ واقعی آزادی بڑی نعمت ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ دونوں باہر جائیں ہم سودے کی بات کرنا چاہتے ہیں" ____ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے پیچھے مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"یس باس" ____ دونوں نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"بڑے کڑیل جوان ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے فولاد کے بنے ہوئے ہوں" ____ چان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ انسان کم اور روبوٹ زیادہ ہیں بس اشارہ ہی ان کے لئے کافی ہوتا ہے" ____ عمران نے کہا اور چان مسکرا دیا۔

"اب فرمائیے آپ کون سی شراب پسند کریں گے۔ مجھے قیمتی اور پرانی شراب پینے کا جنون ہے اس لئے میرے پاس تمام ورائٹی موجود ہے" ____ چان نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جو آپ کی نظروں میں سب سے اچھی ہو وہی پلا دیں" ____ عمران نے کہا اور چان مسکراتا ہوا ایک طرف لکڑی کی بنی ہوئی بار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شراب کی ایک بڑی بوتل اور چار جام اٹھائے واپس آ گیا۔ لیکن ابھی اس نے شراب اور جام میز پر رکھے ہی تھے کہ جوانا اندر داخل ہوا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا۔

"سودا مکمل ہو گیا ہے ماسٹر" ____ جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو بات بھی نہیں ہوئی" ____ چان نے قدرے سخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر چار قدم دور جا گرا۔ جوانا کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا اس کے سر پر جا پہنچا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس طرح ہوا میں اٹھا لیا جیسے کوئی بچہ کسی پلاسٹک کے کھلونے کو اٹھاتا ہے حالانکہ چان خاصے تن و توش کا آدمی تھا لیکن ظاہر ہے جوانا کے سامنے اس کی کیا حیثیت تھی اور جوانا نے اسے صوفے پر پٹخ دیا۔ چان کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"باس کی باتوں کا صحیح صحیح جواب دینا ورنہ ایک لمحے میں ہڈیاں توڑ کر رکھ دوں گا" ____ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ جوزف بھی جوانا کے ساتھ ہی اس کے صوفے کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

"یہ یہ سب کیا ہے" ____ چان نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی بھی تھی کہ یکلخت جوزف نے ہاتھ بڑھا

کر میز پر رکھی ہوئی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھولنے لگ گیا۔ عمران کا چہرہ یکلخت غصے سے رنگ بدلنے لگا۔ ٹائیگر بھی حیرت سے جوزف کی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سب یہی سمجھے تھے کہ شاید جوزف قیمتی شراب کو دیکھ کر اپنے آپ کو روک نہیں سکا اور اب شراب پینے لگا ہے لیکن دوسرے لمحے وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جب جوزف نے ڈھکن کھول کر شراب چان کے سر پر انڈیلنا شروع کر دی۔

"کیا کیا کر رہے ہو" ___ چان نے پھڑک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوانا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے یوں جیسے صوفے کے ساتھ نتھی کر دیا۔ اس کا چہرہ اور لباس شراب سے شرابور ہو گئے اور کمرے میں شراب کی تیز بُو پھیل گئی۔

"یہ بوتل اٹھا کر کوئی حرکت کر سکتا تھا اس لئے میں نے اسے خالی کر دیا ہے" ___ جوزف نے خالی بوتل کو فرش پر پٹختے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"مسٹر چان اگر تم واقعی عبرتناک موت نہیں مرنا چاہتے تو بتاؤ کہ لیڈی ٹکا شو کو یہاں کیسے بلایا جا سکتا ہے" ___ عمران نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ٹکا شو۔ کون لیڈی ٹکا شو" ___ چان نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر جوانا کا زوردار تھپڑ پڑا۔ اور وہ تھپڑ کھا کر بائیں طرف کو اچھلنے ہی لگا تھا کہ دوسری طرف سے جوزف کا تھپڑ پڑا۔ اور چان اس طرح دوبارہ درمیان میں آ گیا جیسے اس نے اپنی جگہ سے حرکت ہی نہ کی ہو لیکن اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے بہہ نکلے تھے اور آنکھوں اور چہرے سے شدید دہشت نمایاں ہو گئی تھی۔ وہ یقیناً ان دونوں دیووں سے

خوفزدہ ہو چکا تھا۔

"دوبارہ سوال دوہراؤں۔ اور یہ بھی سن لو کہ ابھی تم سے رعایت ہو رہی ہے ورنہ یہ جوانا پہلے ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑتا ہے پھر سوال کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ بولو" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ وہ یہاں نہیں آتی۔ آ ہی نہیں سکتی" ___ چان نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"برائٹ سٹون کہاں رکھا گیا ہے" ___ عمران نے یکلخت سوال کیا تو چان ایک بار پھر حیرت بھرے انداز میں اچھلا ہی تھا کہ ایک بار پھر جوانا کے تھپڑ اور جوزف کے پنچ نے اسے دوبارہ سیدھا کر دیا۔ لیکن اب اس کے دونوں گالوں پر زخم نظر آنے لگے تھے اور چہرہ تکلیف کی شدت سے اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔

"سیدھی طرح جواب دو ماسٹر کے سوال کا۔ زیادہ اچھلنے یا حیرت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ___ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب بب۔ برائٹ سٹون لیڈی کے پاس ہے" ___ چان نے جواب دیا۔

"سنو ہم نے وہ برائٹ سٹون حاصل کرنا ہے۔ ہر صورت اور ہر قیمت پر۔ بولو۔ کس طرح یہ ہمیں حاصل ہو سکتا ہے" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم تم مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم" ___ چان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوانا ابھی سودا مکمل نہیں ہوا" ___ عمران نے کہا تو دوسرے لمحے چان بُری طرح چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر آ گرا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کی لات گھومی اور چان کے حلق سے اس قدر

زوردار اور روح فرسا چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ چان پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح فرش پر پھڑکنے لگا۔ جوانا نے دوبارہ لات اٹھائی ہی تھی کہ چان چیخ پڑا۔

"مت مارو میں بتاتا ہوں بتاتا ہوں مجھے چھوڑ دو مت مارو"۔۔۔۔۔ چان نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا۔ اور ایک بار پھر صوفے پر پٹخ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چان اس طرح بولنے لگا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر آن ہو گیا ہو۔ وہ تفصیل سے اس راستے کے متعلق بتا رہا تھا جو ہیڈ کوارٹر کو جاتا تھا۔

"اس ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ راستے میں اور وہاں کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن جب جواب میں چان نے انتظامات کی تفصیل بتائی تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"سنو چان۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو مجھے کوئی ایسا راستہ بتاؤ جس سے ہم بغیر کسی چکر میں الجھے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"و۔۔۔ وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے ۔۔۔ وعدہ کرو"۔۔۔۔ چان نے کہا۔

"وعدہ رہا۔ اور یہ بھی سن لو کہ جس طرح میں وعدے کا پابند ہوں اسی طرح دھوکہ دینے والے کو پاتال میں سے بھی گھسیٹ کر عبرتناک موت مار سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم ہم میں سمجھ گیا ہوں سنو میں کوئی دھوکہ نہ کروں گا۔ لیڈی تکاشو کا خصوصی ہیلی کاپٹر ہر ہفتے ہوکیڈو جا کر ان کے لئے شراب اور دوسری ضروریات کی چیزیں لے جاتا ہے۔ وہ میرے پاس ضرور ٹھہرتا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر میں ایسے آلات نصب ہیں کہ راستے میں موجود آلات اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ آموکے ساتھ لیڈی صاحبہ کا خاص اسسٹنٹ جوشامو بھی ہوتا ہے۔ ہیلی کاپٹر بہت بڑا ہے تم سب اس میں سوار ہو سکتے ہو۔ ہیلی کاپٹر آتے ہی دو تین گھنٹے رہتے ہیں۔ میں اس لئے دفتر سے جلدی اٹھ آیا تھا تاکہ آموں اور جوشامو دونوں کے لئے ان کا پسندیدہ کھانا تیار کرا سکوں۔ وہ میرے پاس رک کر کھانا کھاتے ہیں اور شراب پینے کے بعد یہاں سے جاتے ہیں۔ ان کو تم کس طرح کور کرتے ہو۔ یہ تمہارا کام ہے۔ البتہ تم مجھے باندھ کر یہاں ڈال دو۔ تاکہ لیڈی کو رپورٹ ملے تو یہی ملے کہ میں بے بس تھا ورنہ وہ مجھے بھی مار ڈالے گی"۔۔۔۔ چان نے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ چان نے واقعی بہترین ترکیب بتائی تھی۔

"او۔ کے جوزف یہاں رسی ڈھونڈو اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"رسی۔ ادھر الماری میں پڑی ہے"۔۔۔۔ چان نے خود ہی ایک طرف موجود الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جوزف تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد چان کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔ اور منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔

"ان ملازموں کا کیا ہوا۔ بیہوش ہیں یا"۔۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ختم کر دیا ہے میں نے انہیں گردنیں توڑ کر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور عمران مسکرا دیا اسے معلوم تھا کہ جوانا کو انسانی گردنیں توڑنے میں بے حد لطف

آتا ہے اور اب نجانے کتنے عرصے بعد اُسے یہ موقع ملا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد باہر سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے انہیں اشارہ کیا اور وہ سب دروازے کی سائیڈ میں جا کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب کہ جوزف نے چان کو، جو دروازے کے سامنے پڑا ہوا تھا، اٹھا کر ایک طرف ڈال دیا تھا۔ عمران سائیڈ پہ بنی ہوئی کھڑکی کا پردہ ہٹا کر باہر دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد احاطے میں ایک بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر زمین پہ اُترا۔ خاکی رنگ کا یہ ہیلی کاپٹر مخصوص ساخت کا تھا۔ اس کے اوپر جنگلات کے تحفظ کرنے والے محکمے کا خاص نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے نیچے ایک بڑا سا سُرخ دائرہ تھا۔ ہیلی کاپٹر سے دو آدمی باہر آئے۔ اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ ان دونوں میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس کا میک اپ وہ خود یا اس کا کوئی ساتھی کر سکتا۔

"آج چان باہر نہیں آیا" ____ ان میں سے ایک نے کہا۔

"شراب زیادہ پی گیا ہو گا" ____ دوسرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ دیکھو شوگوچی کی جیپ بھی کھڑی ہے۔ وہ یقیناً شوگوچی سے کسی سودے کے چکر میں اُلجھا ہوا ہو گا۔ کاروبار میں پورا یہودی ہے" ____ پہلے نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ جوزف اور جوانا دروازے کی دونوں سائیڈوں پر کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی وہ دونوں یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوزف اور جوانا نے ایک ایک کو اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی لاتیں حرکت میں آئیں اور ایک بار پھر ان دونوں کی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ پسلیوں میں خوفناک ضربیں

کھا کر وہ دونوں یکلخت بے حس و حرکت ہو گئے تھے۔

"انہیں باندھ کر صوفوں پر بٹھاؤ۔ میں اس ہیلی کاپٹر کا جائزہ لے لوں" ____ عمران نے کہا اور تیزی سے کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ ہیلی کاپٹر میں داخل ہو کر اس نے بڑی تفصیل سے اس کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ واقعی ہیلی کاپٹر کے اندر جدید ساخت کے سائنسی آلے جگہ جگہ نصب تھے۔ عمران انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ کچھ کو تو وہ دیکھتے ہی پہچان گیا تھا لیکن کچھ اس کے لئے نئے تھے۔ وہ ان کی ساخت پر غور کرتا رہا۔ کیونکہ یہ آلات نئے تھے اس لئے ان پر کاشن بھی موجود تھے۔ جب ان کاشنز کی مدد سے اس نے ان کی کارکردگی کو چیک کر لیا تو پھر وہ ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں شراب کی دس پیٹیوں کے ساتھ ساتھ چار اسلحے کی پیٹیاں بھی موجود تھیں اور ایک بڑا سا تھیلا بھی۔ عمران نے وہ تھیلا اٹھایا اور اُسے سیٹ پر اُلٹ دیا۔ دوسرے لمحے دو مختلف کمپنیوں کی پرفیوم کی بوتلیں دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ آئی۔ اس نے دونوں بوتلیں اٹھائیں اور انہیں جیب میں ڈال لیا۔ باقی کھانے پینے کا سامان اور دوسرا ایڈیز میک اپ کا سامان تھا۔ عمران نے سارا سامان واپس تھیلے میں ڈالا اور تھیلا اپنی جگہ رکھ کر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اُتر آیا۔ جب وہ اس کمرے میں داخل ہوا تو وہ دونوں جن کے نام چان نے ہمو اور جوشامو بتائے تھے۔ صوفوں پر بندھے ہوئے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"جوزف تم باہر جا کر ٹھہرو۔ جیب سے اسلحہ بھی نکال لینا۔ ہو سکتا ہے کوئی اچانک آجائے" ____ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف منہ میں موجود لولی پوپ کی فولادی ڈنڈی ہلاتا تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"پہلے اس چان کے منہ سے کپڑا نکالو۔ تاکہ یہ ان کا تعارف کرا سکے" ____

عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر پہلے فرش پر پڑے ہوئے چان کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اس صوفے پر بٹھا دیا جس پر وہ دونوں موجود تھے اور پھر اس کے منہ میں ٹھنسا ہوا کپڑا نکال لیا۔ چان پہلے چند لمحے تو لمبے لمبے سانس لے کر اپنا رکا ہوا سانس بحال کرنے لگا۔

"یہ دائیں طرف والا آمو ہے پائلٹ اور یہ بائیں طرف والا جوشامو ہے لیڈی کا خاص اسسٹنٹ" ——— چان نے کہا۔

"کس قسم کا خاص اسسٹنٹ۔ تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"جوشامو لیڈی کے بے حد قریب ہے۔ اس کا محافظ بھی ہے اور سیکرٹری بھی۔ وہیں لیڈی کے پاس ہی رہتا ہے" ——— چان نے جواب دیا۔

"تم نے لیڈی ٹکاشو کو دیکھا ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں صرف ایک بار دیکھا تھا۔ وہ یہاں آئی تھیں۔ لمبے قد اور بھاری جسم کی عورت ہیں لیکن انتہائی ظالم اور سفاک ہیں۔ انسانی جان تو ان کی نظروں میں مکھی سے بھی کم حیثیت رکھتی ہے" ——— چان نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا جیسے لیڈی کے تصور سے ہی خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"اس کا حلیہ بتاؤ" ——— عمران نے کہا اور چان نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"وہاں ہیڈ کوارٹر میں لیڈی اکیلی رہتی ہے یا اور عورتیں بھی ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"اور وہاں کوئی عورت نہیں ہے اور لیڈی بھی اپنے مخصوص رہائشی حصے سے باہر نہیں آتیں اور اس رہائشی حصے کی سختی سے حفاظت کی جاتی ہے" ———

چان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اسے آف کر دو" ——— عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرے لمحے چان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوانا نے ایک لمحے میں اس کی گردن اس طرح توڑ دی تھی جیسے کوئی چٹکی میں رکھ کر ماچس کی تیلی توڑ دیتا ہے۔

"اب اس جوشامو کو ہوش میں لے آؤ" ——— عمران نے کہا اور جوانا نے زوردار تھپڑ جوشامو کے چہرے پر جڑ دیا۔ ایک ہی تھپڑ کافی رہا اور جوشامو نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"گگ گگ کون ہو تم" ——— اس نے حیرت اور خوف سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس کی نظریں چان کی لاش پر جم گئیں۔

"تم نے دیکھا چان کا حشر۔ مسٹر جوشامو۔ اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو تمہاری گردن بھی اسی طرح توڑ دی جائے گی" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک کیا تعاون" ——— جوشامو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم لیڈی ٹکاشو کے اسسٹنٹ ہو اور اس کے ساتھ رہتے ہو۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ لیڈی ٹکاشو کی رہائش گاہ پر کون کون سے حفاظتی اقدامات کیے گئے ہیں" ——— عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"لیڈی ٹکاشو کون لیڈی ٹکاشو" ——— جوشامو نے اس طرح حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا جیسے اس نے یہ نام ہی زندگی میں پہلی بار سنا ہو۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فضا میں کسی گیند کی طرح اچھلا اور پھر ایک دھماکے کے اور زوردار چیخ کے ساتھ بجتے فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ اسی لمحے جوانا کی لات گھومی

اور جوشامو کی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ناک اور منہ سے خون کسی فوارے کی طرح پھوٹ پڑا۔

"ارے ذرا ہاتھ ہلکا رکھو جوانا" ـــــ عمران نے کہا اور جوانا نے سے گردن سے پکڑ کر ایک زوردار تھپڑ پھر اس کے چہرے پر جڑا اور اُسے دوبارہ صوفے پر پٹخ دیا۔

"یہ آسانی سے نہیں مانا کرتے ماسٹر" ـــــ جوانا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بولو بتاتے ہو یا ...." عمران نے انتہائی دہشت زدہ جوشامو سے مخاطب ہو کر کہا جس کا پورا جسم بُری طرح لرز رہا تھا۔

"بب بب بتاتا ہوں" ـــــ جوشامو کے حلق سے رُک رُک کر نکلا اور واقعی اس نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"اوکے ان دونوں کو بھی فنش کر دو" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا اور چند لمحوں بعد ہی دونوں کی گردنیں بھی ٹوٹ چکی تھیں۔

"جن انتظامات کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ اگر ہم انہیں ناکارہ کرنے کے چکر میں پڑ گئے تو بیحد وقت ضائع ہو گا۔ ہیلی کاپٹر میں اسلحہ بھی موجود ہے اور ہماری جیپ میں بھی مزید اسلحہ اس چیان کے مکان سے بھی لازماً مل جائے گا۔ اور ہیلی کاپٹر میں جو آلات لگے ہوئے ہیں اس کی مدد سے ہم آسانی سے لیڈی تکاشو کے ہیڈ کوارٹر تک بھی پہنچ جائیں گے۔ اس لئے وہاں پہنچتے ہی ہم نے ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے۔ تیز اور مسلسل ایکشن۔ جو نظر آئے اڑا دو۔ تباہ کر دو" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سب ساتھیوں کے چہروں پر چمک آ گئی کیونکہ وہ سب بھی فطری طور پر ڈائریکٹ ایکشن کے ہی زیادہ قائل تھے۔

تیز رفتار لانچ اپنی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی دور سے نظر آنے والے ساحل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ لانچ پر میجر پرمود کے ساتھ کیپٹن توفیق، کیپٹن آصف اور اس کے تین ساتھی تھے۔ ان سب کے جسموں پر چست لباس تھے اور کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان سب کی جیبیں انتہائی طاقتور اور خوفناک بموں سے بھری ہوئی تھیں۔ جو مشین گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکا رکھی تھیں۔ وہ بالکل نئی ساخت کی تھیں۔ اس کے اندر ڈبل سسٹم رکھا گیا تھا۔ ایک بٹن دبتے ہی مشین گن میزائل گن میں تبدیل ہو جاتی تھی۔ اس میں چھوٹے چھوٹے کیپسول نما میزائل میگزین کے طور پر استعمال ہوتے تھے جن کی تباہ کاری کا دائرہ کار انتہائی وسیع تھا۔ ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھے لیکن اپنے میک اپ سے وہ پھٹے ہوئے غنڈے اور زیر زمین دنیا کے افراد لگتے تھے۔ میجر پرمود نے انہیں متبادل ٹائپ کی پلاننگ سمجھا دی تھی۔ میجر پرمود کا کہنا تھا کہ پہلے تو وہ منشیات کے ایک بڑے سونے سے

کا نام لے کر اس لیڈی ٹکاشو سے ملنے کی کوشش کرے گا لیکن اگر یہ ممکن نہ ہوا تو پھر وہ ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے لیڈی ٹکاشو تک پہنچیں گے۔ تھوڑی دیر بعد ساحل قریب آگیا اور پھر کنارے پر مچھیروں کی پھیلی ہوئی جھونپڑیوں کے عقب میں پختہ عمارتیں بھی نظر آنے لگیں۔ ایک طرف گھاٹ سا بنا ہوا تھا۔ اور گھاٹ پر اس وقت تین لمبے تڑنگے آدمی کھڑے ان کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ لانچ کو کیپٹن آصف ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے لانچ کا رخ بھی اس گھاٹ کی طرف کر دیا تھا کیونکہ صبح ابھی ہوئی تھی اور چڑھتے ہوئے سورج کی روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی۔ ایسے وقت میں چھپ کر چلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ چند لمحوں بعد لانچ گھاٹ پر لگ گئی۔ کیپٹن آصف نے جلدی سے اسے ہک کیا اور پھر میجر پرمود سب سے آگے اور باقی ساتھی اس کے عقب میں گھاٹ پر پہنچ گئے۔

"کون ہو تم" ــــــ گھاٹ پر کھڑے ایک لمبے تڑنگے جاپانی نے غراتے ہوئے پوچھا۔ اس کے ماتھے پر بھی سرخ پٹی بندھی ہوئی تھی اور کمر پر بھی سرخ رنگ کا کپڑا بیلٹ کے طور پر بندھا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے بھی وہ خاصا سخت مزاج لگ رہا تھا۔

"میرا نام کاشاکی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ اگر تم جانتے ہو تو بتا دوں کہ ہمارا تعلق برائٹ سن سے ہے۔ ہم لیڈی ٹکاشو سے ایک بڑا سودا کرنے آئے ہیں۔ تمہارا کیا نام ہے" ــــــ میجر پرمود نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ برائٹ سن ــــــ تم برائٹ سن کے آدمی ہو" ــــــ اس سرخ پٹی والے کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکی سی گھبراہٹ کے آثار

بھی نمودار ہو گئے کیونکہ پرمود بھی جانتا تھا کہ برائٹ سن ایکریمیا اور یورپ میں مافیا کی ٹکر کی تنظیم تھی بلکہ اب تو منشیات کے کاروبار میں اس نے کئی جگہوں پر مافیا کی اجارہ داری کو بھی ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سرخ پٹی والا برائٹ سن کا نام سن کر گھبرا گیا تھا۔

"میرا نام جوکھو ہے اور میں یہاں اس بستی کا سردار ہوں" ــــــ اس سرخ پٹی والے نے کہا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا۔ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا۔

"صرف مچھیروں کے سردار ہو یا لیڈی ٹکاشو سے بھی کوئی تعلق ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس کے کسی آدمی سے ہماری بات کرا دو" ــــــ میجر پرمود نے کہا۔

"لیڈی ٹکاشو کا آدمی کارکیشو ہے۔ آؤ میں تمہیں اس کے پاس لے چلتا ہوں وہ مچھلیاں سکھانے والے کارخانے کا مالک ہے" ــــــ جوکھو نے کہا اور میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ جوکھو کی رہنمائی میں چلتے ہوئے بستی کے ٹیڑھے میڑھے راستوں سے گزرتے ہوئے ایک بڑے سے احاطے کے سامنے پہنچ گئے جس کی ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا دفتر بنا ہوا تھا۔ اس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ اور دفتر کا دروازہ بند تھا۔

"ان کا تعلق برائٹ سن سے ہے۔ یہ لیڈی صاحبہ سے بڑا سودا کرنے آئے ہیں۔ کارکیشو کو اطلاع دو" ــــــ جوکھو نے آگے بڑھ کر مسلح افراد میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ" ــــــ اس نے غور سے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے جوکھو سے کہا اور جوکھو منہ بناتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اندر باس موجود ہے۔ چلے جائیں" ___ اس مسلح آدمی نے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ میجر پرمود اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک کاؤنٹر سا تھا۔ جس کے پیچھے ایک نوجوان سامنے ایک رجسٹر کھولے بیٹھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی اندھے شیشے کا بنا ہوا ایک بڑا سا کیبن تھا۔ جس پر ٹکاشو کا نام سرخ رنگ کے حروف سے لکھا ہوا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ نوجوان چونک پڑا۔

"ہم برائٹ سن کے آدمی ہیں۔ تمہارے باس سے بات کرنی ہے۔ ایک لمبے سودے کی" ___ میجر پرمود نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ___ اس نوجوان نے غور سے میجر پرمود کے کاندھے سے لٹکی ہوئی نئی ساخت کی گن کو دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کاؤنٹر کی سائیڈ سے جا ٹکرایا۔ میجر پرمود کے زوردار تھپڑ اور اس نوجوان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بدتمیزی سے بات کرتے ہو نانسنس" ___ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اندھے شیشے کے دروازے کو ایک جھٹکے سے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک دفتر کا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک جاپانی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کون ہو۔ اور بغیر اطلاع دیئے" ___ اس نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آدمی نے بھی تمہاری طرح بدتمیزی سے بات کی تھی اور اب وہ کاؤنٹر پر پڑا کراہ رہا ہوگا۔ تمہیں بھی میں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں آئندہ اگر تم نے بدتمیزی کی جرأت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ کر رکھ دوں گا سمجھے۔ میرا نام کاشاکی ہے باہر میرے ساتھی بھی موجود ہیں اور ہمارا تعلق برائٹ سن سے ہے۔ ہم ایک بڑے سودے کے لئے لیڈی ٹکاشو سے ملنے آئے ہیں" ___ میجر پرمود نے غراتے ہوئے انداز میں کہا اور میز کے سامنے کرسی گھسیٹ کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"ہونہہ تو تمہارا تعلق برائٹ سن سے ہے۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس" ___ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے نجانے کس طرح اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھا ہوا تھا۔

میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کارڈ نکال کر اس نے اس آدمی کے سامنے بڑے لاپرواہ انداز میں پھینک دیا۔ کارڈ پر سنہرے رنگ کا سورج بنا ہوا تھا جس کے چاروں طرف کرنیں باہر کو نکل رہی تھیں۔ نیچے ایک گھوڑا تھا جو اوپر سر اٹھائے سورج کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میجر پرمود نے ہوکیڈو سے روانگی سے پہلے ہی یہ سب انتظامات کر لئے تھے۔ ویسے یہ کارڈ اصلی تھا جو بلگارنیہ کی مقامی ایجنسی نے اسے حاصل کر کے دیا تھا۔ اس آدمی نے کارڈ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا پھر اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا ٹیبل لیمپ جلایا اور کارڈ کو اس کے سامنے کر دیا۔ گھوڑے کا رنگ یکلخت تبدیل ہو گیا وہ اب سنہرے رنگ کی بجائے نیلے رنگ کا نظر آ رہا تھا جس کے اندر سنہرے رنگ کی لمبی لمبی سی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے کارڈ اصلی ہے اور اصلی کارڈ ہونے کا یہی مطلب ہے کہ

واقعی تمہارا تعلق برائٹ سن سے ہے۔ میرا نام کارکیشو ہے اور میں لیڈی تکاشو کا با اختیار ایجنٹ ہوں۔ بولو کیا چاہیے تمہیں" ـــــ کارکیشو نے کارڈ واپس پرمود کی طرف پھینکتے ہوئے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کارڈ واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"لیڈی تکاشو سے بات کراؤ یا ملاقات کراؤ۔ یہ سودا تم جیسے چھوٹے ایجنٹوں کے ذریعے نہیں ہو سکتا" ـــــ میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر کاشاکی۔ ایسا تو ناممکن ہے۔ نہ ہی لیڈی تکاشو کسی اجنبی سے ملتی ہیں اور نہ ہی کسی سے بات کرتی ہیں۔ ان کے تمام کاروبار کا انچارج میں ہوں۔ اس لئے اگر واقعی برائٹ سن تکاشو گروپ کے ساتھ کوئی سودا کرنا چاہتا ہے تو یہ سودا میرے ذریعے ہی ہو سکتا ہے" ـــــ کارکیشو نے سرد لہجے میں کہا۔

"مسٹر کارکیشو میں مذاق نہیں کر رہا۔ برائٹ سن تمہارے سٹور میں موجود تمام منشیات بیک وقت خریدنا چاہتا ہے۔ برائٹ سن اور مافیا کے درمیان ایک میں مقابلہ شروع ہو گیا ہے اور ہم اس مقابلے میں منشیات کے ڈھیر مارکیٹ لگا دینا چاہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تکاشو گروپ کے پاس ایک لاکھ پونڈ منشیات بھی سٹور ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی۔ ہم سب خرید چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی کیش پہ۔ لیکن اتنا بڑا سودا اور اتنی کیش رقم ہم تمہا حوالے نہیں کر سکتے۔ اس لئے سوچ لو اگر تم لیڈی سے ہماری بات کر سکتے ہو تو ٹھیک ورنہ ہم واپس چلے جاتے ہیں۔۔ یہی ہو گا کہ ہمیں ایک بجائے تین چار پارٹیوں سے سودا کرنا ہو گا" ـــــ میجر پرمود نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہمارے سٹور میں تو پانچ لاکھ پونڈ منشیات بھی ہو سکتی ہے" ـــــ کارکیشو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جتنی بھی ہو۔ اگر ریٹ طے ہو گیا تو ہم اٹھالیں گے" ـــــ میجر پرمود نے جواب دیا اور کارکیشو کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اُسے شاید پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بات اس کی رینج سے کہیں بڑی ہے۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں لیڈی سے" ـــــ کارکیشو نے کہا اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کی ایک سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ باکس میں سے سائیں سائیں کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔ میجر پرمود سمجھ گیا کہ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔

"ہیلو ہیلو کارکیشو بول رہا ہوں کارخانے سے۔ اوور" ـــــ کارکیشو نے دوسرا بٹن دباتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیڈی تکاشو سے بات کراؤ۔ میرے پاس برائٹ سن کا نمائندہ کاشاکی موجود ہے۔ میں نے اس کا کارڈ چیک کر لیا ہے وہ اصلی ہے۔ وہ سٹور میں موجود تمام مال کا کیش سودا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے لیڈی صاحبہ سے بات کراؤ اوور" ـــــ کارکیشو نے کہا۔

"یس اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز ابھری لیکن لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی شیرنی اس وقت غرا رہی ہو جب اس کے بچوں کی جان خطرے میں ہو۔

"کارکیشو بول رہا لیڈی تکاشو" ـــــ کارکیشو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل سے میجر پرمود سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

"او۔ کے میری بات کراؤ اوور" ـــــ لیڈی تکاشو نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس کاشا کی بول رہا ہوں سپیشل ایجنٹ براہٹ سن اوور" ـــــ میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذرہ برابر بھی لیڈی تکاشو سے مرعوب نہ ہوا ہو۔

"کتنا مال چاہیئے تمہیں اور کس کوالٹی کا اوور" ـــــ لیڈی تکاشو نے کہا

"تمام ٹاپ کوالٹی۔ اور جتنا بھی مال تمہارے پاس ہو۔ اوور" ـــــ میجر پرمود نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس اعلیٰ کوالٹی کا مال ہوتا ہے۔ گھٹیا ہم نہیں رکھا کرتے۔ سمجھے۔ اور ہمارے پاس تمہارے تصور سے بھی زیادہ مال ہے۔ تم بات کرو کتنا مال چاہیئے۔ اوور" ـــــ لیڈی تکاشو نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیڈی تکاشو براہٹ سن کو معلوم ہے کہ تمہارے پاس کتنا مال ہو سکتا ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ کا رعب ڈالنے کی کوشش نہ کرو۔ بولو کتنا مال ہے اور کیا ریٹ لوگی تھوک کا اوور" ـــــ میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا

"جاؤ ہم کوئی مال نہیں فروخت کرنا چاہتے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس باکس سے دوبارہ سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"تم نے لیڈی تکاشو کو ناراض کر دیا۔ اور شاید تم پہلے آدمی ہو گے جو اس کے باوجود زندہ بچ کر یہاں سے چلے جاؤ گے ورنہ لیڈی تکاشو کو ناراض کرنے والے تو سانس بھی نہیں لے سکتے" ـــــ کارکیشو نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے واپس دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے سودا کر کے جانا ہے۔ سمجھے چاہے جس طرح بھی ہو" ـــــ میجر پرمود نے اٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔

"اب سودا نہیں ہو سکتا مسٹر۔ لیڈی تکاشو ایک بار بگڑ جائے تو پھر قیامت بھی آ جائے تب بھی وہ سیدھے منہ بات نہیں کرتی۔ اس لئے خاموشی سے واپس چلے جاؤ تمہاری بہتری اسی میں ہے" ـــــ کارکیشو کا لہجہ بھی یکلخت بیحد سخت ہو گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ میز کے کناروں پر رکھے ہوئے تھے۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ میں جا کر چیف کو رپورٹ دے دیتا ہوں اس کے بعد چیف جانے اور لیڈی تکاشو" ـــــ میجر پرمود نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کارکیشو کا تنا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ میجر پرمود واپس مڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے کارکیشو چیختا ہوا میز کے پیچھے سے فضا میں اٹھا اور ایک دھماکے سے سائیڈ پر شیشے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ میجر پرمود نے گھومتے ہوئے اُسے گلے سے پکڑ کر سائیڈ پر اُچھال دیا تھا۔ کارکیشو نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ میجر پرمود نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے بوٹ کی ٹو ماری اور کارکیشو چیختا ہوا پلٹ کر دوبارہ دیوار سے ٹکرایا لیکن وہ خاصا جاندار آدمی تھا پلٹتے ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے سمٹا اور پھر واقعی جس طرح بجلی کا کوندا

پیکتا ہے۔ اس طرح وہ اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ میجر پرمود کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا۔ اور اس کا جسم تھپڑ کھا کر گھوما ہی تھا کہ میجر پرمود نے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر ڈالے اور ایک جھٹکے سے اس کا کوٹ اس کی آدھی پشت تک کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے اسے دیوار کی طرف زور سے دھکا دیا۔ اس بار کارکیشو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے دفتر گونج اٹھا۔ کوٹ کی وجہ سے کارکیشو اپنے بازوؤں کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور اس کی ناک پچک سی گئی۔

"اب چلو اور مجھے وہ سرنگ دکھاؤ جو سیدھی تمہاری اس لیڈی کے ہیڈ کوارٹر کو جاتی ہے" ـــــ میجر پرمود نے اسے گلے سے پکڑ کر بیرونی دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"تم ـــ تم زیادتی کر رہے ہو تم مارے جاؤ گے ـــ تم" ـــــ کارکیشو کے حلق سے کراہوں کے ساتھ ساتھ الفاظ بھی نکل رہے تھے لیکن میجر پرمود اسے گلے سے پکڑ کر دھکیلتا ہوا اس شیشے کے کمرے سے باہر لے آیا۔ کوٹ آدھی پشت تک اتر جانے کی وجہ سے کارکیشو اس بری طرح سے بے بس ہو چکا تھا کہ جیسے اس کے ہاتھوں کو ہتھکڑی میں جکڑ دیا گیا ہو۔ باہر پرمود کے ساتھی موجود تھے۔ اور وہ کاؤنٹر مین ایک طرف بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"توفیق ساتھیوں کو لے کر احاطے میں جاؤ اور سائلنسر لگے مشین پسٹلوں سے جتنے آدمی بھی نظر آئیں ہلاک کر دو" ـــــ میجر پرمود نے سرد لہجے میں باہر موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ تیزی سے ہال کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جو اندر احاطے میں کھلتا تھا۔

"یہ ـ یہ کیا کر رہے ہو تم" ـــــ کارکیشو نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن میجر پرمود نے اسے دھکا دے کر ایک صوفے پر دھکیل دیا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ سمجھے" ـــــ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا اور کارکیشو کوٹ کی وجہ سے پہلو کے بل صوفے پہ گرا تھا۔ جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ میجر پرمود کے ساتھی احاطے میں جا چکے تھے۔ کارکیشو کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر عجیب سی بے بسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن بہرحال وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد توفیق واپس کمرے میں آیا۔

"اندر چھ آدمی تھے سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں کوئی زندہ آدمی نہیں ہے" ـــــ توفیق نے آ کر کہا۔

"اسے پکڑ کر لے چلو اندر۔ میں آ رہا ہوں" ـــــ میجر پرمود نے کارکیشو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دوبارہ اس شیشے کے کیبن میں داخل ہو گیا۔ اس نے میز کی درازیں کھولیں اور ان کے اندر موجود تمام کاغذات نکال کر اس نے میز کے اوپر رکھ دیئے۔ میز کے دونوں کناروں پر مختلف رنگوں کے بے شمار بٹن موجود تھے۔ ان بٹنوں کو دیکھ کر میجر پرمود مسکرا دیا۔ کیونکہ جس انداز میں کارکیشو نے میز کے کناروں پہ ہاتھ رکھ کر اس سے سخت لہجے میں بات کی تھی اس سے ہی میجر پرمود سمجھ گیا تھا کہ لازماً میز کے کناروں پہ ایسے بٹن موجود ہوں گے جن کا تعلق اس کمرے میں نصب خفیہ اور ہلاکت خیز سسٹمز سے ہو گا یہی وجہ تھی کہ پہلے اس نے اس کے تنے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا کیا تھا اور پھر اسے سائیڈ پر اچھال دیا تھا اس طرح کارکیشو کو ان میں سے کوئی بٹن دبانے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ کاغذات

کا وہ سرسری مطالعہ کر کے انہیں ایک طرف پھینکتا گیا کیونکہ یہ سارے کاغذات منشیات کے کاروبار کے سلسلے میں اعداد و شمار پر مبنی تھے۔ میجر پرمود نے اب میز کی تینوں درازیں نکال کر باہر رکھ دیں اور اندر ہاتھ ڈال کر وہ کوئی خفیہ خانہ تلاش کرنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ سب سے نچلی دراز کے اندر ایک خفیہ خانہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس خانے کے اندر ایک تہہ شدہ کاغذ اور ایک ڈائری موجود تھی۔ لیکن ڈائری بھی انہی اعداد و شمار پر مبنی تھی۔ البتہ تہہ شدہ کھولتے ہی میجر پرمود چونک پڑا۔ کیونکہ اس کاغذ پر ایک نقشہ سا بنا ہوا تھا۔ یہ نقشہ ایک عمارت کا تھا۔ میجر پرمود غور سے اس کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اچانک ایک پوائنٹ پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس پوائنٹ پر اسے مدھم سے چند الفاظ لکھے ہوئے نظر آ رہے تھے اور یہی الفاظ اس نے ڈائری کے اندر ایک صفحے پر لکھے ہوئے بھی دیکھے تھے۔ اس نے ڈائری کھولی اور ایک بار پھر اسے چیک کرنے لگا۔ ایک صفحے پر واقعی وہی الفاظ موجود تھے۔ اس سے آگے کچھ نہ تھا۔ الفاظ بھی ایسے تھے جن کا کوئی سر پیر نہ تھا۔ میجر پرمود کافی دیر تک سوچتا رہا کہ شاید یہ کوئی مخصوص کوڈ ہو۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے ڈائری رکھی اور پھر دوسری دراز کے اندر ہاتھ ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد وہ یہاں بھی ایک خفیہ خانہ دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے اندر ایک اور ڈائری تھی اور پھر اس نے جیسے ہی یہ ڈائری باہر نکالی۔ وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ اس ڈائری کے اوپر وہی الفاظ موٹے قلم سے لکھے گئے تھے۔ اس نے جلدی سے ڈائری کھولی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک سی لہرا اٹھی۔ ڈائری کے اندر ایک اور نقشہ بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ باقاعدہ واضح اشارات

بنے ہوئے تھے۔ یہ راستہ جنگل کے اندر سے ہوتے ہوئے ایک عمارت پر ختم ہوتا تھا اور اس عمارت پر سٹور کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور تہہ خانے کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اور میجر پرمود فوراً اصل بات سمجھ گیا۔ پہلے تہہ شدہ کاغذ پر جو نقشہ تھا وہ ہیڈ کوارٹر کا تھا جب کہ یہ اس عمارت کا تھا جو اس ہیڈ کوارٹر کے اوپر تھی اور اس عمارت میں یقیناً منشیات کے سٹور رکھے گئے تھے۔ اس نے ڈائری اور تہہ شدہ کاغذ اٹھا کر جیب میں رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس شیشے والے کمرے سے نکلا اور ہال کے اندرونی دروازے سے ہو کر احاطے میں آ گیا۔ یہاں خشک مچھلیوں کے بڑے بڑے ڈھیر جگہ جگہ پڑے ہوئے تھے جن میں سے ناقابل برداشت بو نکل رہی تھی۔ اندر برآمدے میں چھ مقامی افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جب کہ اس کے ساتھی کارکیشو کے ساتھ برآمدے میں ہی کھڑے تھے۔ ایک سائیڈ پر گیراج سا بنا ہوا تھا جس کے اندر ایک بڑی جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی۔

"کارکیشو سٹور کو جنگل کی طرف سے جو راستہ جاتا ہے۔ اس کا نقشہ میں نے تمہاری میز کی خفیہ درازوں سے نکال کر دیکھ لیا ہے۔ اب ہم سرنگ کی بجائے اس راستے سے سٹور تک جائیں گے اور تم ہمارے ساتھ ہو گے اس لیے تمہاری اپنی جان کا تحفظ اس بات میں ہے تم مجھے بتا دو کہ راستے میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں" ـــــ میجر پرمود نے کارکیشو کے پاس جا کر کہا۔

"وہ۔ وہ راستہ ناقابل عبور ہے۔ وہاں ہر جگہ تکاشو گروپ کے مسلح افراد موجود رہتے ہیں۔ سنو میں تم سے سودا کر لیتا ہوں۔ میں بعد میں لیڈی کو منا لوں گا" ـــــ کارکیشو نے کہا۔

"آصف اس میں ابھی دم خم معلوم ہو رہا ہے۔ اس کی دو چار ہڈیاں توڑ

ڈالو"۔۔۔۔ پرمود نے کرخت لہجے میں ساتھ کھڑے آصف سے کہا تو آصف کارکیشو پہ اس طرح جھپٹا جیسے عقاب کسی چڑیا پہ جھپٹتا ہے۔ اور پلک جھپکنے میں اس نے اُسے اٹھا کر فرش پہ اس طرح پٹخ دیا جیسے قصائی بکری کو ذبح کرتے وقت زمین پہ گراتا ہے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں"۔۔۔۔ نیچے گرتے ہی کارکیشو نے چیخ کر کہا اور میجر پرمود نے آصف کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف کر دیا اور خود جھک کر اس نے زمین پہ پڑے کارکیشو کو گلے سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے دوبارہ کھڑا کر دیا۔

"سنو یہ تمہارے لئے آخری چانس ہے ورنہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری باتیں سنتا رہوں۔ جو کچھ بکنا ہے جلدی سے بک ڈالو"۔۔۔ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا اور پھر کارکیشو نے جو کچھ بتایا اس کا لب لباب یہ تھا کہ اس راستے پہ چار جگہوں پہ باقاعدہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں جن کے اندر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کے علاوہ دس دس میزائل گنوں سے مسلح آدمی بھی موجود تھے اور ان پہ واچ ٹاور بھی بنے ہوئے تھے اور یہاں ٹرانسمیٹر بھی تھے جن کی مدد سے یہ ہر معاملے کو دوسری چوکی سے باخبر رکھتے تھے۔ اس نے بتایا تھا کہ اس راستے سے سٹور سے مال نکال کر بندرگاہ پہ لے جایا جاتا تھا۔ میجر پرمود نے اس سے مزید سوالات کرنے کے بعد ساری باتیں پوچھ لیں تو اس نے اطمینان سے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے ٹھس کی آواز کے ساتھ کارکیشو کی کھوپڑی اڑ گئی۔

"وہ اندر کھڑی جیپ نکال لاؤ توفیق"۔۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور توفیق دوڑتا ہوا گیراج کی طرف بڑھ گیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بڑی سی جیپ

کھڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

چند لمحوں بعد وہ جیپ میں بیٹھے ہوئے اس احاطے سے نکل کر جنگل کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پہ توفیق تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر میجر پرمود بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پہ آصف اور اس کے تین ساتھی لدے ہوئے تھے۔ میجر پرمود توفیق کو راستہ بتاتا جا رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی گھنے جنگل کے اندر انسانی ہاتھوں سے بنے ہوئے ایک فراخ اور پختہ راستے پہ جیپ دوڑاتے آگے بڑھے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد انہیں دور سے پہلی چوکی نظر آنے لگ گئی۔ پھر راستے سے ذرا ہٹ کر ایک پختہ عمارت تھی۔ جس کی سائیڈ پہ باقاعدہ واچ ٹاور بنا ہوا تھا۔ سڑک پہ لوہے کا راڈ لگا ہوا تھا اور چار مشین گنوں سے مسلح افراد اس راڈ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔

"صرف ان کے انچارج کو زندہ رکھنا ہے۔ باقی سب کو بھون ڈالنا۔ واچ ٹاور کو بم سے اڑا دینا۔ لیکن اس وقت جب میں مخصوص اشارہ کروں"۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔ جیپ دوڑتی ہوئی تیزی سے چوکی کے قریب پہنچ گئی اور پھر توفیق نے جیسے ہی جیپ وہاں روکی چاروں مسلح افراد ان کے گرد پھیل گئے۔ ان چاروں کے چہروں پر شدید حیرت کے آثار تھے۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا انچارج کون ہے۔ اُسے بلاؤ"۔۔۔۔ میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اپنے متعلق بتاؤ ورنہ ایک لمحے میں سب کو بھون ڈالیں گے"۔۔۔

اس آدمی نے میجر پرمود سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"سنو ہمیں کارکیشو نے بھیجا ہے۔ ہمارا تعلق برائٹ سن سے ہے اور کارکیشو کے دفتر میں ٹرانسمیٹر پر ہماری لیڈی تکاشو سے بھی بات ہو چکی ہے۔ ہم نے سٹور میں مال چیک کرنا ہے اور پھر ہم نے بڑا سودا کرنا ہے۔ کارکیشو نے ایک پاس ورڈ بتایا ہے اور اپنی یہ جیپ ہمیں دے کر بھیجا ہے۔ یہ پاس ورڈ ہم نے صرف انچارج کو بتانا ہے۔ اس لئے اسے بلاؤ"۔۔۔۔ میجر پرمود نے نرم لہجے میں کہا۔

"تم سب نیچے اتر آؤ اور اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو۔ پھر میں تاکیشو کو بلاتا ہوں۔ مجھے یہ سارا معاملہ انتہائی مشکوک لگ رہا ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی آئے کرو مسٹر"۔۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔ اسی لمحے عمارت میں سے ایک جاپانی نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

"کیا معاملہ ہے یہ کون لوگ ہیں۔ جیپ تو کارکیشو کی ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکیشو مجھے یہ سارا معاملہ ہی انتہائی مشکوک لگ رہا ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔ اسی لمحے تاکیشو ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا بات ہے کون لوگ ہو تم"۔۔۔۔ تاکیشو نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی بتلاتے ہیں تمہیں، فائر"۔۔۔۔ اچانک پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر تاکیشو کو پکڑا اور اپنے سینے کے سامنے کر کے اسے بازوؤں میں جکڑ کر پیچھے ہٹتا گیا۔ جیسے ہی پرمود کے حلق سے فائر کا لفظ نکلا۔ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں جیسے بجلی سی بھر گئی اور مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ چاروں مسلح افراد چیختے ہوئے زمین پر گرے۔ اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تین چار دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس واچ ٹاور کے پرخچے اڑ گئے۔ میزائلوں نے واقعی وہاں قیامت برپا کر دی تھی۔ اس کے ساتھی میزائل فائر کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور ایک بار تو جیسے وہاں قیامت سی برپا ہو گئی لیکن چند لمحوں بعد خاموشی طاری ہو گئی تاکیشو نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بیحد کوشش کی لیکن میجر پرمود نے اسے اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ باوجود بے پناہ کوشش کے وہ اپنے آپ کو نہ چھڑا سکا تھا۔

"باس۔ واچ ٹاور پر موجود دو آدمی اور اندر موجود تین آدمی بھی ہلاک ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ توفیق نے واپس دوڑ کر آتے ہوئے کہا۔ اور میجر پرمود نے ایک جھٹکے سے تاکیشو کو آگے کی طرف دھکیل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو لہرایا اور آگے کی طرف دوڑتے ہوئے تاکیشو کے پہلو میں میجر پرمود کا زوردار مکہ پڑا اور تاکیشو چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل زمین پر جا گرا۔ میجر پرمود نے اچھل کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات ماری اور تاکیشو جو سنبھل کر اٹھنا چاہتا تھا۔ چیخ مار کر دوبارہ دھماکے سے نیچے گرا۔ اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر عمارت کے اندر لے آؤ"۔۔۔۔ میجر پرمود نے توفیق سے مخاطب ہو کر کہا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میزائلوں سے عمارت کا بیرونی حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا لیکن اندرونی حصے کے کمرے محفوظ تھے۔ صحن میں تین افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور کیپٹن آصف

اپنے دو آدمیوں کے ساتھ وہاں موجود تھا۔

"اندر ٹرانسمیٹر ہو گا وہ ڈھونڈھ کر لے آؤ" ۔۔۔ میجر پرمود نے آصف سے کہا اور آصف سر ہلاتا ہوا اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گیا۔ اسی دوران توفیق بھی بیہوش تاکیشو کو اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اسے زمین پر ڈال دو اور رسی سے اس کے ہاتھ اور پیر باندھ دو" میجر پرمود نے توفیق سے کہا اور توفیق نے تاکیشو کو زمین پر پٹخا اور پھر بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کا گچھا نکال کر اس نے رسی کی مدد سے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر باقی ماندہ رسی سے اس کے پیر بھی باندھ دیئے۔ اسی لمحے آصف ایک باکس سا اٹھائے باہر آگیا۔

"باس صرف یہی باکس ہے۔ اس میں بٹن لگے ہوئے ہیں۔ باقی تو اندر کوئی ٹرانسمیٹر نہیں ہے" ۔۔۔ آصف نے کہا اور میجر پرمود اس باکس کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے کیونکہ ایسا ٹرانسمیٹر وہ کارکیشو کے پاس دیکھ چکا تھا۔

"ٹھیک ہے یہی ٹرانسمیٹر ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے آصف کے ہاتھ سے باکس لیتے ہوئے کہا۔

"توفیق اسے ہوش میں لے آؤ اور اس سے پوچھو کہ دوسری چوکی کا انچارج کون ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور توفیق نے پوری قوت سے بندھے پڑے تاکیشو کے پہلو میں لات ماردی۔ ایک لات کھاتے ہی تاکیشو ہوش میں آگیا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن توفیق نے ایک کر اس کے بال مٹھی میں جکڑے اور پھر اسے گھسیٹتے ہوئے وہ برآمدے کے ستون کے پاس لے گیا۔

"بولو دوسری چوکی کا انچارج کون ہے بولو" ۔۔۔ توفیق نے اس کا سر ستون سے ٹکراتے ہوئے کہا اور تاکیشو کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"بولو ورنہ سر توڑ دوں گا" ۔۔۔ توفیق نے دوسری ٹکر پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"باکونا ۔۔۔ باکونا ہے انچارج" ۔۔۔ تاکیشو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیہوش ہو گیا۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔

"ختم کر دو" ۔۔۔ میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا اور توفیق اٹھ کر کھڑا ہوا۔ جیب سے ریوالور نکالا۔ دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی بیہوش پڑے تاکیشو کی پیشانی میں سوراخ ہو گیا۔

میجر پرمود نے کارکیشو کے انداز میں ایک بٹن دبا دیا۔ اور باکس میں سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی میجر پرمود نے دوسرا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو تاکیشو کالنگ باکونا اوور" ۔۔۔ میجر پرمود کے حلق سے تاکیشو جیسی آواز نکلی۔

"یس باکونا اٹنڈنگ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اوور" ۔۔۔ باکونا کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"باکونا۔ برائٹ سن کی ایک پارٹی جس کا انچارج ایک آدمی کاشاکی ہے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ کارکیشو کی جیپ میں آ رہا ہے انہوں نے مال کا سودا کرنا ہے اور کارکیشو نے کہا ہے کہ اس نے لیڈر تکاشو سے اجازت

لے لی ہے۔ وہ سٹور میں جا کر مال کی کوالٹی چیک کریں گے اس لئے تم انہیں پاس آن کر دینا اوور" ــــــ میجر پرمود نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے اوور" ــــــ باکونا نے کہا۔

"میں نے کارکیشو سے بات کر لی ہے۔ اوور" ــــــ میجر پرمود نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور میجر پرمود نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کئے اور پھر باکس سمیت واپس مڑ گیا۔

"آؤ اب چلیں یہاں سے" ــــــ میجر پرمود نے کہا اور وہ سب تیزی سے بھاگتے ہوئے دوبارہ آ کر جیپ میں بیٹھے اور ایک بار پھر جیپ آگے راستہ پر دوڑنے لگی۔ آصف کے ایک آدمی نے لوہے کا وہ راڈ اٹھا دیا تھا۔ اور پھر بھاگ کر جیپ پر چڑھ آیا تھا۔

تقریباً چار کلومیٹر تک مسلسل جیپ دوڑنے کے بعد انہیں دور سے پہلے جیسی ایک اور چوکی نظر آنے لگی۔ یہاں بھی سڑک پر لوہے کا راڈ لگا ہوا تھا لیکن اس کے ساتھ چھ مسلح افراد کھڑے تھے جن میں سے پانچ کے تو ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جب کہ ایک کے مشین گن کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی اور میجر پرمود سمجھ گیا کہ یہی باکونا ہو گا۔ دوسری چوکی کا انچارج۔ توفیق نے جیپ راڈ کے قریب جا کر روک دی اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے تیزی سے باہر آ گئے۔

"تم میں سے کاشاکی کون ہے" ــــــ اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور اس کی آواز سنتے ہی میجر پرمود سمجھ گیا کہ اس کا اندازہ درست ہے۔ وہ باکونا کی آواز پہچان گیا تھا۔

"میں ہوں کاشاکی" ــــــ میجر پرمود نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ مجھے معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ میں تمہارے سامنے خود کارکیشو سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے تمہارے آنے سے پہلے اُسے کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن رابطہ قائم نہیں ہو سکا شاید وہ فیکٹری سے باہر گیا ہوا تھا۔

"تم ہو انچارج باکونا" ــــــ میجر پرمود نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں" ــــــ باکونا نے چونک کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے کر لو بات" ــــــ میجر پرمود نے کہا اور باکونا اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا کہہ کر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ میرے ساتھ" ــــــ باکونا نے مڑتے ہوئے میجر پرمود سے کہا اور میجر پرمود سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس کے باقی ساتھی وہیں کھڑے رہے کیونکہ میجر پرمود نے انہیں ساتھ آنے کا نہ کہا تھا اور نہ اشارہ کیا تھا۔ عمارت کے اندر تین مسلح افراد برآمدے میں کھڑے تھے۔ باکونا میجر پرمود کو ساتھ لئے ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

"بیٹھو" ــــــ باکونا نے میز کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز کی سائیڈ سے ہو کر اس کے عقب میں رکھی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"تیسری چوکی کا انچارج کون ہے مسٹر باکونا" ـــــ میجر پرمود نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اچانک پوچھا۔

"تیسری چوکی کا۔ انتھوم ہے۔ کیوں" ـــــ باکونا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے ہی پوچھ رہا تھا" ـــــ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور باکونا نے سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور باکس نما ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"مسٹر باکونا" ـــــ اچانک میجر پرمود نے کہا اور پھر باکونا نے اس کی آواز سن کر جیسے ہی سر اوپر اٹھایا۔ میجر پرمود نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا۔ اس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی باکونا کے ریوالور دیکھ کر حیرت سے کھلے ہوئے منہ کے اندر گھسی اور باکونا جھٹکا کھا کر کرسی سمیت پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور پھر جیسے ہی کرسی دیوار سے ٹکرا کر آگے کی طرف آئی دوسری گولی باکونا کی پیشانی پر پڑی اور باکونا کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ میجر پرمود تیزی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو برآمدے میں موجود چار مسلح افراد اس کی طرف پشت کئے اکٹھے کھڑے باتوں میں مصروف تھے۔ ٹھک ٹھک کی مسلسل آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔ میجر پرمود نے تیزی سے سائلنسر لگا ریوالور جیب میں ڈالا اور ان میں سے ایک کی مشین گن اٹھا کر اس نے پہلے ان تڑپتے ہوئے افراد پر فائر کھولا اور پھر اس نے آسمان کی طرف مشین گن کا رخ کر کے فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے

اسے باہر سے تیز فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں اور پھر میزائل کے دھماکوں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور میجر پرمود ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ایک بار پھر مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور اس بار گولیاں میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر باکس پر پڑیں اور اس کے ٹکڑے اڑ گئے۔ میجر پرمود نے اس بار حکمت عملی تبدیل کر دی تھی۔ کیونکہ بار بار آواز بدل کر بات کرنا نہ صرف مشکل تھا بلکہ اس طرح وقت بھی کافی ضائع ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اچانک چوکی پر پہنچنے اور پھر اچانک فل ایکشن کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا البتہ اس نے باکس کو اس لئے تباہ کر دیا تھا کہ ہو سکتا ہے ان کے سفر کے دوران یہاں کال آ جائے اور جواب نہ ملنے کی بنیاد پر وہ لوگ چوکنے ہو جائیں۔ باکس کو تباہ کر کے وہ تیزی سے مڑا۔ اور دوڑتا ہوا اس عمارت سے باہر آ گیا۔ جیپ کے ساتھ اس کے ساتھی موجود تھے۔

"سب ختم ہو گئے میجر" ـــــ توفیق نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو اس بار آگے ہم نے اچانک فائر کھولنا ہے" ـــــ میجر پرمود نے کہا اور اچھل کر جیپ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ پر سوار ہوئے اور دوسرے لمحے جیپ تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔ راڈ میجر پرمود کے ساتھیوں نے پہلے ہی اٹھا رکھا تھا لیکن ابھی جیپ تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ یکلخت اس ٹرانسمیٹر باکس میں سے سائیں سائیں کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ جو میجر پرمود پچھلی چوکی سے ساتھ اٹھا لایا تھا اور جو جیپ میں ہی پڑا رہ گیا تھا۔ میجر پرمود نے جلدی سے باکس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ہیڈ کوارٹر کالنگ اوور" ـــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس تاکیشو اٹنڈنگ اوور" ــــ میجر پرمود نے پہلی چوکی کے انچارج تاکیشو کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ ٹرانسمیٹر اس تاکیشو کا ہی تھا اور میجر پرمود سمجھ گیا تھا کہ ہر ٹرانسمیٹر پر علیحدہ علیحدہ فریکوینسی ایڈجسٹ ہے۔

"لیڈی تکاشو سے بات کرو اوور" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد لیڈی تکاشو کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"ہیلو۔ اوور" ــــ لیڈی تکاشو کا لہجہ اسی طرح انتہائی سخت تھا۔

"یس تاکیشو اٹنڈنگ اوور" ــــ میجر پرمود نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تاکیشو۔ کاکیشو کال کا جواب نہیں دے رہا۔ اس لئے فوراً آدمی بھیج کر معلوم کراؤ کہ ادھر سے جواب کیوں نہیں آ رہا۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے لیڈی تکاشو نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ اوور" ــــ میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لیڈی تکاشو نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ میجر پرمود نے بٹن آف کیا اور مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر واپس نیچے رکھ دیا۔

"اچھا ہوا اسے میں ساتھ لے آیا تھا۔ ورنہ وہ لوگ ہر طرف سے جواب نہ ملنے پر یقیناً مشکوک ہو جاتے" ــــ میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن آپ کس مقصد کے لئے اسے ساتھ لے آئے ہیں۔ کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ اس لیڈی تکاشو کی کال آئے گی" ــــ توفیق نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ نہیں میں تو اسے اس لئے اٹھا لایا تھا کہ اگر باکونا تاکیشو کو کال کرے تو میں اسے اٹنڈ کر لوں" ــــ میجر پرمود نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور توفیق نے سر ہلا دیا۔ جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تیسری چوکی کے آثار دور سے نظر آنے لگ گئے۔

"فل اور تیز ایکشن" ــــ میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔ سڑک پر راڈ موجود تھا اور راڈ کے ساتھ آٹھ مسلح افراد کھڑے حیرت سے جیپ کو آتے دیکھ رہے تھے۔ شاید ٹاور والوں نے انہیں دور سے جیپ کی آمد کی اطلاع دے دی تھی اور وہ سب اس لئے باہر آ گئے تھے کہ انہیں تو کسی جیپ کی آمد کی اطلاع ہی نہ تھی۔ جیسے ہی جیپ چوکی کے قریب پہنچی میجر پرمود نے مشین گن کی نال باہر نکالی اور بٹن دبا کر اس نے اسے میزائل گن بناتے ہوئے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے ہلکے دھماکوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے دو میزائل عین ان لوگوں کے قدموں میں جا گرے اور دوسرے لمحے دو خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی وہاں موجود آٹھوں افراد کے پرخچے اڑ گئے۔ توفیق نے پوری قوت سے بریک لگائی اور جیپ جیسے ہی ایک جھٹکے سے رکی۔ دوسری طرف موجود آصف کی میزائل گن نے دھماکے اگلنے شروع کر دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمارت کی سائیڈ پر قدرے اونچا واچ ٹاور سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر نیچے آ گرا۔ اس کے ساتھ ہی آصف کے ایک ساتھی نے جو میجر پرمود کے عقب میں بیٹھا ہوا تھا۔ نیچے چھلانگ لگائی اور دوڑ کر اس نے لوہے کے راڈ کو ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ اسی لمحے توفیق نے جیپ کو آگے بڑھا دیا۔ اور وہ آدمی تیزی سے دوبارہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ اور جیپ پوری رفتار سے آگے دوڑنے لگی۔ میجر پرمود کے چہرے پر اس بار اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ اس کی حکمت عملی اس بار خاصی کامیاب رہی تھی۔ اب سٹور اور ان کے درمیان صرف ایک چوکی باقی رہ گئی تھی۔ اور جیپ فراٹے بھرتی ہوئی

آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک جیپ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور میجر پرمود سمیت سب چونک پڑے۔ دوسرے لمحے جیپ کو نہ صرف مسلسل جھٹکے سے لگنے لگے بلکہ اس کی رفتار بھی خود بخود آہستہ ہوتی چلی گئی۔

"کیا ہوا" ____ پرمود نے چونک کر پوچھا۔

"فیول ختم ہو گیا ہے" ____ توفیق نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ ابھی فاصلہ تو کافی ہے" ____ میجر پرمود نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد جھٹکے کھاتی ہوئی جیپ سڑک کے درمیان رک گئی۔

"چلو اترو اب ہم نے پیدل آگے جانا ہے۔ سارا سامان ساتھ لے لو" ____ میجر پرمود نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"جیپ کو ایک طرف درختوں میں نہ دھکیل دیں کہیں ادھر سے کوئی گاڑی آئے تو وہ لوگ ساری بات سمجھ جائیں" ____ توفیق نے کہا اور میجر پرمود کے سر ہلانے پر آصف اور اس کے ساتھیوں نے جیپ کو دھکیل کر سائیڈ پر درختوں کے نیچے کھڑا کر دیا اور پھر وہ سب تیزی سے قدرے بکھر کر درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابھی انہوں نے کچھ فاصلہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ اور میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔ باقی ساتھی بھی اوپر دیکھنے لگے۔ ہیلی کاپٹر ان سے کافی فاصلے پر تھا اور پھر وہ تیزی سے درختوں کے اوپر اڑتا ہوا قصبہ راجو شو کی طرف بڑھتا چلا گیا اور میجر پرمود کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ ہیلی کاپٹر راجو شو پہنچ کر جب ساری صورت حال دیکھے گا تو پورے گروپ کو علم ہو جائے گا اور اس کے بعد یقیناً انہیں جنگل میں گھیرنے کا پروگرام بنایا جائے گا۔

"دوڑو ہمیں ہیلی کاپٹر کے راجو شو پہنچنے سے پہلے پہلے چوتھی چوکی تک پہنچ جانا چاہیے۔ جلدی کرو" ____ میجر پرمود نے کہا اور وہ تیزی سے دوڑنے لگے۔ سب سے آگے میجر پرمود تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل دوڑنے کے بعد ان کے سانس قدرے پھولنے لگے۔ چہرے پسینے سے تر ہو گئے کہ اچانک دور سے انہیں چوتھی چوکی کا واچ ٹاور نظر آ گیا اور میجر پرمود نے ہاتھ اٹھا کر پیچھے آنے والے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔ اور خود بھی وہ رک گیا۔

"اب ہمیں بکھر کر آگے جانا ہو گا۔ میں واچ ٹاور پر فائر کروں گا۔ فائر کرتے ہی آپ لوگوں نے پوزیشن لے کر فائر کھول دینا ہے۔ تمام کام انتہائی تیز رفتاری سے ہونا چاہیے" ____ میجر پرمود نے کہا اور وہ سب میزائل گنیں ہاتھ میں لے کر تیزی سے بکھر کر آگے بڑھنے لگے۔ میجر پرمود ذرا سا آگے بڑھ کر ایک درخت کی اوٹ میں رک گیا کیونکہ واچ ٹاور اب اس کی رینج میں آ چکا تھا اور واچ ٹاور پر موجود دو مسلح افراد اسے صاف دکھائی دے رہے تھے وہ چند لمحے وہیں رکا رہا تاکہ اس کے ساتھی عمارت تک پہنچ جائیں جب اسے یقین ہو گیا کہ اب اس کے ساتھی عمارت کے قریب پہنچ چکے ہوں گے تو اس نے میزائل گن واچ ٹاور کی طرف سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔ یکے بعد دیگرے دو ہلکے سے دھماکے ہوئے اور میزائل ایک دوسرے کے پیچھے نال سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے اڑتے ہوئے ٹھیک واچ ٹاور سے ٹکرائے اور دو خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی لکڑی کے اس واچ ٹاور کے پرخچے اڑ گئے اور انسانی چیخیں جنگل میں گونج اٹھیں۔ اسی لمحے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ اور میزائلوں کے دھماکے سنائی

دینے لگے اور میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ جب وہ عمارت کے قریب پہنچا تو اس کے ساتھی عمارت سے باہر آ رہے تھے۔

"باس سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ____ توفیق نے کہا۔

"میرے خیال میں اب ہمارا آگے پیدل جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اب تک وہ ہیلی کاپٹر اچوشو پہنچ چکا ہو گا۔ اور صورت حال اس لیڈی تکاشو کو معلوم ہو چکی ہو گی۔ اس لئے یہاں رک کر کچھ دیر انتظار کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹر واپس آئے۔ اس طرح ہمیں آسانی ہو جائے گی"۔ ____ میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"ادھر ادھر پھیل کر درختوں کے پیچھے چھپ جاؤ۔ توفیق تم عمارت کے عقب میں چلے جاؤ۔ اگر ہیلی کاپٹر نیچے اترے تو ہم نے اس پر قبضہ کرنا ہے۔ اور اگر وہ اترے بغیر آگے جانے لگے تو پھر اسے فضا میں ہی اڑا دینا" ____ میجر پرمود نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ واچ ٹاور کی تباہی دیکھ کر وہ نیچے نہ اتریں گے" ____ توفیق نے کہا اور میجر پرمود چونک پڑا۔

"اوہ ہاں ہمیں واقعی واچ ٹاور پر موجود افراد کو ختم کرنا چاہیے تھا۔ بہر حال دیکھو کیا ہوتا ہے" ____ میجر پرمود نے کہا اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔ میجر پرمود نے ایک درخت کو چیک کیا اور پھر مشین گن کاندھے سے لٹکا کر وہ کسی بندر کی سی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

ابھی اسے درخت پر چھپے ہوئے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اسے عقب میں دور سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور

اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر واپس آ رہا ہے اور اس نے جیپ پر بم مارے ہوں گے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس وقت وہ جیپ کے قریب ہوتے تو ہیلی کاپٹر پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا تھا لیکن ظاہر ہے یہ بات اب صرف سوچی ہی جا سکتی تھی۔ اب اس کا رخ عقب کی طرف ہی تھا کہ اچانک سٹور والی طرف سے اسے کئی ہیلی کاپٹروں کا شور سا سنائی دیا اور وہ تیزی سے مڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو ہیلی کاپٹروں کو تیزی سے عمارت کے اوپر منڈلاتے ہوئے دیکھا۔ دونوں کافی بلندی پر تھے۔ پھر اچانک ایک ہیلی کاپٹر عمارت کی سائیڈ پر نیچے اترنے لگا جب کہ دوسرا اسی طرح آسمان پر معلق کھڑا تھا۔ میجر پرمود تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔ اس کے درخت سے نیچے اترتے تک یکلخت فضا یوں اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی سنائی دیں۔ میجر پرمود اچھل کر آگے بڑھا ہی تھا کہ یکلخت اس کے قدموں کے قریب ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر فضا کی بلندیوں میں بکھر رہا ہو اور اس آخری احساس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے۔

لیڈی ٹکاشو ایک لمبے قد اور بھاری جسم کی قدرے ادھیڑ عمر کی عورت تھی۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی جیسے ثبت نظر آتی تھی۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ وہ ایک بیوہ تھی۔ اس کا شوہر ایک جوئے خانے کا مالک تھا اور انتہائی بہت چھٹ قسم کا بدمعاش سمجھا جاتا تھا۔ لیڈی ٹکاشو اس جوئے خانے میں ملازم تھی اور پھر شاید ان دونوں کی ذہنی اور جسمانی ہم آہنگی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور ان کے درمیان شادی ہو گئی۔ لیڈی ٹکاشو نہ صرف ذہین تھی بلکہ اس کے دل میں ہمیشہ کسی بڑے گینگ کی سربراہ بننے کی خواہش کروٹیں لیتی رہتی تھی۔ اس کے شوہر کا نام جیکو تھا۔ شادی کے بعد ٹکاشو کو موقع مل گیا اور اس نے جوئے خانے میں آنے والے چند مجرم صفت افراد کو ساتھ شامل کر کے ایک چھوٹا سا گینگ بنایا اور پھر اس گینگ نے تیزی سے وارداتیں شروع کر دیں۔ جیکو کی سربراہی کی صلاحیتوں اور ٹکاشو کی ذہانت نے مل کر تھوڑے ہی عرصے میں اس گینگ کو پورے ہوکیڈو میں مشہور کر دیا۔ آہستہ آہستہ گینگ بڑا ہوتا گیا اور پھر جیکو ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا اور ٹکاشو بیوہ ہو گئی۔ لیکن اب وہ ہر لحاظ سے گینگ کی سربراہ تھی۔ اس نے گینگ کا نام اپنے نام پر رکھ لیا۔ دو تین سالوں کے اندر اندر ٹکاشو گروپ کا ڈنکا پورے جاپان میں بجنے لگا۔ ٹکاشو نے منشیات کی سمگلنگ میں خاصا نام پیدا کر لیا تھا۔ اس لئے اس نے اس میدان میں کام کو آگے بڑھایا۔ اس کی ذہانت نے آخر کار ٹکاشو گروپ کی شہرت کو یورپ اور ایکریمیا تک پھیلا دیا اور ٹکاشو نے اس جنگل میں موجود ایک گروپ کا اپنی ذہانت سے خاتمہ کر کے اپنے گروپ کو یہاں متعین کر دیا۔ اور ڈاج دینے کے لیے اس نے اپنی ایک ساتھی لڑکی کو ٹکاشو کا نام دے کر ہوکیڈو میں بٹھا دیا۔ جہاں اس کا مکمل گینگ بنایا گیا جو ہر قسم کی وارداتوں میں ملوث رہتا تھا۔ اور خود وہ اس جنگل میں زیر زمین ہیڈ کوارٹر بنا کر رہنے لگی۔ کاروبار کو بے پناہ وسعت دی گئی تھی کہ اس نے کاسو کے کٹے پھٹے ساحل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں باقاعدہ ایک پرائیویٹ بندرگاہ قائم کر لی اور اب کئی سالوں بعد اس کا گینگ اتنا با وسائل ہو گیا تھا کہ اب اس کے اپنے بحری جہاز۔ تیز رفتار لانچیں تھیں۔ جنگل میں بنے ہوئے اس کے سٹور اب لاکھوں پونڈ اعلیٰ کوالٹی کی منشیات سے بھرے رہتے تھے۔ اس کے پاس ہیلی کاپٹروں کا ایک پورا بیڑہ۔ بے شمار ٹرک اور بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں آدمی موجود تھے اور اب وہ کسی ملکہ جیسے ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہی تھی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں اپنی حیثیت کو مزید بڑھانے کے لئے ایک تجویز آئی اور اس نے منصوبہ بنایا کہ وہ کنگ آف ساچینا سے آسونا کے جنگلات کا ٹھیکہ حاصل کر لے۔ کیونکہ اس طرح اس کے تعلقات نہ صرف ایشیا کی مختلف حکومتوں سے ہو جائیں

گی جو آسونا خریدتی تھیں بلکہ اس طرح اُسے ان جنگلات میں اپنے اڈے بنانے کا موقع مل جائے گا اور پھر کسی روز بھی وہ چکر چلا کر کنگ آف ساجینا کو ہٹا کر خود ملکہ ساجینا بن جائے گی۔ چنانچہ اس نے انتہائی ہوشیاری اور ذہانت سے منصوبہ بندی کی لیکن کنگ آف ساجینا اکڑ گیا۔ اس نے اُسے جنگلات کے ٹھیکے دینے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد اس نے اُسے اتارنے اور اس کی جگہ اپنے خاص آدمی کو لے آنے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ یہ خاص آدمی کنگ آف ساجینا کا نوجوان بھتیجا تھا جس کا نام پرنس جاکوشوم تھا۔ اور جاکوشوم ساجینا فوج کا سردار تھا۔ لیکن وہ خود کنگ کی جگہ لینا چاہتا تھا مگر ساجینا کی مذہبی جنونی آبادی جو کنگ کو اپنے دیوتا کا اوتار سمجھتی تھی۔ اس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔ لیکن جب لیڈی تکاشو اُس سے خفیہ طور پر ملی اور اس نے اس کے سامنے ساری پلاننگ رکھی تو جاکوشوم اس پلاننگ پر عمل کرنے کے لئے فوری طور پر تیار ہو گیا کیونکہ یہ پلاننگ اس کی مرضی کے عین مطابق تھی۔ اس پلاننگ کے تحت لیڈی تکاشو کے آدمیوں نے دیوتا کی پیشانی والی آنکھ یے برائٹ سٹون نکال کر غائب کر دینا تھا۔ ظاہر ہے اس سے ساجینا کے عوام کنگ کے خلاف ہو جاتے۔ اور جب یہ برائٹ سٹون تہوار والے روز پرنس جاکوشوم اس اعلان کے ساتھ سامنے لے آتا کہ اُسے دیوتا نے خواب میں بشارت دی ہے کہ وہ دیوتا کا صحیح اوتار ہے اور دیوتا نے اُسے برائٹ سٹون پہنچا دیا ہے۔ تو پھر ساجینا کی مذہبی آبادی اس کے ساتھ ہو جاتی۔ فوج پہلے ہی پرنس کی ماتحتی میں تھی۔ اس طرح پرنس جاکوشوم آسانی سے کنگ آف ساجینا کو قتل کر کے حکومت سنبھال لیتا اور خود کنگ آف ساجینا بن جاتا۔ اس کے ساتھ یہ شرط بھی طے ہوئی تھی کہ برائٹ سٹون لینے سے پہلے پرنس جاکوشوم علی الاعلان لیڈی تکاشو کے ساتھ شادی کرے گا۔ اس طرح لیڈی تکاشو خود بخود ملکہ بن جائے گی۔ اب یہ لیڈی تکاشو کی مزید منصوبہ بندی تھی کہ کچھ وقت گزارنے کے بعد پرنس جاکوشوم کو بھی ختم کر کے ملکہ بن کر حکومت کرے گی۔ اس طرح پوری مملکت اس کے تحت آ جائے گی۔ اور اس کے سارے خواب پورے ہو جائیں۔ برائٹ سٹون اس کے آدمیوں نے غائب کر کے اس تک پہنچا دیا تھا اور اب یہ برائٹ سٹون لیڈی تکاشو کی تحویل میں تھا۔ اور لیڈی تکاشو نے پرنس جاکوشوم سے شادی کی تاریخ بھی طے کر لی تھی کیونکہ مذہبی تہوار اب قریب آتا جا رہا تھا گو پرنس جاکوشوم نے اُسے اطلاع بھی دی تھی کہ کنگ آف ساجینا نے برائٹ سٹون کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا اور بلگارنیہ کی سیکرٹ سروسز سے رابطہ قائم کیا ہے اور دونوں ملکوں کی خفیہ ایجنسیاں حرکت میں آ چکی ہیں لیکن لیڈی تکاشو اپنی جگہ پوری طرح مطمئن تھی کہ یہ ایجنسیاں چاہے لاکھ سر پٹکیں اس کے ہیڈ کوارٹر تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکتی تھیں۔ کیونکہ اس نے واقعی اپنے اڈوں کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ اور یہ انتظامات اس کی نظروں میں انتہائی حد تک فول پروف تھے۔ لیکن اس وقت وہ کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اپنے خاص کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے کیونکہ ایک کام کی وجہ سے اس کے ہیڈ کوارٹر انچارج نے جب راچوشو میں اس کے سپیشل ایجنٹ کارکیشو سے رابطہ قائم کیا تو وہاں سے اُسے جواب نہ ملا۔ جس پر اس نے لیڈی تکاشو کو آگاہ کیا۔ لیڈی اس اطلاع پر حیران رہ گئی کیونکہ آج تک ایسا نہ ہوا تھا چنانچہ اس نے پہلی چوکی کے انچارج تاکیشو سے رابطہ قائم کیا اور اُسے کارکیشو کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے کہا۔ لیکن اس کے بعد اس نے

ایک اور ضروری کام سے جب دوسری چوکی کے سربراہ باکونا سے رابطہ قائم کیا تو اُسے وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ اب تو لیڈی ٹکاشو چونک پڑی۔ اس نے فوری طور پر ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر اپنے خاص آدمی راچوشو بھیجے اور ان کی اطلاع نے تو اس کے ذہن میں دھماکے برپا کر دیئے کہ کارکیشو سمیت ساری فیکٹری کے افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر برائٹ سن کے اس گروپ کا خیال آیا جسے اس نے ان کی بدتمیزی کی وجہ سے سودا کرنے سے انکار کر کے واپس جانے کا حکم دے دیا تھا۔ مزید تحقیقات پر پتہ چلا کہ وہ گروپ جو چھ افراد پر مشتمل تھا واپس نہیں گیا ہے تو اس نے مزید تحقیقات کا حکم دیا اور ابھی اُسے اطلاع ملی تھی کہ دوسری اور تیسری چوکی پر بھی سب افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں جس پر اس نے فوری طور پر اپنے مخصوص ایکشن گروپ کے افراد کو دو ہیلی کاپٹروں پر بھیجا کہ اگر وہ گروپ اس طرح چوکیوں کو ختم کرتا ہوا اسٹور کی طرف آ رہا ہے تو ان کا خاتمہ کیا جا سکے اُسے حیرت تھی کہ آخر برائٹ سن والوں نے ایسی حرکت کیوں کی ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ کوئی سودا ابھی نہ کر سکتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں پرنس جاکوشوم کی وہ اطلاع گھوم گئی کہ پاکیشیا اور ریلگارینیر کی خفیہ ایجنسیاں برائٹ سٹون کی برآمدگی کے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو گئی ہیں۔

"اوہ اوہ یقیناً یہ لوگ برائٹ سن کے آدمی نہیں ہو سکتے بلکہ یہ لوگ خفیہ ایجنسی کے افراد ہوں گے۔ وہ لوگ اس انداز میں کام کرتے ہیں"۔۔۔۔ لیڈی ٹکاشو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف جھپٹی اور اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ماکھو کالنگ لیڈی ٹکاشو اوور"۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ایکشن گروپ کا چیف تھا۔

"یس لیڈی ٹکاشو اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے ماکھو۔ اوور"۔۔۔۔ لیڈی ٹکاشو نے تیز اور کرخت لہجے میں پوچھا۔

"اس گروپ کو کور کر لیا گیا ہے۔ اس گروپ کے چھ افراد میں سے تین ہلاک ہو گئے اور تین زخمی ہاتھ لگے ہیں۔ انہوں نے چوتھی چوکی کے افراد کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اب حکم دیجئے ان زخمی افراد کو ہلاک کر دیا جائے یا۔۔۔۔۔۔۔ اوور"۔۔۔۔ ماکھو نے یا کہہ کر کچھ وقفہ دے کر اوور کہا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن پھر رک گیا ہو۔

"یا کے بعد بولو کیا کہنا چاہتے تھے۔ اوور"۔۔۔۔ لیڈی ٹکاشو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیڈی صاحبہ۔ ان لوگوں نے جس انداز میں چار چوکیوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ برائٹ سن کے آدمی نہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ مجرم ہیں اور یقیناً مقامی میک اپ کیا ہوا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو ہلاک کرنے سے پہلے ان کی اصلیت بھی معلوم کر لی جائے اور یہ بھی معلوم کر لیا جائے کہ کیا یہ ایک ہی گروپ ہے یا ان کا کوئی اور گروپ بھی حرکت میں ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ماکھو نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے واقعی ذہانت بھرے انداز میں سوچا ہے۔ لیکن میں انہیں کسی طرح بھی ہیڈ کوارٹر میں نہیں لے آ سکتی۔ اس لئے تم ایسا کرو ان زخمی افراد کو سٹور میں لے آؤ۔ میں خود وہاں آ رہی ہوں۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ اوور"۔۔۔۔ لیڈی ٹکاشو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس جیسے حکم اوور" ــــ دوسری طرف سے ماکھو نے کہا اور لیڈی تکاشو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس تاجوکم بول رہا ہوں مادام" ــــ رسیور میں سے اس کے ہیڈ کوارٹر انچارج کی آواز سنائی دی۔

"تاجوکم میں سٹور میں جانا چاہتی ہوں۔ تم وہاں موجود افراد کو میری آمد کی اطلاع کر دو اور سپیشل وے اوپن کر کے خود بھی میرے پاس آ جاؤ تاکہ میں تمہارے ساتھ وہاں جا سکوں" ــــ لیڈی تکاشو نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا سٹور سے کوئی شکایت ملی ہے مادام" ــــ تاجوکم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ تاجوکم واحد آدمی تھا جو تکاشو کو لیڈی کی بجائے مادام کہتا تھا۔ اور اس نے اس کی باقاعدہ تکاشو سے اجازت لے رکھی تھی کیونکہ لیڈی وہ اپنی بیوی کو کہتا تھا۔ گو اس کی بیوی عرصہ ہوا فوت ہو چکی تھی لیکن پھر بھی اس کی زبان پر بیوی کے لئے لفظ لیڈی ہی رہتا تھا۔ اس لئے وہ لیڈی تکاشو کو مادام تکاشو کہتا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں" ــــ لیڈی تکاشو نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے اب تک ہونے والے سارے واقعات اور اب ماکھو کی کال کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے مادام میں حاضر ہو رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے تاجوکم نے کہا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ بہر حال اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کہ آنے والے جو کوئی بھی تھے بہر حال ٹریپ کر لئے گئے تھے اور اب گرفتاری کے بعد ان کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ تھی۔

ہیلی کاپٹر جنگل کے اوپر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے جان سے راستہ اور وہاں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں چونکہ پوری تفصیلات معلوم کر لی تھیں اس لئے وہ اطمینان سے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا جب کہ سلاگو۔ جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ نہ صرف عمران بلکہ اس کے سارے ساتھیوں کی پشت پر اسلحے کے مخصوص تھیلے لٹکے ہوئے تھے۔

"باس آپ نے اس پائلٹ کو تو ہوش میں لائے بغیر ختم کرا دیا۔ اب آگے ہیلی کاپٹر جب ان کی رینج میں داخل ہو گا تو یقیناً وہ لوگ آپ کو کال کریں گے۔ آپ کس طرح آمو کے لہجے کی نقل کریں گے" ــــ ٹائیگر نے بڑے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"شاگرد نمبر دو۔ تمہارا ٹائیگر کی اس بات کے بارے میں کیا خیال ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے عقب میں بیٹھے سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹائیگر کی بات درست ہے عمران صاحب۔ مجھے بھی اب یہ خیال آرہا ہے کہ آموکو ہمیں لازماً ہوش میں لانا چاہیئے تھا تاکہ اس کی آواز اور لہجہ سنا جا سکتا"۔۔۔۔ سلاگو نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"جوزف تمہارا کیا خیال ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو سلاگو کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

"باس فادر جوشوا جب چاہے آپ کی زبان بن جائے گا اور فادر جوشوا کا ہاتھ ہمیشہ آپ کے سر پر رہتا ہے"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"جوانا۔ تمہارا کیا خیال ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر اگر واقعی آپ کو اس کی ضرورت ہوتی تو آپ آموکو ضرور ہوش میں لے آتے۔ کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ ایسی فاش غلطی کر سکیں"۔۔۔۔ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو شاگردان رشید صاحبان سینئر و جونیئر یا نمبر 1 و نمبر دو صاحبان۔ کیا تم نے یہ نہ دیکھا تھا کہ میں کھڑکی کا پردہ ہٹا کر باہر دیکھتا رہا تھا جب وہ دونوں ہیلی کاپٹر سے اتر کر اندر آرہے تھے اور کھڑکی بھی کھلی ہوئی تھی اور وہ دونوں آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ صرف مسئلہ اتنا تھا کہ ان میں سے آموکون ہے اور جوشاموکون ہے۔ جوشاموکی نشاندہی کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ آموکی آواز اور لہجہ کیا ہے۔ اس لئے مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ رہی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر اور سلاگو دونوں کے چہروں پر شرمندگی کے آثار نمایاں ہو گئے

"سوری باس واقعی مجھے اس سچویشن کا خیال نہ رہا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر

نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"جنگل میں آکر بھی اگر تمہاری یادداشت کا یہی حال رہا تو چڑیا گھر میرا مطلب ہے شہر کے پنجرے میں کیا حال ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے چہرے پر اور زیادہ شرمندگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"اور اب دوسرا سبق بھی سن لو۔ چان نے تمہارے سامنے بتایا تھا کہ آموہیڈ کوارٹر سے کچھ فاصلے پر بنے ہوئے ایک مخصوص ہیلی پیڈ پر ہیلی کاپٹر اتارتا ہے اور پھر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر میں چلے جاتے ہیں اور وہاں سے جاشومو آدمی بھیج کر سامان منگوا لیتا ہے۔ اس صورت میں کسی کال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہونٹ چبانے لگا۔

"سبق اچھی طرح یاد کیا کرو میں غائب دماغ شاگردوں کو دنیا سے ہی غائب کر دینے کا عادی ہوں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ سلاگو کے چہرے پر بھی شدید ندامت اور شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کی شاگردی واقعی مہنگا سودا ہے۔ اس جیسا سخت مزاج استاد واقعی کسی بھی لمحے کھوپڑی اڑا سکتا ہے۔ جنگل پر پرواز جاری رہی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد عمران کو وہ مخصوص نشانیاں نظر آنے لگیں جو چان نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتائی تھیں۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دی۔

"سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ہم نے فل ایکشن کرتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے۔ جو نظر آئے اڑا دو۔ مجھے صرف وہ لیڈی لکاشو

زندہ چاہیئے اور کسی کی زندگی مطلوب نہیں ہے" ____ عمران نے ہیڈ کوارٹر نظر آنے پر اپنے ساتھیوں سے کہا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر تیزی سے جنگل کے اندر ایک کھلی جگہ بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اترتا چلا گیا۔ سامنے ہی وہ بڑا اور تناور درخت تھا جس میں سے راستہ ہیڈ کوارٹر کو جاتا تھا۔ لیکن یہ راستہ کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا اور کسی خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کو مخصوص کوڈ دینے کے بعد کھلتا تھا۔ عمران نے اس بارے میں زیادہ پوچھ گچھ اس لئے نہ کی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ کمپیوٹر میں لازماً باہر آنے جانے والوں کی آواز فیڈ ہو گی اور وہ چاہے لاکھ آوازوں کی نقل کرے لیکن کسی ماسٹر کمپیوٹر کو دھوکہ دینا آسان نہ تھا۔ اس لئے اس نے بم سے اس درخت کو ہی اڑا دینے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر جیسے ہی زمین پر اترا۔ عمران سب سے پہلے چھلانگ لگا کر نیچے اترا۔ اور پھر اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔ عمران نے اس درخت کی طرف دوڑتے ہوئے جیب سے ایک بم نکالا اور اس کی پن دبا کر اس نے پوری قوت سے اُسے درخت کے تنے کے نچلے حصے پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور وہ تناور درخت یکلخت زوردار کڑکڑاہٹ کے ساتھ دوسری طرف گرا۔ اور عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اس کی طرف دوڑ پڑا۔ درخت کے تنے کے اس جگہ سے ٹکڑے اڑ گئے تھے اور زمین کے ساتھ ایک سرنگ نما راستہ نیچے جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ اس راستے کے دہانے پر پہنچا۔ زمین کے اندر اُسے تیز سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے ایک ہاتھ میں گن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے جیب سے ایک اور بم نکال کر اُسے پوری قوت سے سُرنگ کے اندر پھینک دیا جو گہرائی میں جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر کی طرف دوڑ پڑا

ایک خوفناک دھماکہ اس سے کچھ دور آگے ہوا۔ اور ہر طرف دھواں سا پھیل گیا۔ چند لمحوں بعد عمران ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ خالی پڑا تھا لیکن اس کے خلا جس میں سے وہ گزر کر آیا تھا۔ اس کمرے میں اور کوئی راستہ ہی نہ تھا۔ ہر طرف سنگی دیواریں تھیں یہ خلا بھی شاید پہلے دیوار ہی تھا جو عمران کے بم کی وجہ سے اڑ گئی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ایک اور بم نکال کر سامنے والی دیوار پر مارا۔ اور خود واپس پلٹ گیا۔ لیکن خوفناک دھماکے اور دھواں چھٹنے کے بعد جب وہ دوبارہ اس کمرے میں پہنچا تو دیوار کے سامنے بم کی راکھ اور ٹکڑے پڑے تھے لیکن دیوار اپنی جگہ پر بدستور قائم تھی۔ اس پر بم کا ذرا برابر بھی اثر نہ ہوا تھا۔ اُسی لمحے اس کے ساتھی بھی کمرے میں پہنچ گئے۔ سب سے آخر میں سلاگو اندر داخل ہوا۔ اور سلاگو نے قدم اندر رکھے ہی تھے کہ کمرے کی چھت پر روشنی کی لہریں ایک لمحے کے لئے چمکیں اور دوسرے لمحے عمران سمیت سب ساتھی ان کیڑے مکوڑوں کی طرح فرش پر گرتے گئے جن پر انتہائی طاقتور کرم کش دوا کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ نیچے گرتے ہی ایک لمحے کے لئے ان کے جسم بری طرح تڑمڑے گئے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گئے۔ کیونکہ ان کے جسم بے حس ہو چکے تھے اور وہ حرکت کرنے سے معذور تھے۔ چند لمحوں بعد سائیڈ کی ایک دیوار میں خلا نمودار ہوا۔ اور ایک مشین گن بردار اندر داخل ہوا۔

"ارے اتنے سارے لوگ مجھے چیف کو اطلاع دینی ہو گی" ____ اس مشین گن بردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور واپس خلا کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ اس کے قریب پڑے جوزف نے یکلخت اس کی ٹانگ پکڑ کر اُسے ایک طرف

جھٹکے سے گرا دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوزف یکلخت اچھل کر اس کے اوپر گرا۔ اور اس آدمی کے حلق سے درد میں ڈوبی ہوئی چیخ نکلی۔ جوزف کے بے پناہ وزن کے نیچے یقیناً اس کی ہڈیاں تک کڑکڑا اٹھی ہوں گی۔ جوزف ایک لمحے کے لئے اس کے اوپر گرا۔ اور دوسرے لمحے اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کوئی سپرنگ کھلتا ہے۔ نیچے پڑے ہوئے آدمی کے حلق سے ایک لمبا سانس نکلا۔ جیسے جوزف کے دباؤ کی وجہ سے اس کے سینے میں سانس رک گیا ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ حرکت کرتا۔ جوزف نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھایا اور پھر چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے نہ صرف چیخ نکلی بلکہ اس کے منہ سے کئی دانت اس طرح نکل کر باہر آ گرے اور اس کا ہوا میں لٹکا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ جوزف نے یکلخت اسے ایک بار پھر نیچے پٹخا اور پھر جھک کر اسے گلے سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

"چلو میرے ساتھیوں کو ٹھیک کرو ورنہ ایک ایک ہڈی گوشت پھاڑ کر باہر نکالوں گا اور اس کے ہزار ٹکڑے کر دوں گا"۔۔۔۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"چ چ چلو۔۔۔ چلو"۔۔۔ اس آدمی نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور جوزف اسے اسی طرح گلے سے پکڑے اس دیوار والے خلا سے دوسری طرف لے گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف بڑا سا کمپیوٹر نصب تھا اور دوسری طرف ایک عجیب ساخت کی مشین تھی۔ کمپیوٹر اور مشین دونوں پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر اس مشین کے بیک وقت دو تین بٹن دبا دیئے۔ اس کے ہاتھ تو آزاد تھے۔

لیکن گلا ابھی تک جوزف کے آہنی شکنجے میں جکڑا ہوا تھا۔ البتہ گلے پر شدید دباؤ کی وجہ سے اس آدمی کی حالت خاصی خراب ہو چکی تھی۔

"جوزف جوزف"۔۔۔۔ اسی لمحے دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور جوزف اس آدمی کو اسی طرح گلے سے پکڑے دھکیلتا ہوا پہلے والے کمرے میں لے گیا۔ عمران اور باقی ساتھی سب اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ اور ان سب کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"باس دوسری طرف مشینیں نصب ہیں۔ اس نے دو بٹن دبائے ہیں تو آپ سب ٹھیک ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"لیکن تم کیوں بے حس نہیں ہوئے مسٹر جوزف"۔۔۔۔ سلاگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک دو لمحوں کے لئے ہوا تھا پھر اچانک میرا جسم حرکت کرنے لگ گیا تھا"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اب اس نے اس آدمی کا گلا چھوڑ کر اسے اپنے سینے سے لگا کر بازو سے جکڑا ہوا تھا۔

"یہ پرنس لولی پوپ ہے اور پرنس لولی پوپ میں یہی کوالٹی ہوتی ہے کہ اس پر نہ کوئی بے حس کر دینے والی ریز اثر کرتی ہے اور نہ بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلاگو نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اسے ادھر لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا اور دوسری طرف والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ بھی ہر طرف سے بند تھا اور اس میں ایک مشین اور ایک ماسٹر کمپیوٹر دیواروں پر نصب تھا۔ درمیان میں ایک میز تھا جس پر ایک ٹرانسمیٹر اور ایک انٹرکام رکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک کرسی پڑی

ہوئی تھی۔

"جوزف" ــــــ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــــ جوزف نے چونک کر کہا۔ وہ آدمی ابھی تک اس کے سینے سے لگا بے بس کھڑا تھا۔

"میں اس آدمی سے سوال پوچھنا شروع کرتا ہوں۔ جیسے ہی یہ غلط جواب دے گا۔ یا میں تمہیں اشارہ کروں گا تم اس کی گردن ایک جھٹکے سے توڑ دینا۔ سمجھ گئے" ــــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــــ جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم مم مجھے مت مارو۔ مت مارو۔ تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا" ــــــ اس آدمی نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"راکو میرا نام راکو ہے" ــــــ اس آدمی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں کل کتنے افراد ہیں" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر میں زیادہ نہیں تین صرف مجھ سمیت تین آدمی ہیں۔ میں یہاں ہوں۔ باقی دو آپریشن روم میں ہوں گے۔ جوشاو اور آمو تو آتے ہی نہیں۔ ان سمیت پانچ ہوتے ہیں" ــــــ راکو نے فوراً جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر انچارج تاجوکم ہے۔ لیکن وہ اس وقت لیڈی ٹکاشو کے ساتھ سٹور میں گیا ہوا ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ آمو اور جوشاو سپلائی لے کر آنے والے ہیں۔ اس لئے میں محتاط رہوں اور انہیں مجبور کروں کہ میں ہیلی کاپٹر میں موجود بڑے تھیلے میں سے پرفیوم کی دو بڑی شیشیاں اٹھا کر علیحدہ رکھ لوں جو تاجوکم بعد میں مجھ سے لے لے گا" ــــــ راکو انتہائی تیزی سے از خود سب کچھ بتاتا جا رہا تھا۔

"کیوں ــــ اس نے یہ حکم کیوں دیا تھا" ــــــ عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ ــــ وہ اس نے خود مجھے ایک بار بتایا تھا کہ یوائزن کی پرفیوم کی خوشبو سے لیڈی ٹکاشو کو شدید الرجی ہو جاتی ہے۔ جب کہ وہ اُسے پسند کرتا ہے۔ اس لئے جب وہ ڈیوٹی آف کر کے اپنی رہائش گاہ میں جاتا ہے تو پھر یہ پرفیوم لگا لیتا ہے۔ لیکن لیڈی نے اُسے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ یہ پرفیوم یہاں نہ لائی جائے۔ اس لئے اس نے یہی حکم دیا تھا۔ لیکن جب اچانک کمپیوٹر نے سائرن دیا تو میں بُری طرح بوکھلا گیا اور پھر میں نے مشین آن کی تو سکرین پر تم آؤٹ ویٹ ہال میں کھڑے نظر آئے۔ میں نے تمہیں اس لئے بے حس کر دیا کہ جب تاجوکم آئے گا تو میں اُسے بتاؤں گا کہ آمو اور جوشاو کی بجائے یہ لوگ آئے ہیں۔ وہ شاید تم سے پوچھ گچھ کرتا کیونکہ اس طرح آج تک نہیں ہوا کہ کوئی اجنبی سب حفاظتی اقدامات کو کراس کر کے یہاں اندر تک آ جائے۔ لیکن اس کالے دیو پر نجانے ریز نے کیوں اثر نہیں کیا" ــــــ راکو نے کہا۔

"لیڈی ٹکاشو اور تاجوکم کیوں گئے ہیں سٹور میں" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میری جرأت ہے کہ میں پوچھ سکوں" ــــــ

راکو نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپریشن روم تک راستے میں کوئی آدمی نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں یہاں سے راستہ سیدھا آپریشن روم میں جاتا ہے۔ اس کے بعد لیڈی کا دفتر ہے اور پھر اس سے آگے لیڈی کی رہائش گاہ والا حصہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان کے بعد ہماری رہائش گاہیں ہیں"۔۔۔۔۔ راکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ راستہ اس مشین سے کھلتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں نیچے والا سُرخ رنگ کا بٹن دباتے ہی راستہ کھل جائے گا"۔۔۔۔۔ راکو نے کہا اور عمران نے آگے بڑھ کر وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کی عقبی دیوار میں ایک خلا پیدا ہوا جس کی دوسری طرف ایک راہداری جاتی دکھائی دے رہی تھی جو آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔

"او۔ کے ختم کر دو اسے"۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راکو کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے جوزف کی گرفت میں تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اور جوزف نے بازو ہٹا دیا۔ اور راکو کا ساکت اور ڈھیلا جسم فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے راہداری میں ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے ساتھ تھے۔ راہداری آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔ عمران جیسے ہی آگے بڑھا اچانک اس نے بجلی کی سی تیزی سے واپس الٹی چھلانگ لگائی اور اس کا جسم پیچھے آنے والے جوانا سے ٹکرایا۔ اور جوانا سمیت وہ دھڑام سے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے راہداری سے

تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور گولیوں کی بوچھاڑ سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائی۔ اگر عمران کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً وہ ان گولیوں کی زد میں آ جاتا اور پھر اس کے بچ جانے کا سرے سے کوئی امکان نہ رہتا۔ اسی لمحے ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک خوفناک دھماکہ گونجتی ہوئی راہداری کی دوسری طرف ہوا۔ اور اس کے ساتھ دو انسانی چیخیں سنائی دیں۔ اس دوران عمران اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا اور اس دوران جوانا بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دو چیخیں سننے کے بعد عمران دوڑتا ہوا دوسری طرف گیا اور اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ راہداری کے موڑ پر دو افراد کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں بھی ایک طرف گری ہوئی تھیں اور سامنے ایک دروازہ تھا جس کی دوسری طرف ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں نصب مشینوں کی جھلک یہاں سے بھی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے ہال میں پہنچے تو وہاں واقعی چار بڑی بڑی خودکار مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ ایک طرف شفاف شیشے کا چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ دو مشینوں کے سامنے اونچے سٹول تھے اور دو کے سامنے کچھ نہ تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے سب مشینوں کا جائزہ لیا اور وہ تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے درمیان موجود ایک بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس پر کسی بڑے سے ہال نما کمرے کا منظر اُسے نظر آ رہا تھا جس میں کچھ افراد کی موجودگی بھی محسوس ہوتی تھی لیکن دور سے وہ واضح نظر نہ آ رہے تھے لیکن قریب جا کر جیسے ہی اس نے سکرین پر نظر آنے والا منظر دیکھا۔ نہ صرف اس کے حلق سے حیرت بھری

چیخ نکل گئی بلکہ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ــــــ سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ اوہ میجر پرمود پر تشدد کیا جا رہا ہے" ــــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میجر پرمود پر۔ کہاں" ــــــ سلاگو کے لہجے میں شدید حیرت امڈ آئی۔ عمران نے تیزی سے اس مشین کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور عمران کے ساتھیوں کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ یہ ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر تھا۔ جس کے دو ستونوں کے ساتھ دو دبلگارنوی زنجیروں سے بندھے کھڑے تھے۔ ان دونوں کے جسموں پر زخموں کے نشانات واضح نظر آ رہے تھے۔ اس کے سامنے ایک لمبی تڑنگی اور بھاری بدن کی عورت ہاتھ میں کوڑا لیے کھڑی تھی۔ جب کہ اس کے عقب میں ایک آدمی مودب کھڑا تھا اور دیوار کے ساتھ چار مسلح افراد بھی موجود تھے۔ وہ عورت جنونی انداز میں ایک آدمی پر کوڑے برساتی چلی جا رہی تھی۔

اسی لمحے عمران نے جلدی سے اس مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی۔ عمران نے اور بٹن دبانے شروع کر دیئے کہ یکلخت مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ اوہ خطرے کا سائرن ان سب مشینوں کو بموں سے اڑا دو۔ ان سب کو" ــــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی کمرہ خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ جوانا۔ ٹائیگر اور سلاگو تینوں کے ہاتھ بجلی کی تیزی سے گھومے تھے اور اس کے ساتھ ہی چاروں مشینوں کے پرخچے اڑ گئے۔

"انتہائی ہوشیار رہو ــــ مجھے یقین ہے کہ یہ سائرن اس عورت نے سن لیا ہو گا اور وہ لازماً یہاں آئے گی۔ اور نجانے کہاں سے آئے۔ ہم نے اُسے زندہ پکڑنا ہے۔ میں اس شیشے والے کیبن کو چیک کرتا ہوں" ــــــ عمران نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ تیزی سے شیشے کے کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کیبن میں ایک میز اور کرسی کے علاوہ ایک مشین موجود تھی جو اس وقت آف پڑی ہوئی تھی اور عمران ایک نظر دیکھتے سمجھ گیا کہ یہ کنٹرول روم ہے جہاں لازماً وہ تاجوکم بیٹھتا ہو گا۔ ابھی عمران غور ہی کر رہا تھا کہ یکلخت مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر لگے ہوئے بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ عمران اسے اس طرح یکلخت آن ہوتے دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کا دماغ اچانک کسی لٹو کی طرح گھوما۔ اس نے اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھالنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا تیزی سے گھومتا ہوا ذہن یکلخت کسی اندھیرے کنوئیں میں ڈوب گیا ہو۔

میجر پرمود کے ذہن میں اچانک روشنی کا کوندا سا لپکا اور اس کے ساتھ ہی اس کی بند آنکھیں خود بخود کھل گئیں لیکن شعور بیدار ہوتے ہی اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ اس کا جسم ایک ستون کے ساتھ موٹی سی زنجیر سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والے ستون سے توفیق بھی اسی طرح جکڑا کھڑا تھا لیکن توفیق شدید زخمی نظر آ رہا تھا جب کہ میجر پرمود کے اپنے جسم پر بھی جگہ جگہ خون کے دھبے نظر آ رہے تھے اور درد تو پورے جسم میں لہریں لے رہا تھا۔ توفیق کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے اندر بے شمار ستون تھے اور یہاں منشیات کی بھی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس بُو کا احساس ہوتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ اس وقت لیڈی تکاشو کے سٹور میں ہے لیکن توفیق کے علاوہ اس کے دوسرے ساتھی کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ توفیق کا سانس چل رہا تھا۔ لیکن وہ بہرحال میجر پرمود سے زیادہ زخمی تھا۔

"توفیق توفیق۔ ہوش میں آؤ۔ ہم دشمنوں کی قید میں ہیں" ——— میجر پرمود نے زور سے چیختے ہوئے بار بار کہا۔ اور پھر جب وہ مایوس ہو کر خاموش ہونے لگا تھا کہ اس نے توفیق کے جسم میں خفیف سی حرکت کا احساس دیکھا تو وہ اور زیادہ زور سے اُسے آوازیں دینے لگا اور چند لمحوں بعد توفیق نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"توفیق ہوش میں آؤ۔ ہم دشمنوں کی قید میں ہیں" ——— میجر پرمود نے کہا اور توفیق نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر میجر پرمود کی طرف دیکھا۔ اب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔

"اوہ میجر آپ تو خاصے زخمی ہیں" ——— توفیق نے بے اختیار ہو کر کہا تو میجر پرمود مسکرا پڑا۔

"اپنی حالت دیکھی ہے۔ اور باقی ساتھی بھی موجود نہیں نجانے ان کا کیا حشر ہوا ہے" ——— میجر پرمود نے کہا۔

"بس اچانک ہمارے قریب دھماکے ہوئے اور پھر مجھے ہوش نہیں رہا لیکن خدا کا شکر ہے کہ آپ بہرحال زندہ ہیں" ——— توفیق نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ میجر پرمود اس کی بات کا جواب دیتا۔ ہال کمرے کا سامنے کے رخ موجود بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کی ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں شعلے سے ناچ رہے تھے۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک کوڑا پکڑا ہوا تھا اور اس کے پیچھے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے جو تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر

کھڑے ہو گئے۔ وہ عورت جسے دیکھتے ہی میجر پرمود سمجھ گیا کہ یہی لیڈی تکاشو ہو گی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور میجر پرمود کے سامنے آ کر رُک گئی۔ وہ اس طرح میجر پرمود کو دیکھ رہی تھی جیسے نظروں ہی نظروں میں اُسے کھا جانا چاہتی ہو۔

"تو تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اور تمہارے مخصوص خدوخال بتا رہے ہیں کہ تم بلگارنوی ہو۔ کیوں" ___ اس عورت نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوں لیڈی تکاشو۔ میرا تعلق برائٹ سن سے ہے" ___ میجر پرمود نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ برائٹ سن۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا میک اپ صاف ہو چکا ہے۔ تبھی تو مجھے تمہارے اصل خدوخال نظر آ رہے ہیں اور پرنس جو کو شوم نے مجھے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ پاکیشیا اور بلگارنیہ کے سیکرٹ ایجنٹ میرے خلاف حرکت میں آ چکے ہیں۔ میں مطمئن تھی کہ تم میں سے کوئی بھی یہاں تک زندہ نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن میں بیحد حیران ہوں کہ یہاں تک نہ صرف پہنچ گئے بلکہ تم نے چار چوکیوں کو بھی تباہ کر دیا۔ اگر مجھے اچانک کار کیشو سے ایک کام نہ پڑ جاتا تو تم یقیناً سٹور تک بھی پہنچ جاتے لیکن تمہیں راچو شو قصبے اور اس راستے کا کیسے علم ہو گیا تھا" ___ لیڈی تکاشو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں ایک بار پھر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرا تعلق برائٹ سن سے ہے میری اور میرے ساتھیوں کی ذاتی قومیت بلگارنوی ہے۔ لیکن ہمارا تعلق بہر حال برائٹ سن سے ہی ہے۔ ہم نے میک اپ صرف اس لئے کیا تھا تاکہ تم مطمئن رہ سکو۔ تم نے جس طرح سودا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور مجھے دھتکار دیا تھا اس سے مجھے غصہ آ گیا تھا اور میں یہاں پہنچ کر ہر قیمت پر

تمہیں سودا کرنے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔ یہ میری فطرت ہے کہ میں کسی بھی معاملے میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا" ___ میجر پرمود نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اصل نام کیا ہے" ___ لیڈی تکاشو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پرویز میرا نام پرویز ہے" ___ پرمود نے کہا۔

"تو تمہیں اب بھی اس بات پہ اصرار ہے کہ تم برائٹ سن کے آدمی ہو" ___ لیڈی تکاشو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اصرار نہیں بلکہ میں واقعی برائٹ سن کا ہی آدمی ہوں" ___ میجر پرمود نے کہا تو اس بار لیڈی تکاشو وحشیانہ انداز میں قہقہے لگانے لگی۔

"احمق آدمی یہاں آنے سے پہلے میں نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر برائٹ سن کے چیف سے خود بات کی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا کوئی ایجنٹ سودا کرنے نہیں آیا اور نہ ہی انہیں فوری مال کی کوئی ضرورت ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تم برائٹ سن کے آدمی ہو۔ بتاؤ کون ہو تم ___ اصل بات بتا دو ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گی" ___ لیڈی تکاشو نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں کہ میرا نام پرویز ہے اور میں برائٹ سن کا سیکشن چیف ہوں۔ تم نے نجانے کس سے بات کی ہے۔ اگر تمہیں میری بات پہ یقین نہ آ رہا ہو تو میری چیف سے بات کراؤ۔ ابھی ساری بات سامنے آ جائے گی" ___ میجر پرمود نے کہا۔

"ہونہہ تو تم نہیں بتاؤ گے کہ تم کون ہو ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ ابھی تمہارے

جسم کے زخم چیخ چیخ کر خود ہی کہنا شروع کر دیں گے" ـــــ لیڈی تکاشو نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے آدمی کے ہاتھ سے کوڑا جھپٹا اور پھر انتہائی وحشیانہ انداز میں اس نے میجر پرمود کے پہلے سے زخمی جسم پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ وہ اس طرح مسلسل کوڑے مارتی چلی جا رہی تھی جیسے پاگل ہو گئی ہو۔ اور میجر پرمود کے جسم پر آڑھے ترچھے نشانات ابھرتے چلے آ رہے تھے بالکل اسی طرح جیسے کوئی تجریدی آرٹ کا ماہر مصور اپنے مخصوص انداز میں تصویر بنا رہا ہو۔ لیکن میجر پرمود کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور اس کے حلق سے سسکاری بھی نہ نکل رہی تھیں۔

"رک جاؤ پاگل عورت رک جاؤ" ـــــ یکلخت توفیق نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے پاگل کہہ رہے ہو۔ مجھے تمہاری یہ جرات" ـــــ لیڈی تکاشو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ میجر پرمود کو چھوڑ کر توفیق کی طرف لپکی اور ایک بار پھر اس کے کوڑے کی سرسراہٹ کے ساتھ ساتھ توفیق کے جسم پر بھی زخموں کے آڑے ترچھے پھول کھلنے لگ گئے۔ توفیق نے پہلے چند لمحے تو تکلیف برداشت کی پھر جب تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تو اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"مجھے پاگل کہہ رہے ہو مجھے۔ لیڈی تکاشو کو" ـــــ لیڈی تکاشو ساتھ ساتھ چیختی بھی جا رہی تھی۔ اس کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو رہی تھی۔

"لیڈی تکاشو۔ تم نے اپنی عبرتناک موت کو مقدر کر لیا ہے۔ یاد رکھو میں تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی اپنے ہاتھوں سے نوچوں گا۔ تم عورت نہیں کتیا

ہو" ـــــ میجر پرمود نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا اور لیڈی تکاشو جو مسلسل کوڑے مار مار کر اب بری طرح ہانپنے لگی تھی۔ ہونٹ بھینچے ایک بار پھر میجر پرمود کی طرف مڑ گئی۔

"ہونہہ۔ مجھے کتیا کہہ رہے ہو ـــــ اور تم اپنے آپ کو مرد سمجھ رہے ہو۔ تم گدھے ہو۔ سور ہو ـــــ تم تو میری بوٹیاں بعد میں نوچو گے میں پہلے تمہاری ایک ایک بوٹی کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گی" ـــــ لیڈی تکاشو نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا تھا اور میجر پرمود اس حالت میں بھی ہنس پڑا۔

"ذرا اپنی شکل جا کر آئینے میں دیکھو پھر مجھ سے بات کرنا۔ میں تمہارے چہرے پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا" ـــــ میجر پرمود نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ اوہ تم ـــــ تم ـــــ کمینے ـــــ کتے ـــــ بدذات۔ تم یہ کہہ رہے ہو" ـــــ لیڈی تکاشو پر ایک بار پھر دیوانگی کا دورہ سا پڑ گیا۔ اور اس نے پہلے سے بھی زیادہ وحشیانہ انداز میں میجر پرمود کے جسم پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ ساتھ ساتھ اس کے منہ سے اب مغلظات بھی طوفانی انداز میں نکل رہی تھیں۔ وہ حقیقتاً پاگل ہو گئی تھی کہ کھلے دروازے کی دوسری طرف کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ کوئی شخص بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ یہ آوازیں سنتے ہی لیڈی تکاشو کا ہاتھ بے اختیار رک گیا۔ اس کے پیچھے کھڑا ہوا آدمی اور مسلح افراد سب بری طرح چونک پڑے۔ میجر پرمود اور توفیق دونوں بے پناہ تکلیف کی وجہ سے نجانے کس وقت بیہوش ہو چکے تھے اور ان دونوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"لیڈی صاحبہ۔ لیڈی صاحبہ غضب ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر کا آپریشن روم تباہ کر دیا گیا

ہے۔ آپریٹر ہلاک کر دیئے گئے ہیں" ——— دروازے پر نمودار ہونے والے ایک نوجوان نے وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو" ——— لیڈی تکاشو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ زیرو ون مشین پر اچانک خطرے کا سائرن بج اٹھا جس پر میں نے سپیشل لائن آن کی تو پتہ چلا کہ آپریشن روم میں پانچ آدمی موجود تھے۔ جن میں سے ایک کنٹرول کیبن میں کھڑا تھا اور چار ہال میں۔ تمام مشینوں کو بموں سے اڑا دیا گیا تھا۔ میں نے آخری چارہ کار کے طور پر کارڈ و فائیو آن کر دی۔ جس سے وہ پانچوں فوری طور پر بیہوش ہو گئے ہیں۔ پھر میں نے سپیشل لائن پر چیکنگ کی تو آپریشن ہال کے باہر راہداری میں دونوں آپریٹروں کے جسموں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ مزید چیکنگ پر گیٹ وے کا محافظ راکو کی لاش بھی پڑی نظر آ گئی۔ میں نے یہ چیکنگ اس لئے کی تھی کہ کہیں حملہ آوروں کا کوئی اور ساتھی وہاں موجود نہ ہو۔ نگران پانچ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ چنانچہ میں لائن آف کر کے آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں" ——— آنے والے نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" ——— لیڈی تکاشو نے بے اختیار اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"لیڈی صاحبہ ان میں دو دیو نما حبشی ہیں اور تین ایشیائی ہیں" ——— آنے والے نے کہا۔

"حبشی کیا مطلب۔ حبشی یہاں کہاں سے آ گئے" ——— لیڈی تکاشو نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہمیں وہاں چل کر دیکھنا چاہیئے۔ مادام" ——— تاجوکم نے کہا اور لیڈی تکاشو شاید لاشعوری طور پر اس بات کی منتظر تھی کہ ابھی تاجوکم کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ وہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تاجوکم اس کے پیچھے اور وہ مسلح افراد بھی ان کے پیچھے لپک گئے۔ چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو چکا تھا۔ اسی لمحے میجر پرمود نے ایک جھٹکے سے سر کو اوپر اٹھایا۔ اس کا جسم حقیقی معنوں میں زخموں سے چور ہو چکا تھا۔ چند لمحوں تک تو وہ اس خالی کمرے کو دیکھتا رہا۔ اُسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ اچانک لیڈی تکاشو اور اس کے ساتھی کہاں چلے گئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے بندھے ہوئے جسم کو حرکت دی۔ اس کے جسم کے گرد موجود زنجیر ذرا سی کڑکڑائی تو اس کی نظریں بازو کے گرد جاتی ہوئی زنجیر کی ایک کڑی پر جم گئیں۔ کوڑے لگنے کی وجہ سے لاشعوری طور پر میجر پرمود کے جسم نے مسلسل جھٹکے کھائے تھے۔ اور شاید ان جھٹکوں کا نتیجہ تھا کہ بازو کے گرد ستون کے پیچھے جاتی ہوئی زنجیر کی ایک کڑی آدھی سے زیادہ کھل چکی تھی۔ شاید یہ کڑی پہلے سے ہی کمزور تھی۔ اس لئے مسلسل جھٹکوں کی وجہ سے اس کا کمزور حصہ کھل گیا تھا۔

اوہ اوہ یہ پاگل عورت پھر آ جائے گی" ——— میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سینے اور بازوؤں کو آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا۔ گو اس طرح اس کے زخمی جسم میں دوڑتی ہوئی درد کی لہریں ناقابل برداشت حد تک تیز ہو گئی تھیں لیکن رہائی کی خواہش اس درد سے بھی زیادہ تیز تھی۔ چنانچہ دو تین بار زوردار جھٹکوں کے بعد یکلخت کھٹاک کی آواز آئی اور اس کے ساتھ اس کے جسم کے گرد موجود زنجیر ٹوٹ کر ڈھیلی ہو کر اس کے قدموں میں گر گئی اور میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کا سر بے اختیار چکرا گیا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرتے گرتے بچا۔ اس

نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی تمام جیبیں خالی تھیں اور وہ فوری طور پر اسلحہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ توفیق کو بھی قید سے رہائی دلا سکے اور مزید کارروائی بھی کر سکے۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ اپنی طرف سے تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری آگے جا کر گھوم گئی تھی۔ اور پھر جیسے ہی وہ راہداری گھوما۔ اس کی آنکھوں میں چمک اور دل میں یکلخت مسرت کی جوت جاگ اٹھی۔ سائیڈ پر ایک دروازہ تھا جس کا آدھا پٹ کھلا ہوا تھا اور اُسے دیوار سے لٹکی ہوئی ایک مشین گن نظر آ گئی تھی۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اندر سر ڈال کر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں دیواروں کے ساتھ لوہے کے ریک نصب تھے جن میں تقریباً ہر قسم کا اسلحہ کھلا رکھا ہوا تھا۔ شاید یہ اسلحہ ہنگامی اور فوری ضرورت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ میجر پرمود کی نظریں دیواروں کے ساتھ نصب ریکوں پر گھومتی ہوئیں ایک بڑے سے باکس پر رک گئیں۔ اس پر ریڈ کراس بنا ہوا تھا اور میجر پرمود کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے جلدی سے ایک مشین گن اٹھائی اور پھر تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے نکلا اور اس بار وہ دوڑتا ہوا واپس اس ہال میں پہنچا جہاں ابھی تک توفیق زنجیروں سے بندھا بے ہوش کھڑا تھا۔ میجر پرمود تیزی سے ستون کی عقبی سمت گیا اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی زنجیر ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور میجر پرمود نے لپک کر زنجیریں اچانک کھلنے کی وجہ سے نیچے گرتے ہوئے توفیق کے بدن کو سنبھالا اور دوسرے لمحے وہ اُسے کاندھے پر ڈالے اس ہال نما کمرے سے نکلا اور اُسی طرح دوڑتا ہوا واپس اس اسلحہ خانے میں پہنچ گیا۔ حالانکہ وہ خود کافی سے زیادہ زخمی تھا لیکن اس وقت نجانے اس کے جسم میں کہاں سے اتنی طاقت آ گئی تھی کہ وہ بیہوش اور زخمی توفیق کو اٹھائے دوڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کمرے میں داخل ہو کر اس نے اس کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر توفیق کو نیچے لٹا کر اس نے بڑا سا میڈیکل باکس کھولا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس میڈیکل باکس میں طبی ضرورت کی تقریباً ہر چیز موجود تھی۔ اس نے سب سے پہلے کریم کا وہ جار اٹھایا جس سے زخموں میں ہونے والی درد اور جلن فوری طور پر ختم ہو جاتی تھی۔ دوسرے لمحے وہ انتہائی تیزی سے کریم توفیق کے زخموں پر لگا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ واقعی تیزی سے چل رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد توفیق کا تقریباً تمام جسم اس کریم سے ڈھک سا گیا۔ صرف چہرے اور ہاتھوں پر چونکہ کوئی زخم نہ تھا اس لئے وہ کریم کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ پھر اس نے باکس میں سے ایک انجکشن نکالا اور توفیق کو انجکشن لگانے کے بعد اس نے اس جیسی کریم کا دوسرا جار اٹھایا اور خود اپنے جسم کے زخموں پر جہاں جہاں اس کا ہاتھ جا سکتا تھا۔ کریم لگانی شروع کر دی۔ کریم جہاں جہاں لگتی جا رہی تھی درد اور تکلیف میں نہ صرف نمایاں کمی آتی جا رہی تھی بلکہ میجر پرمود کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابلتے ہوئے پانی کے تالاب سے نکل کر یخ پانی کے کسی تالاب میں اترتا جا رہا ہو۔ ابھی وہ کریم لگانے میں مصروف تھا کہ اس نے توفیق کی کراہ سنی۔ اور میجر پرمود چونک کر توفیق کی طرف دیکھنے لگا۔ توفیق کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ان میں ابھی شعور کی چمک نہ آئی تھی۔

"توفیق جلدی سے ہوش میں آ جاؤ۔ ہم ابھی تک شدید خطرے میں ہیں" ——— میجر پرمود نے کہا تو توفیق کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ اوہ میجر یہ کریم اوہ اب تو میرے زخم ٹھیک ہو گئے ہیں" ———

توفیق نے اپنے جسم کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا اور میجر پرمود نے اُسے ہوش میں آنے کے بعد خالی کمرے کو دیکھنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کے متعلق مختصر سا بتا دیا تاکہ توفیق کا ذہن صورت حال کو قبول کر کے آگے کام کر سکے۔

"اوہ۔ بھی مجھے دکھائیے یہ میں لگاتا ہوں" ___ توفیق نے تیز لہجے میں کہا اور پھر میجر پرمود کے ہاتھ سے کریم لے کر اس نے تیزی سے اس کی پشت اور گردن کے عقبی حصے پر موجود زخموں پر لگانی شروع کر دی۔ پھر میجر پرمود کے کہنے پر اس نے اُسے بھی طاقت کا ایک انجکشن لگا دیا۔ اب وہ دونوں ایک بار پھر قدرے فٹ ہو چکے تھے۔

"چلو اسلحہ اٹھاؤ اب ہمیں فوری ایکشن میں آجانا ہے۔ نجانے وہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں۔ ڈائنامیٹ کا بڑا بنڈل بھی اٹھا لو۔ میں اس پورے سٹور کو تباہ کر دینا چاہتا ہوں" ___ میجر پرمود نے کہا اور توفیق سر ہلاتا ہوا اسلحے سے بھرے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر راہداری میں پہنچ چکے تھے۔ میجر پرمود ہاتھ میں مشین گن سنبھالے احتیاط سے آگے بڑھتا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک بند دروازے پر ہو رہا تھا۔ میجر پرمود نے قریب جا کر دروازے کو آہستہ سا دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ میجر پرمود نے دیکھا کہ سامنے دیوار کے ساتھ ایک بڑی مشین نصب تھی جس کے سامنے اونچے سٹول پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور اس ہال نما کمرے میں ایک سائیڈ پر دو آدمی کرسی پر بیٹھے درمیان میں رکھی میز پر شطرنج کھیلنے میں مصروف تھے۔ انہوں نے کرسیوں کے ساتھ مشین گنیں لٹکا کر رکھی ہوئی تھیں۔ پرمود اندر داخل ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور

ان دو آدمیوں کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ سٹول پر بیٹھا ہوا نوجوان مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور اپنے ساتھیوں کی چیخیں سن کر تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے کے ساتھ سٹول سے نیچے فرش پر آگرا۔

"خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ___ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا اور مشین گن تانے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"کک کک کون ___ اوہ ___ وہ تم تو بندھے ہوئے تھے زنجیروں میں" ___ نوجوان جو شاید سرخ کریم سے لتھڑے ہوئے جسموں کی وجہ سے انہیں فوری طور پر پہچان نہ سکا تھا یکلخت چیخ پڑا۔

"توفیق اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو" ___ میجر پرمود نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مشین گن کی نال اس کے سینے پر رکھتے ہوئے توفیق سے کہا اور توفیق تیزی سے اس کے عقب میں گھوما اور دوسرے لمحے اس نوجوان کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس نے کلپ ہتھکڑی پہنا دی جو وہ سٹور سے اٹھا کر لے آیا تھا کہ شاید کسی موقع پر کام آجائے۔

"کیا نام ہے تمہارا" ___ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹامو ہے" ___ نوجوان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں" ___ میجر پرمود نے پوچھا۔

"تم ___ تت ___ تت تمہارے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ تین تو وہیں چوتھی چوکی میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ایک راستے ہوئے آتے ہوئے ہلاک ہو گیا تھا" ___ نوجوان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور کیپٹن آصف اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر سن کر میجر پرمود کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے سے ناچنے لگے تھے۔

"لیڈی تکاشو کہاں ہے" ____ میجر پرمود کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔

"وہ ____ وہ ہیڈ کوارٹر گئی ہیں تاجوکم کے ساتھ" ____ ٹامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں، اچانک کیوں گئی ہے" ____ میجر پرمود نے پوچھا اور جواب میں ٹامو نے اُسے وہی خبر سنادی جو وہ پہلے جا کر لیڈی تکاشو کو سنا آیا تھا اور اس نے وہیں ان دونوں کو بھی زنجیروں سے بندھا ہوا دیکھا تھا۔

"اوہ اوہ تو علی عمران براہ راست ہیڈ کوارٹر بھی پہنچ گیا" ____ میجر پرمود نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا کیونکہ حبشیوں کی وجہ سے وہ فوری طور پر سمجھ گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ ہے۔

"ہیڈ کوارٹر کا راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ جلدی بتاؤ" ____ میجر پرمود نے یکلخت غضبناک انداز میں اس کے منہ پر تھپیڑ مارتے ہوئے کہا اور ٹامو زوردار تھپیڑ کھا کر چیخ کر پہلو کے بل نیچے جا گرا لیکن دوسرے لمحے توفیق نے اُسے گردن سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ ابھی ذبح کر دوں گا" ____ میجر پرمود کا لہجہ اس قدر سخت اور سفاک تھا کہ ٹامو کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"یہیں سے یہیں سے جاتا ہے۔ اڈے کے آپریشن روم سے" ____ ٹامو نے حلق سے جلدی سے آواز نکالی۔

"کھلواسے" ____ میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مم مم میرے ہاتھ بندھے ہیں۔ دائیں طرف کی دیوار کی جڑ میں ابھرا ہوا پتھر ہے۔ اسے دباؤ تو دروازہ کھل جائے گا اور راستہ سیدھا لیڈی تکاشو کے دفتر میں جا نکلے گا" ____ ٹامو نے کہا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا۔ میجر پرمود نے ٹریگر دبا دیا۔ اور ٹامو گولیوں کی بوچھاڑ میں لٹو کی طرح گھومتا اور بُری طرح چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا جب کہ میجر پرمود تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ اس ابھرے ہوئے پتھر کو تلاش کر چکا تھا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار میں ایک خلا سا پیدا ہوا۔ آگے ایک سرنگ نما چوڑا سا راستہ نیچے کی طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا اور میجر پرمود کیپٹن توفیق کو اندر جانے کا اشارہ کر کے ایک طرف ہٹ گیا۔ کیپٹن توفیق جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ میجر پرمود اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ اور اس کی تیز نظروں نے اندر کی طرف بھی ایسا ہی ایک ابھرا ہوا پتھر چیک کر لیا۔ دوسرے لمحے دیوار برابر ہو چکی تھی۔

"آؤ میرے ساتھ کہیں وہ عمران ہم سے پہلے ہی ہاتھ دکھا کر نکل نہ جائے" ____ میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھے لیکن صرف اس لئے وہ دوڑنے کی بجائے چل رہا تھا کہ نجانے آگے کیسے حالات ہوں اور ایسا نہ ہو کہ ان کے قدموں کی آوازیں سُن کر ہی ان پر کوئی آفت ٹوٹ پڑے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک درمیانے سائز کے کمرے میں ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ کمرے میں صرف تین کرسیاں تھیں۔ اور باقی دو کرسیوں پر سلاگو اور ٹائیگر بیٹھے ہوئے تھے جب کہ جوزف اور جوانا فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور پیروں کو بھی باندھا گیا تھا لیکن باندھنے کے لئے نائیلون کی رسیاں استعمال کی گئی تھیں ایک آدمی اس وقت سلاگو کے بازو میں انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ عمران دیکھ چکا تھا کہ سلاگو اور ٹائیگر اصلی چہروں میں تھے۔ سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کی عورت ہاتھ میں ایک خون آلود کوڑا پکڑے کھڑی تھی۔ اس کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح آدمی بھی کھڑے تھے۔ وہ عورت اس وقت اپنے ساتھی کی طرف متوجہ تھی جو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ عمران ایک لمحے میں صورت حال سمجھ گیا کہ کسی انتہائی تیز اور انتہائی زود اثر گیس یا ریز کی مدد سے انہیں بیہوش کیا گیا ہے کیونکہ اس نے جوزف کو فرش پر بیہوش پڑا ہوا دیکھا تھا حالانکہ اس لولی پوپ کے مسلسل استعمال

کی وجہ سے جوزف کے ذہن کا وہ حصہ تقریباً بے حس ہو چکا تھا جس کی وجہ سے انسان بیہوش ہو جاتا ہے۔ اس کا یہی مطلب تھا کہ گیس یا ریز جو کچھ بھی استعمال کیا گیا ہے وہ انتہائی طاقتور اثرات رکھتے تھے ورنہ جوزف اس طرح آسانی سے بیہوش نہ ہوتا بہرحال عمران نے فوراً ہی آنکھیں دوبارہ بند کر کے سر کو اسی طرح ایک طرف لٹکا دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ عورت جو یقیناً لیڈی تکاشو تھی اسے ہوش میں دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ وہ اس دوران ناخنوں میں موجود بلیڈ کی مدد سے رسیاں کاٹ دینا چاہتا تھا کیونکہ اس نے پہلے سکرین پر اس عورت کو پاگلوں کے سے انداز میں میجر پرمود پر کوڑے برساتے ہوئے دیکھا تھا۔ نجانے وہ اب بھی زندہ ہے یا اس نے اسے مار ڈالا ہے۔ بہرحال وہ خود اپنا حشر اس جیسا نہ کرانا چاہتا تھا۔ اسی لمحے اُسے سلاگو اور ٹائیگر کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"تاجوکم۔ یہ پاکیشیائی ہوش میں کیوں نہیں آ رہا حالانکہ سب سے پہلے اسے ہی انجکشن لگا ہے" ___ لیڈی تکاشو کی سخت بلکہ کرخت آواز سنائی دی۔

"ہو سکتا ہے اس کے اعصاب زیادہ کمزور ہوں اور آپ جانتی ہیں۔ کہ کارڈوفا ریز کس قدر طاقتور ریز ہوتی ہیں" ___ دوسری آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم اور تمہارا تعلق کس ملک سے ہے" ___ لیڈی تکاشو کی سخت آواز سنائی دی۔ وہ شاید سلاگو یا ٹائیگر سے مخاطب تھی۔

"میرا نام سلاگو ہے اور میں بارجانی ہوں" ___ سلاگو کی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو تم بھی یقیناً پاکیشیائی ہو گے۔ تم نے کوئی خاص قسم کا میک اپ کر رکھا ہے جو ہم سے واش نہیں ہو سکا" ___ لیڈی تکاشو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں" ___ سلاگو کی آواز سنائی دی لیکن دوسرے لمحے سڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی سلاگو کی چیخ سنائی دی اور عمران نے

بے اختیار نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ وہ سیدھا ہو کر بھی بیٹھ گیا۔ آدھی سے زیادہ رسیاں کٹ چکی تھیں اور اب صرف ایک جھٹکے سے وہ آزاد ہو سکتا تھا۔ پوری رسیاں وہ ویسے بھی نہ کاٹنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح فوری طور پر رسیاں ڈھیلی پڑ جاتی تھیں اور دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا۔

"بکواس کرتے ہو میرے سامنے۔ سچ سچ بتاؤ کون ہو تم"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی بازو گھما کر ایک بار پھر کوڑا سلاگو کے جسم پر مار دیا اور سلاگو کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ اس کے جسم پر کوڑے کی ضربوں کے نشانات واضح نظر آ رہے تھے۔

"لیڈی تکاشو تمہیں کوڑے مارنے کا بڑا شوق ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا تو لیڈی تکاشو تیزی سے عمران کی طرف گھوم گئی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا تم بتاؤ کون ہو تم"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے شاید اسے ڈرانے کے لئے کوڑے کو ہوا میں چٹخا۔ اس کے ذہن میں تاجوکم کی بات موجود تھی کہ یہ شخص ان سب میں سے زیادہ کمزور اعصاب کا مالک ہے اس لئے شاید اس کا خیال تھا کہ یہ آدمی تو کوڑے کے چٹخنے سے ہی خوفزدہ ہو جائے گا۔

"ہم پاکیشیائی ہیں ویسے سلاگو سچ کہہ رہا ہے۔ وہ ہم میں سے اکیلا بابیانی ہے۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے میجر پرمود اور اس کے ساتھی توفیق کے ساتھ کیا کیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔ لیڈی تکاشو نے جس طرح سلاگو پر کوڑے برسا دیئے تھے۔ اس سے ویسے بھی عمران کے ذہن میں تلخی سی پیدا ہو گئی تھی چونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ ٹائیگر اصلی چہرے میں ہے۔ اس لئے ظاہر ہے اس کا میک اپ بھی ختم ہو چکا ہو گا اس لئے اس نے اپنے پاکیشیائی ہونے کا اقرار کر لیا تھا۔

"میجر پرمود ۔۔۔۔ تو اس کا نام میجر پرمود تھا ۔۔۔۔ تو میرا خیال درست تھا کہ وہ بلگارنوی ہے ۔۔۔۔ وہ اب تک مر بھی چکا ہو گا۔ وہ احمق خواہ مخواہ اتنی سی بات پر پٹتا رہا کہ وہ برائٹ سن کا نمائندہ ہے۔ اور بلگارنوی ایجنٹ نہیں ہے ۔۔۔۔ تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ اور یہ سلاگو ہے۔ اس کے ساتھ ٹائیگر اور وہ جو فرش پر بے ہوش پڑے ہیں۔ ان کے نام جوزف اور جوانا ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا اور لیڈی تکاشو بے اختیار ہنس پڑی۔

"تاجوکم کا خیال درست ہے۔ تم واقعی کمزور اعصاب کے مالک ہو۔ اس لئے ایک بار کوڑا چٹخانے سے طوطے کی طرح سب کچھ بتاتے چلے جا رہے ہو"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ پوچھنا ہے۔ وہ پوچھ لو۔ تاکہ اس کے بعد میری پوچھنے کی باری آ جائے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم ۔۔۔۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے اس طرح چونک کر کہا جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تمہیں ہماری آمد کے متعلق کس نے بتایا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ سوال کر دیا۔

"اوہ مجھے پرنس آف ساجینا جاکو شوم نے بتایا تھا"۔۔۔۔۔ لیڈی تکاشو نے کہا۔

"پرنس جاکو شوم نے۔ مگر کیوں تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔۔ عمران

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پرنس جاکو شوم ساجینا کا ملٹری چیف ہے اور کنگ کا بھتیجا ہے۔

”سے کوئی تعلق۔ بہرحال تم نے میرے آدمیوں کو مارا ہے ــــ میری مشینری تباہ کر دی ہے۔ اس لئے میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گی“ ــــ لیڈی تکاشو کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

”جو مرضی آئے کرتی رہنا مجھے یہ بتاؤ کہ وہ بماٹٹ سٹون کہاں ہے جو تم نے شاہی مندر کے بت کی آنکھ سے چرایا ہے“ ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس ہے۔ وہی تو مجھے ساجینا کی ملکہ بنائے گا“ ــــ لیڈی تکاشو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے ــــ میں سمجھ گیا ــــ کیا یہیں اس کمرے میں ہے“ ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”یہاں بھی ہو تمہیں نہیں مل سکتا“ ــــ لیڈی تکاشو نے کہا۔

”مادام کیا انہیں گولیوں سے نہ اڑا دیا جائے“ ــــ یکلخت پیچھے کھڑے تاجوکم نے کہا۔ وہ شاید اس سوال جواب سے اکتا گیا تھا۔

”ارے تم انہیں آسان موت مارنا چاہتے ہو ــــ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ انہیں آسان موت مارنا اپنے ساتھ زیادتی کرنا ہے ــــ میں اس کوڑے سے ان کے جسموں کی کھال اتاروں گی ــــ میں انہیں آسانی سے کہاں مرنے دوں گی“ ــــ لیڈی تکاشو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مادام اصل بات تو معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ لوگ آخر ہیڈ کوارٹر تک اور پھر اس کے اندر کیسے پہنچ گئے“ ــــ تاجوکم نے کہا اور لیڈی تکاشو اس

کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

”ہاں ہاں یہ تو میں واقعی پوچھنا بھول گئی تھی۔ بولو کیسے آئے تھے تم“ ــــ لیڈی تکاشو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کوڑا لے کر ایک بار پھر فضا میں چٹخا دیا۔

”سنو مادام یا لیڈی تکاشو جو کچھ بھی تم ہو۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ تم منشیات سپلائی کرتی ہو یا کچھ اور۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم وہ بماٹٹ سٹون ہمارے حوالے کر دو اور اپنی جان بچا لو۔ ورنہ اگر ہم تمہارے تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو بماٹٹ سٹون تک بھی پہنچ جائیں گے لیکن اس صورت میں تم ملکہ بننے کی بجائے لاش کی صورت میں پڑی سڑتی رہو گی“ ــــ عمران کا لہجہ یکلخت بے پناہ سرد ہو گیا کیونکہ اس نے ٹائیگر کے سر کا مخصوص اشارہ دیکھ لیا تھا کہ وہ بھی اپنی رسیاں کاٹ چکا ہے۔ اب وہ آسانی سے ان مسلح افراد کو سنبھال سکتا تھا۔ عمران نے جان بوجھ کر اتنا وقت سوال جواب میں گزارا تھا تاکہ ٹائیگر اس دوران اپنا کام کر سکے۔ ٹائیگر نے بھی اپنے ناخنوں میں بلیڈ لگا رکھے تھے اور اب تو اسے انہیں استعمال کرنے کی بھی خاصی مشق ہو گئی تھی۔

”اوہ اوہ تمہاری یہ جرات کہ تم میری توہین کرو میں تمہاری بوٹیاں نوچ ڈالوں گی“ ــــ مشتعل مزاج لیڈی تکاشو نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے اوپر کو اٹھا۔ وہ مجسم پر مود کی طرح عمران کو بھی وحشیانہ انداز میں کوڑے مارنا چاہتی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا گھومتا ہوا بازو نیچے آتا۔ عمران نے ہاتھوں کو زور سے جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہوا۔ اور مادام

ٹکاشو کا کوڑا سڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ خالی کرسی سے ٹکرایا مگر دوسرے لمحے لیڈی ٹکاشو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے یکلخت پوری قوت سے اس کے پہلو میں سر کی زوردار ٹکر ماری تھی اور بھاری جسم کی لیڈی ٹکاشو مڑتی ہوئی ان مسلح افراد پر جا پڑی جو حیرت سے ابھی صرف پلکیں ہی جھپکا رہے تھے۔ اسی لمحے تاجوکم کی چیخ سنائی دی اور وہ بھی اچھل کر اڑتا ہوا عقبی دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ یہ کام ٹائیگر نے دکھایا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اور عمران دونوں بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور عمران نے تو اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی لیڈی ٹکاشو کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر پوری قوت سے فرش پر پٹخ دیا۔ اسی لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیڈی ٹکاشو نیچے گر کر بری طرح تڑپنے لگی تھی اور ساتھ ساتھ وہ ہذیانی انداز میں چیخ بھی رہی تھی۔

"بولو کہاں ہے۔ براہٹ سٹون بولو" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر لیڈی ٹکاشو کو اٹھا کر فرش پر اس طرح پٹخ دیا جیسے دھوبی کپڑے کو پٹختا ہے۔ اور لیڈی ٹکاشو کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا۔

"رک جاؤ رک جاؤ ——— میں دیتی ہوں تمہیں ——— مجھے مت مارو ——— تم تو انتہائی وحشی ہو" ——— لیڈی ٹکاشو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں وحشی ہوں۔ اور تم جو میجر پرمود پر انتہائی بیدردی سے کوڑے برسا رہی تھیں تم انتہائی رحم دل ہو" ——— عمران نے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر پیر کی ضرب لگاتے ہوئے کہا اور لیڈی ٹکاشو ضرب کھا کر اس بری طرح تڑپنے لگی کہ مچھلی بھی پانی سے نکل کر اس طرح نہ تڑپتی ہو گی۔

"بولو کہاں ہے براہٹ سٹون بولو" ——— عمران نے اسے گردن سے

پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے اس خالی کرسی پر پھینکتے ہوئے کہا۔ جس پر پہلے وہ بندھا ہوا بیٹھا تھا لیکن کرسی شاید لیڈی ٹکاشو کا بوجھ اور جھٹکا نہ سہہ سکی اس لئے وہ کڑکڑا کر ٹوٹ گئی اور لیڈی ٹکاشو ایک بار پھر چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری۔ تاجوکم اور چاروں مسلح افراد کو ٹائیگر پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔ لیڈی ٹکاشو اب بے سس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔ وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

"اس تاجوکم کی جیب میں سرنج اور انٹی کارڈو کا انجکشن ہو گا۔ جوزف جوانا اور سلاگو کو لگا دو" ——— عمران نے مڑ کر خاموش کھڑے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تاجوکم کی لاش کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے جھک کر لیڈی ٹکاشو کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب لیڈی ٹکاشو کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی تو عمران ہاتھ چھوڑ کر مڑا اور اس نے تیزی سے ایک طرف پڑا ہوا وہ خون آلودہ کوڑا اٹھا لیا۔ اس کے ذہن میں اس وقت لیڈی ٹکاشو کے لئے انتہائی غصہ موجود تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر بار بار آجاتا جب لیڈی ٹکاشو انتہائی بیدردی سے انتہائی زخمی میجر پرمود پر کوڑے برسا رہی تھی اور میجر پرمود کا جو حال اس نے دیکھا تھا۔ اس سے اسے یقین تھا کہ اس بدبخت نے واقعی اسے کوڑے مار مار کر ہلاک کر دیا ہو گا۔ جب عمران کوڑا اٹھا کر لیڈی ٹکاشو کے قریب آیا تو وہ کراہتی ہوئی پہلو پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے۔ براہٹ سٹون" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی لیڈی ٹکاشو کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ کوڑے کی ضرب کھا کر وہ

بے اختیار فرش پر گر گئی تھی۔

"تولو بولو کہاں ہے" ـــــ عمران کا غصہ بتدریج بڑھتا جا رہا تھا اور ایک بار پھر شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ کوڑا پوری قوت سے لیڈی تکاشو کے پہلو پر پڑا۔ اور وہ کربناک انداز میں چیخ مار کر فرش پر لوٹ پوٹ ہونے لگ گئی۔

"میرے دفتر کی خفیہ الماری میں ہے۔ لے جاؤ اسے اور مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے چھوڑ دو۔ مجھ پر رحم کرو میں عورت ہوں مجھ پر رحم کرو" ـــــ لیڈی تکاشو نے انتہائی بے بسی سے کہا۔

"تم اگر عورت ہوتیں تو میں تمہاری طرف انگلی بھی نہ اٹھاتا لیکن تم عورت نہیں ہو ـــ تم ڈائن ہو۔ عورتیں اس طرح کسی پر کوڑے نہیں برسایا کرتیں" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر کوڑا مار دیا۔

"مت مارو ـــ لے جاؤ ـــ مت مارو ـــ میں تمہارے پیر پکڑتی ہوں مت مارو ـــــ اوہ اوہ خدایا اس قدر تکلیف اوہ میں مر رہی ہوں مجھ پر رحم کھاؤ" ـــــ لیڈی تکاشو کی حالت واقعی قابلِ رحم ہو گئی تھی۔ وہ فرش پر پڑی پڑی انتہائی بے بسی کے عالم میں تڑپ رہی تھی۔

"تم کسی پر رحم کھاتی تھی جو تم پر رحم کیا جائے رحم بھی اس پر کھایا جاتا ہے جو دوسروں پر رحم کھاتا ہو تمہیں بہرحال تفصیل سے بتاؤ۔ یہاں سے وہ کمرہ کہاں ہے اور وہ الماری کہاں ہے اور اس کے کھولنے کا کیا طریقہ ہے۔ سب کچھ پوری تفصیل سے بتاؤ۔ ورنہ کوڑے مار مار کر تمہاری روح

کے بھی ٹکڑے اڑا دوں گا بولو" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور لیڈی تکاشو اس طرح شروع ہو گئی جیسے ٹیپ ریکارڈر چلتا ہے۔ وہ واقعی پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتی چلی جا رہی تھی۔

"ٹائیگر تم اس کا خیال رکھو میں جا کر یہ براہٹ سٹون لے آؤں اگر یہ کوئی حرکت کرے تو گولیوں سے اڑا دینا" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ہنٹر ایک طرف پھینک کر وہ تیزی سے مڑا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مادام نے پورا راستہ تفصیل سے بتا دیا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ اس وقت وہاں اور کوئی آدمی نہ ہو گا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ گھوما اور پھر ایک کمرے کے کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔ یہ واقعی بیڈ روم تھا۔ اس نے بیڈ روم کے سرہانے دیوار پر جا کر ہاتھ پھیرا تو اُسے ایک جگہ اُبھری ہوئی دکھائی دی۔ اس نے اسے دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز سے دیوار میں ایک الماری نمودار ہو گئی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے۔ اس کے اندر سونے کے بڑے بڑے ڈلے بھرے ہوئے تھے۔ وہ ان ڈلوں کو اٹھا کر نیچے پھینکتا رہا لیکن ساری الماری خالی کر دینے کے باوجود وہ براہٹ سٹون اُسے کہیں نظر نہ آیا تو بے اختیار غصے کی شدت سے اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"اس احمق نے اس حالت میں بھی جھوٹ بولا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف پلٹا لیکن اُسی لمحے اُسے دور تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ فائرنگ کی آوازیں اس طرف سے نہ آ رہی تھیں۔ جس طرف لیڈی تکاشو یا اس کے ساتھی موجود تھے بلکہ یہ آوازیں جیسے دور

آسمان پر سنائی دی تھیں اور اب خاموشی تھی۔ اسی لمحے عمران کی نظریں بیڈ روم کے اندرونی طرف موجود ایک دروازے پر پڑیں۔ آتے وقت تو اُسے وائٹ سٹون کا خیال تھا اس لئے اس پر توجہ نہ دی تھی لیکن اب وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا تھا کہ دروازے پر لگی ہوئی سنہرے رنگ کی آرائشی زنجیر آہستہ آہستہ ہل رہی تھی۔ بالکل آہستہ آہستہ۔ لیکن بہرحال حرکت موجود تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک سرنگ نما راستہ تھا جو بتدریج اوپر کو اٹھتا جا رہا تھا۔ اور اب عمران کو احساس ہوا کہ اس نے فائرنگ کی جو آوازیں سنی تھیں وہ اس طرف سے ہی آئی تھیں۔ جس طرف یہ اوپر کو اٹھتا ہوا راستہ جا رہا تھا۔ وہ تیزی سے اس راستے پر دوڑنے لگا۔ اور اب اس کی چھٹی حس اُسے واضح طور پر بتا رہی تھی کہ اس راستے پر ابھی تھوڑی دیر پہلے کوئی ضرور گزرا ہے۔ راستہ کافی اُوپر جانے کے بعد اچانک ایک سنگل دیوار پر ختم ہو گیا۔ عمران نے دیوار پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا لیکن دیوار سپاٹ تھی۔ عمران نے ادھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظریں دیوار کی جڑ میں ایک ابھرے ہوئے پتھر پر پڑ گئیں۔ اس نے پتھر پر دباؤ ڈالا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار میں ایک خلا پیدا ہو گیا عمران نے گردن دوسری طرف کر کے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ کمرے میں تین افراد کی گولیوں سے چھلنی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور سامنے دیوار پر نصب ایک بڑی سی مشین کے پُرزے نیچے فرش پر بکھرے ہوئے پڑے تھے صاف نظر آ رہا تھا کہ اس مشین کو مشین گن کی فائرنگ سے تباہ کیا گیا ہے۔ وہ تیزی سے اس کمرے میں سے دوڑتا ہوا اس کے دوسرے دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا اور پھر تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک

کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرا تو ٹھٹک کر رک گیا کمرے میں ستونوں کے ساتھ نیچے ٹوٹی ہوئی زنجیریں بھی پڑی تھیں اور خون کے دھبے بھی اور اس ہال نما کمرے کی سچویشن دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ وہی کمرہ تھا جس میں میجر پرمود اور توفیق بندھے ہوئے تھے اور لیڈی تکاشو ان پر وحشیانہ انداز میں کوڑے برسا رہی تھی۔ ٹوٹی ہوئی زنجیروں کا مطلب واضح تھا کہ میجر پرمود اور توفیق ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں۔ تو پھر وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ تیزی سے کمرے سے باہر آیا تو اسی لمحے اُسے مخالف سمت میں دُور سے مشین گن کی فائرنگ کی مدھم سی آوازیں سنائی دیں اور عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے صحن میں پہنچ گیا جہاں دس مسلح افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن انہیں مرے کافی دیر ہو چکی تھی۔ ابھی عمران آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اُسے ہیلی کاپٹر کے پروں کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے آگے کی طرف لپکا۔ یہ اوپر والی منزل کا صحن تھا جب کہ درختوں کی چوٹیاں بھی یہاں سے نظر آ رہی تھیں۔ اسی لمحے ایک ہیلی کاپٹر نیچے سے تیزی سے اوپر کو اٹھتا دکھائی دیا۔

"اوہ۔ اوہ رک جاؤ توفیق عمران یہاں موجود ہے" ——— اچانک میجر پرمود کی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر ذرا اوپر معلق ہو گیا۔

"شکر کرو تم مجھے نظر آ گئے تھے ورنہ توفیق اس پورے اڈے کو ڈائنامیٹ سے ابھی اڑا دیتا۔ اور میں نے تمہارا شکریہ بھی ادا کرنا تھا کہ تم نے میرا انتقام اس لیڈی تکاشو سے لے لیا ہے۔ لیکن سوری عمران برائٹ سٹون میں ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ یہ میرے ملک کا حق تھا کیونکہ تمہارا ملک توشوگران سے

بھی آسونا سستے داموں خرید سکتا ہے۔ لیکن ہمیں مجبوراً سا جینا کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے“ ـــــ دور سے میجر پرمود کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ہیلی کاپٹر سے باہر لٹک کر زور زور سے بول رہا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی کریم لگی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

”تم نے کیسے حاصل کر لیا اسے میجر پرمود“ ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے چیخ کر پوچھا۔

”جب تم لیڈی تکاشو پر تشدد کر رہے تھے تو میں دروازے کے پیچھے موجود تھا اور پھر جیسے ہی اس نے تفصیل بتائی میں فوراً اس کے بیڈ روم میں گیا وہاں سے میں نے براہٹ سٹون اٹھایا اور خفیہ راستے سے واپس یہاں سٹور میں آگیا۔ یہ دیکھو یہ ہے براہٹ سٹون“ ـــــ میجر پرمود نے دور سے اس سفید رنگ کے پتھر کو دکھاتے ہوئے کہا جو سورج کی روشنی میں ہیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ اس میں اتنی چمک تھی کہ آنکھ اس پر نہ ٹھہرتی تھی۔

”اچھا خدا حافظ“ ـــــ میجر پرمود نے کہا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر تیزی سے گھوما اور پھر دور درختوں کی چوٹیوں پر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

عمران تیزی سے واپس مڑا۔ اور دوڑتا ہوا اسی راستے سے ہوتا ہوا واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں لیڈی تکاشو اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ لیڈی تکاشو ابھی تک فرش پر پڑی کراہ رہی تھی۔

”لیڈی تکاشو تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا“ ـــــ عمران نے غراتے ہوئے لیڈی تکاشو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جھوٹ ـــ کیا مطلب میں نے تو جھوٹ نہیں بولا ـــ وہ براہٹ سٹون الماری میں موجود ہے ـــ میرے سونے کے ڈلوں سمیت۔ تم سب کچھ لے لو۔ براہٹ سٹون بھی لے لو ـــ سونا بھی لے لو ـــ لیکن مجھے معاف کر دو۔ مجھے زندہ رہنے دو“ ـــــ لیڈی تکاشو نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”وہ براہٹ سٹون نقلی ہے۔ اصلی کہاں ہے“ ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”نقلی ـــ کیا مطلب“ ـــــ لیڈی تکاشو یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے تکلیف کی شدت سے بگڑے ہوئے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”جوانا“ ـــــ عمران نے مڑ کر ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس ماسٹر“ ـــــ جوانا نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”یہ عورت اس حالت میں بھی اداکاری کر رہی ہے۔ اس نے اصل براہٹ سٹون کہیں اور چھپا رکھا ہے۔ اور نقلی براہٹ سٹون الماری میں رکھ چھوڑا ہے۔ کیا تم اس سے اصلی براہٹ سٹون برآمد کرا سکتے ہو“ ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس ماسٹر ابھی ایک لمحے میں“ ـــــ جوانا نے بھیڑیے کے انداز میں دانت کھوستے ہوئے کہا اور فرش پر لیٹی ہوئی لیڈی تکاشو کی طرف بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ رک جاؤ ـــ میں بتاتی ہوں ـــ تم تو مجھے اس سے بڑے پاگل نظر آ رہے ہو۔ اصلی براہٹ سٹون اسی الماری کے ایک خفیہ خانے میں ہے“ ـــــ لیڈی تکاشو نے دیو قامت جوانا کو جارحانہ انداز سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ جوانا کا اس کی طرف بڑھنے کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے کوئی بھوکا بھیڑیا کسی بکری کے بچے کی طرف بڑھ رہا ہو۔

"اسے ساتھ لے آؤ۔ اب یہ خود وہ خفیہ خانہ کھولے گی" ـــــ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جوانا نے جھک کر لیڈی ٹکاشو کو گلے سے پکڑا۔ اور ایک جھٹکے سے اُسے کھڑا کر کے عمران کی طرف دھکیل دیا۔

"شرافت سے چلی چلو ورنہ مجھے تم جیسی عورتوں کی گردنیں توڑنے میں زیادہ لطف آتا ہے" ـــــ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور لیڈی ٹکاشو خاموشی سے عمران کے پیچھے چلنے لگی۔ اس کا جسم خاصا زخمی تھا اور زخموں سے خون بھی بہہ رہا تھا لیکن اس وقت اُسے صرف اپنی جان بچانے کا فکر تھا۔ ٹائیگر۔ جوزف اور سلاگو بھی خاموشی سے جوانا کے عقب میں چل پڑے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اس کمرے میں موجود تھے۔ لیڈی ٹکاشو نے آگے بڑھ کر الماری کے اندر ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ سائیڈ سے ایک خانہ کھل کر باہر آ گیا۔ اور عمران نے اس خانے کے اندر پڑی ہوئی چمڑے کی تھیلی اٹھا لی۔ تھیلی کھول کر اس نے اس کے اندر موجود ہمالٹ سٹون باہر نکالا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہاں یہ اصلی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اُسے دوبارہ تھیلی میں ڈال کر اس نے تھیلی جیب میں رکھ لی۔

سلاگو تم نے کوڑے بھی کھائے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کے لئے رقم بھی خرچ کی ہے۔ اس لئے یہ سونے کے سب ڈلے تمہارے۔ مجھے یقین ہے کہ ان سے تم اپنے ادارے کو مزید وسعت دے سکو گے اور اس طرح ہماسم کی بیخ کنی کا دائرہ کچھ اور بڑھ جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے سلاگو سے کہا۔

"یہ سارے ـــــ اوہ اتنے سارے کیا آپ۔ آپ نہیں لیں گے"

سلاگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ سب تمہارے ہیں ـــــ اٹھا لو جلدی کرو" ـــــ عمران نے کہا اور سلاگو تیزی سے ان ڈلوں پر جھپٹ پڑا۔ اسی لمحے اس کی نظریں ایک طرف کونے میں پڑے ہوئے ایک تھیلے پر پڑیں۔ اس نے لپک کر تھیلا اٹھایا اور پھر سونے کے بڑے بڑے ڈلے اس میں بھرنے شروع کر دیئے۔

"باس وہ نقلی ہمالٹ سٹون کہاں ہے۔ اور آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ نقلی ہے اور اصلی اس نے چھپایا ہوا ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ میجر پرمود لے گیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میجر پرمود وہ زندہ ہے ـــــ مگر یہ تو کہہ رہی تھی کہ وہ مر چکا ہو گا" ـــــ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔ لیڈی ٹکاشو بھی چونک کر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے عمران کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔ اور عمران نے فائرنگ سننے کی آواز سے لے کر ہیلی کاپٹر پر میجر پرمود اور توفیق کو جاتے ہوئے اور پھر ان کی باتیں بھی بتا دیں اور یہ بھی بتا دیا کہ میجر پرمود نے جاتے ہوئے اُسے ہمالٹ سٹون بھی دکھایا تھا۔

"تو آپ نے صرف دور سے دیکھ کر ہی معلوم کر لیا کہ وہ نقلی ہے جبکہ میجر پرمود اپنے پاس رکھ کر بھی اس کو نہ پہچان سکا" ـــــ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ جلدی شیطان کا کام ہے۔ اور ان ڈی ایجنٹوں میں یہی خامی ہوتی ہے کہ وہ ہر کام جلدی میں کرتے ہیں اور اس جلدی اور تیز رفتاری کی وجہ سے ان کا دھیان باریک پہلوؤں کی طرف نہیں جاتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ وہ تو بالکل اصل کے مطابق تھا۔ اور سوائے میرے اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ نقلی ہے یا اصلی۔ میں نے اُسے صرف اس لئے الماری میں رکھا تھا کہ لالچ میں آ کر میرا ہی کوئی آدمی اسے چوری کرنے کی کوشش نہ کر ڈالے" ـــــ لیڈی تکاشو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کی نقل کہاں سے بنوائی تھی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باچان کے ایک جوہری سے۔ اور میں اس کے سر پر بیٹھی رہی تھی کہ وہ جلد از جلد اسے تیار کرے۔ اور جیسے ہی اس نے اُسے تیار کیا میں نے اُسے گولی مار دی تاکہ راز داری قائم رہ سکے" ـــــ لیڈی تکاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے بھی اس کے سر پر چڑھ کر جلدی جلدی کا شور مچایا ہو گا۔ نتیجہ یہ کہ اس سے فوری طور پر جو کچھ بن سکا۔ اُسے اصل پتھر کی طرح کاٹ کر اپنی جان چھڑانے کے لئے تمہارے حوالے کر دیا۔ سٹو برائٹ سٹون کا مطلب ہے چمکدار پتھر۔ اور پتھر اور شیشے میں فرق ہوتا ہے۔ روشنی کی شعاعیں جب پتھر سے گزرتی ہیں وہ نہ صرف مدھم پڑ جاتی ہیں بلکہ اس پتھر کے اندر موجود رنگوں کے مطابق رنگ بھی ظاہر کر دیتی ہیں اور ان رنگوں کی وجہ سے ہی پتھروں کی قیمتیں قائم کی جاتی ہیں۔ پکھراج ۔ نیلم ۔ ہیرا۔ ان سب کی تمیز اسی طرح ہوتی ہے۔ برائٹ سٹون پتھر کے بارے میں یہاں آنے سے پہلے میں نے تفصیلی تحقیقات کر لی تھیں۔ یہ پتھر ہیرے کی طرح شفاف ضرور تھا لیکن سورج کی روشنی پڑنے پر اس میں سے جامنی رنگ کی شعاعیں نکلتی تھیں جو کسی ہیرے یا دوسرے پتھر سے نہیں نکلتیں۔ ایک پتھر ہوتا ہے زرکون یہ مصنوعی ہیرا کہلاتا ہے۔ اصلی ہیرا تو کان سے برآمد ہوتا ہے جب کہ زرکون لیبارٹری میں مصنوعی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف اس وقت معلوم ہوتا ہے جب اسے روشنی کے سامنے لایا جائے زرکون میں ایک رنگ کی بجائے روشنی کے ساتوں رنگ منعکس ہوتے ہیں یہی اس کی پہچان ہے جب میجر پرمود نے مجھے برائٹ سٹون دکھایا تو اس پر سورج کی روشنی پڑی اور روشنی کے سارے رنگ مجھے واضح نظر آئے جس سے میں فوری طور پر سمجھ گیا کہ یہ برائٹ سٹون نہیں ہے بلکہ زرکون ہے۔ تمہارے اس جوہری نے اپنی جان چھڑانے کے لئے تمہیں زرکون کو تراش کر اصلی پتھر کی طرح اس کی تراش خراش کر کے تمہارے حوالے کر دیا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ یہ نقلی ہے اور ظاہر ہے اصلی تم نے کہیں اور چھپایا ہوا ہو گا" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور لیڈی تکاشو کا چہرہ شدید مایوسی سے لٹک گیا۔ اس دوران سلاگو نے سونے کے سارے ڈلے اس تھیلے میں بھر لئے تھے عمران بھی شاید اسی انتظار میں وہاں کھڑا تھا۔

"چلو اب چلیں" ـــــ عمران نے سلاگو کے فارغ ہوتے ہی کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے ماسٹر" ـــــ جوانا نے پوچھا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھے معاف کر دو" ـــــ لیڈی تکاشو نے منت کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ ان سے ذرا فاصلے پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور پھر جیسے دھماکوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ کمرہ ان دھماکوں کی وجہ سے بری طرح لرزنے لگا تھا ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی کمرے کی چھت نیچے اور دیواریں اندر کی طرف گر پڑیں گی۔

"اوہ بھاگو وہ باہر والا اڈہ تباہ ہو رہا ہے اور اس کا ملبہ اس عمارت پر بھی گر رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ جوانا نے لیڈی ٹکاشو کو بازو سے پکڑا اور تیزی سے باہر راہداری کی طرف دوڑ پڑے۔ خوفناک دھماکے ابھی تک جاری تھے اور راہداری کا فرش بھی بری طرح لرز رہا تھا کہ یکلخت لیڈی ٹکاشو جوان کے درمیان دوڑ رہی تھی نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ لگایا اور وہ اڑتی ہوئی ایک کھلے دروازے کے اندر غائب ہو گئی۔ جوانا اس کے پیچھے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کمرے کے اوپر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ اس کمرے کی چھت بیٹھ گئی جس میں چند لمحے پہلے لیڈی ٹکاشو داخل ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی لیڈی ٹکاشو کی کربناک چیخ سنائی دی۔ اور کمرے کے دروازے سے دھول کا بادل سا نکلا۔ اس کمرے کی چھت پر کوئی بڑا ملبہ گرا تھا جس کی وجہ سے اس کی چھت بیٹھ گئی تھی اور لیڈی ٹکاشو اس ملبے کی زد میں آ کر ختم ہو گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"بس اب سٹور اڑا دو۔ اب تک یقیناً عمران اس ہیڈ کوارٹر والی عمارت سے بھی نکل گیا ہو گا"۔۔۔۔ میجر پرمود نے ساتھ بیٹھے توفیق سے کہا جو ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ لئے بیٹھا تھا۔ میجر پرمود اور توفیق تیز تیز چلتے ہوئے اس سرنگ نما راستے سے ہو کر ایک بیڈ روم میں پہنچے جو خالی پڑا ہوا تھا اور پھر وہاں سے نکل کر وہ راہداری میں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ انہیں عمران کی آوازیں ایک کمرے سے آتی سنائی دیں اور وہ دونوں وہیں رک گئے۔ چند لمحوں بعد انہیں اندازہ ہو گیا کہ عمران لیڈی ٹکاشو پر بالکل اسی طرح تشدد کر کے اس سے بلاسٹ سٹون کے بارے میں پوچھ رہا ہے جیسے لیڈی ٹکاشو نے ان پر تشدد کیا تھا۔

"تم واپس جا کر سٹور میں ڈائنامیٹ بچھا دو اور اس کا وائرلیس مارجر تیار کر لینا اور وہاں موجود باقی افراد کا بھی خاتمہ کر دو اگر میرے ہاتھ بلاسٹ سٹون لگ گیا تو میں لے کر وہیں آ جاؤں گا"۔۔۔۔ پرمود نے توفیق کے

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور توفیق سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ پرمود وہاں دیوار کے ساتھ چپکا ہوا اکیلا کھڑا رہا۔ اس کی پوری توجہ اندر کمرے میں ابھرنے والی آوازوں پر ہی لگی ہوئی تھی اور پھر جب اس نے لیڈی ٹکاشو کے منہ سے اس بیڈ روم کی تفصیل سنی جہاں سے وہ گزر کر آیا تھا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا۔ قدرت نے اسے ایک سنہری چانس دے دیا تھا اور وہ اس چانس کو ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خفیہ الماری کھولی تو سونے کے ڈلوں کے درمیان رکھا ہوا آنکھ کی طرح بیضوی سفید رنگ کا پتھر براہٹ سٹون اسے فوراً ہی نظر آ گیا۔ اس نے جھپٹ کر براہٹ سٹون اٹھایا۔ الماری دوبارہ بند کی۔ اور انتہائی تیزی سے وہ دروازے کی طرف لپک گیا۔ اس نے دروازہ آہستہ سے بھیڑ دیا اور پھر تیز تیز لیکن محتاط انداز میں قدم اٹھاتا وہ واپس سٹور کی طرف بڑھتا گیا۔ دیوار کھول کر وہ دوسری طرف آیا اور دیوار کو دوبارہ بند کر کے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب عمران کو کسی طور پر پتہ نہ چل سکتا تھا کہ براہٹ سٹون کہاں گیا۔ وہ ظاہر ہے لیڈی ٹکاشو پر ہی تشدد کرتا رہے گا کہ اس نے غلط بتایا ہے اور براہٹ سٹون وہ لے کر بلگارنیہ پہنچ بھی جائے گا۔ اسی لمحے اس کی نظریں سامنے موجود مشین پر پڑیں جو ابھی تک آن تھی تو اس نے مشین گن کا رخ اس مشین کی طرف کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بارش کی طرح اس مشین پر پڑیں اور مشین کے پرزے بکھر کر نیچے فرش پر آ گرے۔ اس نے فوری طور پر مشین کو اس لئے تباہ کر دیا تھا کہ کہیں اس مشین کی وجہ سے عمران اسے ٹریس نہ کر لے۔ مشین کو تباہ کرتے ہی وہ تیزی سے باہر راہداری میں آیا ہی تھا کہ اسے دور سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ تیزی سے اس طرف دوڑتا گیا۔ اوپر والی منزل کے صحن میں اسے دس مسلح افراد کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دیں تو وہ تیزی سے ایک طرف موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر نیچے سے فائرنگ کی تیز آوازیں اور انسانی چیخوں کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی ہو گئی۔ پرمود بیک وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا جیسے ہی نچلی منزل میں پہنچا۔ اس نے سامنے ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کھڑے دیکھا جس کی سائیڈ پر چار پانچ مسلح افراد پڑے تڑپ رہے تھے اور توفیق اس ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑا تھا۔

"توفیق توفیق" ——— میجر پرمود نے کہا۔ اور توفیق تیزی سے اس کی طرف مڑا۔

"جلدی آیئے میجر یہاں اور بھی بہت سے لوگ ہیں لیکن وہ ابھی کافی دور ہیں" ——— توفیق نے کہا اور میجر پرمود دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اچھل کر پائلٹ سیٹ سنبھالی جب کہ توفیق دوسری سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

"میں نے ڈائنا میٹ چارج کر کے اسلحہ خانے میں رکھ دیا ہے۔ چارجر میرے پاس موجود ہے" ——— توفیق نے سیٹ پر بیٹھتے ہی جیب سے چارجر نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میجر پرمود نے چند تاروں کو کھینچ کر توڑا۔ اور پھر انہیں آپس میں جوڑ کر ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر لیا۔

"جیسے ہی ہیلی کاپٹر اوپر جائے تم نے اس اڈے کو اڑا دینا ہے" میجر پرمود نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے اوپر اٹھاتے ہوئے کہا اور توفیق کی انگلی چارجر کے فائر والے بٹن پر جم سی گئی۔

"اوہ اوہ رک جاؤ ——— توفیق یہاں عمران موجود ہے" ——— اچانک میجر پرمود نے چیخ کر توفیق سے کہا اور توفیق نے تیزی سے انگلی بٹن سے ہٹالی۔ ہیلی کاپٹر

اب اوپر والی منزل کے صحن سے کچھ اوپر فضا میں معلق ہو چکا تھا اور اب توفیق نے بھی دیکھا کہ عمران دوسری منزل کے صحن میں کٹہرے کے ساتھ کھڑا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر میجر پرمود نے نہ صرف عمران کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے لیڈی تکاشو سے اس کا انتقام لے لیا ہے۔ بلکہ اُسے یہ بھی بتا دیا کہ وہ براہٹ سٹون ساتھ لے جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے براہٹ سٹون نکال کر ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال کر عمران کو ہاتھ میں پکڑا ہوا براہٹ سٹون باقاعدہ دکھا بھی دیا۔ اس کا انداز تجزیہ تھا۔ اُسے عمران کے چہرے پر مایوسی اور شکستگی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے براہٹ سٹون کو احتیاط سے دوبارہ جیب میں ڈالا اور عمران کو خدا حافظ کہہ کر اس نے تیزی سے ہیلی کاپٹر گھمایا اور اس عمارت سے دور ہٹتا گیا۔

"باس کیا اس اڈے کو اب تباہ نہیں کرنا" ——— توفیق نے کہا۔

"ابھی نہیں ابھی عمران وہاں موجود ہے۔ وہ یقیناً فائرنگ کی آوازیں سن کر ادھر آیا ہو گا اور ہمارے جانے کے بعد واپس اس ہیڈ کوارٹر چلا جائے گا۔ اس کے بعد ہم یہ سٹور اڑا دیں گے کیونکہ اس طرح ہم لیڈی تکاشو سے صحیح انتقام لے سکتے ہیں ورنہ ایک لیڈی تکاشو کے مرنے کے بعد اس گروپ میں سے کئی اور لیڈی تکاشو پیدا ہو جائیں گی" ——— میجر پرمود نے کہا اور پھر کچھ دور جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی معلق کر لیا۔ کیونکہ چارجر کی رینج اتنی زیادہ نہ تھی کہ وہ کافی دور جا کر بھی اس کی مدد سے اڈہ تباہ کر سکتے۔

"اب تک تو وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ بھی گیا ہو گا" ——— توفیق نے کہا اُسے شاید اڈہ اڑانے کی جلدی تھی۔

"نہیں یہ اڈہ اور ہیڈ کوارٹر دونوں ایک دوسرے سے ملحقہ ہیں اور یقیناً اڈے کی تباہی سے ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا تاکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل جائے" ——— میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو جنگل میں ایک کھلی جگہ پر اتار دیا۔ پھر وہ بیٹھا گھڑی دیکھتا رہا۔

"عمران کو آپ نے ابراہٹ سٹون دکھا دیا ہے۔ اب وہ ہمارے پیچھے پڑ جائے گا" ——— توفیق نے کہا۔

"تو کیا کرے گا۔ ہم اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہوکومو کے ساحل پر آسانی سے پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے کسی بھی چارٹرڈ طیارے سے بلگارنیہ پہنچ کر براہٹ سٹون کرنل ڈی کے حوالے کر دیں گے اور اس کے بعد کرنل ڈی جانے اور اس کا کام۔ ہمارا کام ختم" ——— میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اُسے اڈے سے آتے ہوئے اب تقریباً چالیس پینتالیس منٹ گزر چکے تھے اور اُسے یہ بھی خدشہ تھا کہ کہیں اڈے میں موجود لیڈی تکاشو کے آدمی وہاں پہنچ کر وہ ڈائنامنٹ ڈیلیس کر کے آف ہی نہ کر دیں۔ اس لئے اس نے اب اڈہ اڑانے کا فیصلہ کر لیا۔

"بس اب سٹور اڑا دو اب تک یقیناً عمران ہیڈ کوارٹر والی عمارت سے بھی نکل گیا ہو گا" ——— میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— کیپٹن توفیق نے کہا اور ہاتھ میں موجود چارجر کا فائر بٹن پُش کر دیا۔ دوسرے لمحے ان سے کافی فاصلے پر ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ پھر مسلسل دھماکوں کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ اور درختوں کی چوٹیوں سے بلند آگ کا ایک فوارہ سا آسمان کی طرف بلند ہوا۔ جس میں

عمارت کا ملبہ بھی شامل تھا۔ دھماکے مسلسل جاری تھے۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ اس اڈے میں اسلحے کے اور بھی سٹور تھے۔ ورنہ اس قدر دھماکے ایک سٹور کی وجہ سے تو نہیں ہو سکتے" ——— توفیق نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھی بات ہے۔ لیڈی تنکا شو کا سارا سیٹ اپ ہمیشہ کے لئے ہی ختم ہو جائے گا" ——— میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر کے اُسے فضا میں بلند کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اپنی پوری رفتار سے سمندر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

"کیپٹن آصف اور اس کے ساتھیوں کا مجھے ہمیشہ دکھ رہے گا" ——— میجر پرمود نے کہا۔ اور توفیق نے سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی رنج کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"بس اچانک ہی ہم پر فائرنگ ہو گئی تھی۔ کاش وہ بچ جاتے۔ بہر حال ملک کے لئے قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں" ——— توفیق نے کہا۔

"ان کی قربانیاں ہی رنگ لائی ہیں کیپٹن توفیق کہ ہم عمران جیسے شخص کو شکست دے کر بہائٹ سٹون حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بس اسے خوش قسمتی ہی کہنا چاہیئے۔ ورنہ اگر میں کچھ اور لیٹ ہو جاتا تو بہائٹ سٹون عمران حاصل کر چکا ہوتا" ——— میجر پرمود نے کہا اور توفیق نے سر ہلا دیا۔

"لیکن میجر۔ وہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ہم سے پہلے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کیسے گیا۔ وہ یقیناً جنگل والے راستے سے پہنچا ہو گا۔ اور وہ راستہ تو انتہائی خطرناک تھا" ——— کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کیپٹن توفیق نے کہا۔

"وہ ایسا ہی آدمی ہے جو ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے۔ اور شاید زندگی میں پہلی بار اس نے شکست کا مزہ بھی چکھا ہو گا" ——— میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جنگل سے نکل کر ان کا ہیلی کاپٹر سمندر پر اڑتا ہوا۔ آخر کار ہوکو موکی مشہور بندرگاہ کے ایک ویران علاقے پر پہنچ گیا۔ میجر پرمود نے ہیلی کاپٹر اس ویران علاقے میں اتارا۔ اور وہ دونوں وہاں سے پیدل چلتے ہوئے پہلے ایک قریبی رہائشی مکان میں داخل ہوئے جہاں اتفاق سے ایک بوڑھا چوکیدار موجود تھا۔ گھر کے افراد کہیں گئے ہوئے تھے۔ توفیق نے ایک لمحے میں اس چوکیدار کو بیہوش کر دیا اور پھر انہیں وہاں سے لباس بھی مل گیا اور کھانے پینے کا سامان بھی اور کچھ کرنسی بھی مل گئی۔ انہوں نے غسل کیا اور جسم پر موجود سرخ رنگ کی کریم کو اتارا۔ زخم اب کافی حد تک مندمل ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے آسانی سے لباس پہنے اور پھر کرنسی وغیرہ جیب میں ڈال کر وہ اس کوٹھی سے نکلے اور سیدھے اس ایئرپورٹ کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں سے انہیں چارٹرڈ طیارہ مل سکتا تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی پرواز کے بعد وہ پاپان کے دارالحکومت ہوکیڈو پہنچ گئے۔ یہاں ان کی مقامی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ یہاں پہنچنے کے بعد ان کے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کی گئی۔ میجر پرمود نے فون پر کرنل ڈی کو اپنے مشن کی کامیابی کا مژدہ سنایا۔ کرنل ڈی نے انہیں فوری طور پر بلگارنیہ پہنچنے کے لئے کہا اور مقامی ایجنسی کی وجہ سے انہیں کاغذات کی نئے سرے سے تیاری میں کچھ زیادہ وقت نہ لگا اور دوسرے روز وہ صبح سویرے بلگارنیہ پہنچ کر کرنل ڈی کے دفتر میں پہنچ چکے تھے۔ کرنل ڈی ابھی دفتر میں نہ پہنچا تھا لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ آ گیا اور میجر پرمود نے جیب سے بہائٹ سٹون نکال کر کرنل ڈی کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل ڈی کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"ویری گڈ میجر پرمود تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ" ـــــ کرنل ڈی نے ہمائٹ سٹون کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور میجر پرمود نے شروع سے لے کر آخر تک پورے واقعات کی تفصیل بتانی شروع کر دی اور جب اس نے بتایا کہ عمران کے چہرے پر اس وقت شدید مایوسی کے آثار موجود تھے جب اس نے اسے دور سے ہمائٹ سٹون دکھایا تھا تو کرنل ڈی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے اس آفت ایجنٹ کو شکست دے کر میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے میجر پرمود" ـــــ کرنل ڈی نے کہا اور میجر پرمود کے چہرے پر بھی بہار کے رنگ بکھر گئے۔ اسی لمحے پاس پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل ڈی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ کرنل ڈی نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر پاکیشیا کے علی عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ ان کے پی۔ اے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات" ـــــ کرنل ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب عمران یقیناً منتیں کرے گا کہ اس کے ملک کو بھی آسونا کے سلسلے میں مراعات میں شامل کر لیا جائے" ـــــ کرنل ڈی نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر سامنے بیٹھے میجر پرمود سے کہا اور میجر پرمود بھی مسکرا دیا۔

"لیڈی ٹکاشو خود ہی اپنے انجام کو پہنچ گئی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب اس وقت سلاگو کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور پھر باہر موجود ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہ ہوکوبو اور پھر وہاں سے ہوکیڈو رات کو ہی پہنچ گئے تھے۔ چونکہ وہ بیحد تھکے ہوئے تھے۔ اس لئے رات کو انہوں نے آرام کیا۔ اور اس وقت وہ صبح ناشتے کے بعد ایک کمرے میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ سلاگو ان کی واپسی کے لئے ٹکٹیں اور کاغذات کی تیاری کے لئے گیا ہوا تھا۔

"باس میجر پرمود تو یقیناً سیدھا بلگارنیہ پہنچا ہو گا" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایک تو وہ ڈی ایجنٹ ہے۔ تیز رفتاری اس کی خاص نشانی ہے اور

دوسرا فاتح بھی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ اس کی رفتار اور بھی زیادہ تیز ہو گئی ہو گی" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تم ہنس سکتے ہو۔ اگر میجر پرمود شو میں آ کر مجھے وہ بمائٹ سٹون نہ دکھا دیتا تو مجھے اس کے نقلی ہونے کا پتہ ہی نہ چلتا۔ نتیجہ یہ کہ ہم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پرمود کے پیچھے دوڑتے رہتے اور آخر میں جب معاملہ کھلتا تو پتہ چلتا کہ کون زیادہ ہنستا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ذرا کرنل ڈی سے تو بات کر دیکھوں شاید اس نے اس بمائٹ سٹون کو پہچان لیا ہو" ۔۔۔۔ عمران نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے بلگارنیہ ڈائریکٹ فون کرنے کے لئے باچان سے کوڈ نمبر کا علم نہ تھا۔

"یس انکوائری پلیز" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"بلگارنیہ ڈائریکٹ کال کے لئے کوڈ نمبر بتا دیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کوڈ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر کوڈ نمبر ڈائل کر کے کرنل ڈی کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس پی۔ اے ٹو کرنل ڈی" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا علی عمران بول رہا ہوں کیا کرنل صاحب اپنے دفتر میں موجود ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں موجود ہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"کیا میجر پرمود صاحب دفتر آئے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"جی ہاں وہ کرنل صاحب کے پاس ہی ہیں" ۔۔۔۔ پی۔ اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر کرنل صاحب سے بات کراؤ" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر کرنل ڈی کی مخصوص آواز ابھری۔

"یس کرنل ڈی سپیکنگ" ۔۔۔۔ کرنل ڈی کے لہجے میں مخصوص سختی تو موجود تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمران نے محسوس کر لیا کہ کرنل ڈی کے لہجے میں ہلکا سا استہزائیہ پن بھی موجود ہے۔ اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"پاکیشیا کا حقیر فقیر ۔۔۔ پر تقصیر ۔۔۔ ہیچ مدان۔ مطلب ہے بندہ نادان علی عمران بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے انکسار سے لہجے میں کہا۔

"مسٹر علی عمران میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں تمہاری فضول باتیں سنتا رہوں ۔۔۔ آئندہ محتاط رہنا ۔۔۔ اور جو کچھ کہنا ہے صاف صاف کہہ ڈالو" ۔۔۔۔ کرنل ڈی کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"کمال ہے۔ آپ کے پاس اپنے ڈی ایجنٹ میجر پرمود کی بتائی ہوئی تفصیلات سننے کا تو وقت ہے مگر مجھ حقیر فقیر کی بات سننے کے لئے وقت نہیں ہے۔ بہر حال آپ فکر نہ کریں ہمارے پاکیشیا میں لوگوں کے پاس بڑا وقت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ وقت سیاست پر باتیں کرنے۔ گپیں ہانکنے اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو اخبار میں درج ضرورت رشتہ کے اشتہارات پڑھنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو کافی سارا وقت بھجوا دوں" ۔۔۔۔ عمران کی زبان ظاہر ہے اتنی

آسانی سے کہاں رکنے والی تھی۔

"کیا ایک مشن میں شکست کی وجہ سے تمہارا دماغ ہی خراب ہو گیا ہے"
— کرنل ڈی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایک مشن میں شکست۔ حضور میں تو نجانے کب سے دل شکستہ ہوں۔ ویسے ہمارے قومی شاعر نے کہا ہے کہ دل وہ آئینہ ہوتا ہے کہ اگر شکستہ ہو تو نگاہ آئینہ ساز میں عزیز تر ہو جاتا ہے۔ اور آپ مجھ دل شکستہ سے ناراض ہو رہے ہیں۔ ویسے میجر پرمود نے اس فتح کے لئے انتہائی تکالیف اٹھائی ہیں۔ میری طرف سے انہیں پوچھ لیجیے گا۔ لیڈی ٹکاشو نے جی بھر کر انہیں کوڑوں سے پیٹا تھا۔ مجھے موقع نہیں ملا ورنہ میں خود ان کے زخموں پر ہلدی چونا سوری مرہم لگا دیتا۔ بہرحال آپ میری طرف سے تھوڑا سا مرہم ضرور انہیں دے دیں" —— عمران نے کہا۔

"مشن کے دوران ایسا ہوتا رہتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ اصل بات مشن کی کامیابی یا ناکامی ہوتا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میجر پرمود مشن میں کامیاب لوٹا ہے" —— دوسری طرف سے کرنل ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کامیاب لوٹے ہیں میجر پرمود صاحب — مبارک ہو" —— عمران نے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — تمہارا لہجہ طنزیہ کیوں ہو گیا ہے" —— دوسری طرف سے کرنل ڈی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ انتہائی جہاندیدہ اور تجربہ کار آدمی تھے۔ اس لئے عمران کے اس طنزیہ لہجے نے انہیں چونکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"چلیے اگر آپ مبارک باد پر لہجے کو طنزیہ سمجھ کر ناراض ہو رہے ہیں تو میں لہجے کو ہمدردانہ کر دیتا ہوں۔ آخر آپ اتنے بڑے افسر ہیں۔ آپ کی بات تو ماننی ہی پڑتی ہے۔ میری طرف سے میجر پرمود کو ہمدردی کے چند الفاظ کہہ دیجیے۔ دراصل میرے لئے سب سے مشکل کام ہی ہمدردی کرنا ہے۔ مجھے عین موقع پر ہمدردی کے الفاظ ہی بھول جاتے ہیں اور کام غلط ہو جاتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں اماں بی کی ایک دور کی رشتہ دار بیوہ ہو گئی۔ اماں بی زبردستی مجھے ہمدردی کی غرض سے ساتھ لے گئیں۔ اب مجھے کیا معلوم کہ کسی تازہ تازہ بیوہ سے اس کے شوہر کی وفات پر کیسے ہمدردی کی جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے ان سے ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ اللہ بخشے مرحوم بڑے نیک و پابند صوم و صلوٰۃ آدمی تھے۔ بڑا دکھ ہوا ان کی بے وقت موت پر۔ حالانکہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کی عمر اسی سال سے بھی زیادہ تھی۔ لیکن اب کیا کیا جائے ہمدردی کرتے ہوئے موت کو تو بے وقت کہا ہی جاتا ہے۔ کیونکہ موت چاہے ہزار سال بعد ہی کیوں نہ آئے بیچاری ہمیشہ بے وقت ہی کہلاتی ہے۔ بہرحال آخر میں دعا بھی دینی ہمدردی کرنے کا ایک لازمی عنصر ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے بڑے خضوع و خشوع سے انہیں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مرحوم کا اچھا نعم البدل عطا فرمائے گا۔ بس کچھ نہ پوچھیں جناب کرنل ڈی وہ پچھتر سال کی بیوہ نے تو جو گالیاں دیں سو دیں۔ مگر اماں بی نے اس قدر جوتے میرے سر پر برسائے کہ آج تک سر میں درد ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ میں میجر پرمود کو کوئی ایسی دعا دے بیٹھوں۔ اس لئے آپ پلیز میری طرف سے خود ہی ہمدردی کر دیں" —— عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ رفتار سے چل رہی تھی۔

”تم واقعی دوسروں کو زچ کر دینے کے ماہر ہو۔ میں فون بند کر دیتا لیکن تمہارا لہجہ مجھے بتا رہا ہے کہ تم کوئی خاص بات کہنا چاہتے ہیں۔ اگر تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میجر پرمود کی کامیابی میں کوئی شک ہے تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ براؤٹ سٹون میرے سامنے میز پر پڑا ہوا ہے۔ اور اگر تمہارا مقصد صرف اپنی شرمندگی کو کور کرنا ہے تو ایسی کوئی بات نہیں۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ کے لئے فتح و شکست ایک ہی سکے کے دو رُخ ہوتے ہیں“۔۔۔۔ کرنل ڈی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کرنل ڈی بھی ایکسٹو کی طرح انتہائی سنجیدہ اور سخت مزاج آفیسر تھا۔ میجر پرمود کی آج تک جرأت نہ ہو سکی تھی کہ اس کے ساتھ کوئی فضول بات کر سکے لیکن عمران بھلا ایسی باتوں کی کب پرواہ کرتا تھا۔

”آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔ اگر میں کچھ عرض کرنے کی جرأت کر لوں“۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو میں تم سے کیوں ناراض ہوں گا۔ ویسے بھی تمہارے کارناموں کی وجہ سے میرے دل میں تمہارے لئے بے پناہ عزت ہے“۔۔۔۔ کرنل ڈی نے اس بار جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ بہت بہت شکریہ جناب۔ آپ واقعی انصاف پسند آفیسر ہیں۔ ویسے ناراضگی سے میرا مطلب یہ نہ تھا جو آپ سمجھے ہیں۔ مجھے اپنے ساتھ ہونے والی کسی ناراضگی کی کبھی پرواہ نہیں رہی۔ بس اللہ تعالیٰ کے بعد اگر مجھے کسی کی ناراضگی کی پرواہ رہتی ہے تو صرف اماں بی کی۔ کیونکہ ان کا ہاتھ فوراً ہی جوتی کی طرف چلا جاتا ہے“۔۔۔۔ عمران کی زبان اسی طرح رواں تھی۔

”تو پھر تمہارا کیا مطلب تھا“۔۔۔۔ کرنل ڈی نے اس بار بُری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب شاید ان کی قوت برداشت بھی جواب دیتی جا رہی تھی۔

”میرا مطلب تھا کہ آپ میجر پرمود سے ناراض نہ ہوں گے۔ میجر پرمود واقعی آپ کی ٹیم کا بہترین ایجنٹ ہے لیکن بس ذرا ایکسیلیٹر پر دباؤ زیادہ ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے گاڑی کسی گڑھے میں جا گرتی ہے۔ لیکن اگر وہ ذرا ایکسیلیٹر پر کم دباؤ ڈالے تو اسے کم از کم علم ہو جائے کہ بعض اوقات کبھی بظاہر معمولی سی بات کا نتیجہ اس قدر اہم نکلتا ہے کہ ساری خوشیاں پشیمانی میں بدل جاتی ہیں۔ اس مشن میں بھی یہی ہوا۔ میجر پرمود ہوا کے گھوڑے پر سوار مشن سپاٹ پر پہنچے۔ مار دھاڑ سے بھرپور انتہائی تیز رفتار ایکشن سین کئے اور آخر میں کامیابی کی رپورٹ لے کر آپ کے پاس واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے اس تیز رفتاری میں یہ نہ سوچا کہ جو براؤٹ سٹون وہ لے کر جا رہا ہے وہ سٹون ہے بھی سہی یا نہیں“۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ براؤٹ سٹون نقلی ہے“۔۔۔۔ کرنل ڈی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ان کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہ بات کرتے ہوئے یقیناً اپنی کرسی سے بھی اُچھل پڑے ہوں گے۔

”میں نے تو لفظ نقلی نہیں کہا جناب۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ جو چیز میجر پرمود لے آئے ہیں اور آپ کے سامنے پڑی ہے وہ بہرحال سٹون نہیں ہے۔ براؤٹ ضرور ہو گی۔ ویسے جو کچھ بھی ہے اصل بہرحال ہے زرکون کو نقلی ہیرا تو کہا جا سکتا ہے لیکن بحیثیت زرکون وہ اصل ہی ہوتا ہے۔ لیکن زرکون تو آپ جانتے ہیں۔ سٹون نہیں کہلاتا کیونکہ وہ مصنوعی طور پر لیبارٹری

میں تیار کیا جاتا ہے" ____ عمران کی زبان اُسی طرح رواں تھی۔

"ہونہہ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ بھائٹ سٹون نہیں ہے بلکہ زرکون ہے۔ مصنوعی ہیرا" ____ کرنل ڈی نے جواب دیا۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ہونٹ چبا کر بات کر رہے ہیں۔

"میں نے اسی لیے فون کیا تھا کہ کہیں آپ اسے تحفے کے طور پر کنگ آف ساجینا کو بھجوا دیں۔ اور کنگ آف ساجینا ناراض ہو کر سرے سے آپ کے ملک کے لیے آسونا کی سپلائی ہی بند کر دے کہ آپ نے ایک کنگ کی توہین کی ہے۔ اُسے زرکون تحفے میں بھیجا ہے۔ اور آپ کو خواہ مخواہ شرمندگی اٹھانی پڑے۔ میرے خیال میں کسی کو شرمندگی سے بچا لینا بھی اس سے ہمدردی ہی کہلاتا ہے" ____ عمران نے کہا۔

"لیکن جو کچھ مجھے میجر پرمود نے بتایا ہے۔ اس کے مطابق تو اسے لیڈی ٹکاشو نے اپنی خفیہ الماری میں رکھا ہوا تھا۔ اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ وہاں نقلی بھائٹ سٹون رکھے" ____ کرنل ڈی نے کہا۔

"اگر آپ کو سٹونز میرا مطلب ہے جواہرات کی پہچان نہیں ہے تو آپ اسے کسی جوہری کو بھجوا دیں۔ ویسے مجھے بھی یہ تصور تک نہ تھا کہ لیڈی ٹکاشو اس طرح نقلی بھائٹ سٹون وہاں الماری میں رکھے گی۔ یہ تو جب میجر پرمود نے مجھے دور سے اسے دکھایا اور سورج کی روشنی اس پر پڑی تو میں نے فوراً دیکھ لیا کہ اس میں سے سورج کی روشنی کے ساتوں رنگ منعکس ہو رہے ہیں اور یہ زرکون کی خاص پہچان ہے۔ چنانچہ میں واپس پلٹا اور میں نے جا کر لیڈی ٹکاشو سے اصل بھائٹ سٹون برآمد کرا لیا۔ ویسے میجر پرمود نے البتہ یہ کارنامہ ضرور سر انجام دیا ہے کہ اس نے اس لیڈی ٹکاشو کے پورے گینگ اور اس کے اڈے کو تباہ کر دیا ہے۔ لیڈی ٹکاشو بھی اپنے ہی اڈے کے ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئی ہے۔ اس طرح ایک بہت بڑے مجرم گینگ کا خاتمہ میجر پرمود کی کوششوں سے ہو گیا ہے۔ ویسے آپ آسونا کے بارے میں پریشان نہ ہوں۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ بھائٹ سٹون کے بدلے میں کنگ آف ساجینا سے جو مراعات لیں اس میں بلگارنیہ کو ضرور شامل رکھیں۔ آخر بلگارنیہ پاکیشیا کا برادر مسلم ملک ہے اور اس کی ترقی سب مسلمانوں کی ترقی ہے۔ خدا حافظ کہنے سے پہلے ایک بار پھر سفارش کر رہا ہوں کہ میجر پرمود کو کچھ نہ کہیں۔ زیادہ غصہ آ بھی جائے تو بیشک میز پر چڑھا کر مرغا بنا دیں کیونکہ ایسی سزائیں پرائمری سکول میں اتنی عام ہیں کہ اب یہ سزا ہی نہیں لگتی۔ خدا حافظ" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میجر پرمود کا کیا حال ہوا ہوگا باس" ____ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو اس خرگوش کا آنکھ کھلنے کے بعد ہوتا ہے جو تیز دوڑتے وقت سست رفتار کچھوے کو طنزیہ نگاہ سے دیکھتا ہے اور پھر فراٹے بھرتا آگے نکل جاتا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد